شہیدِ پاکستان

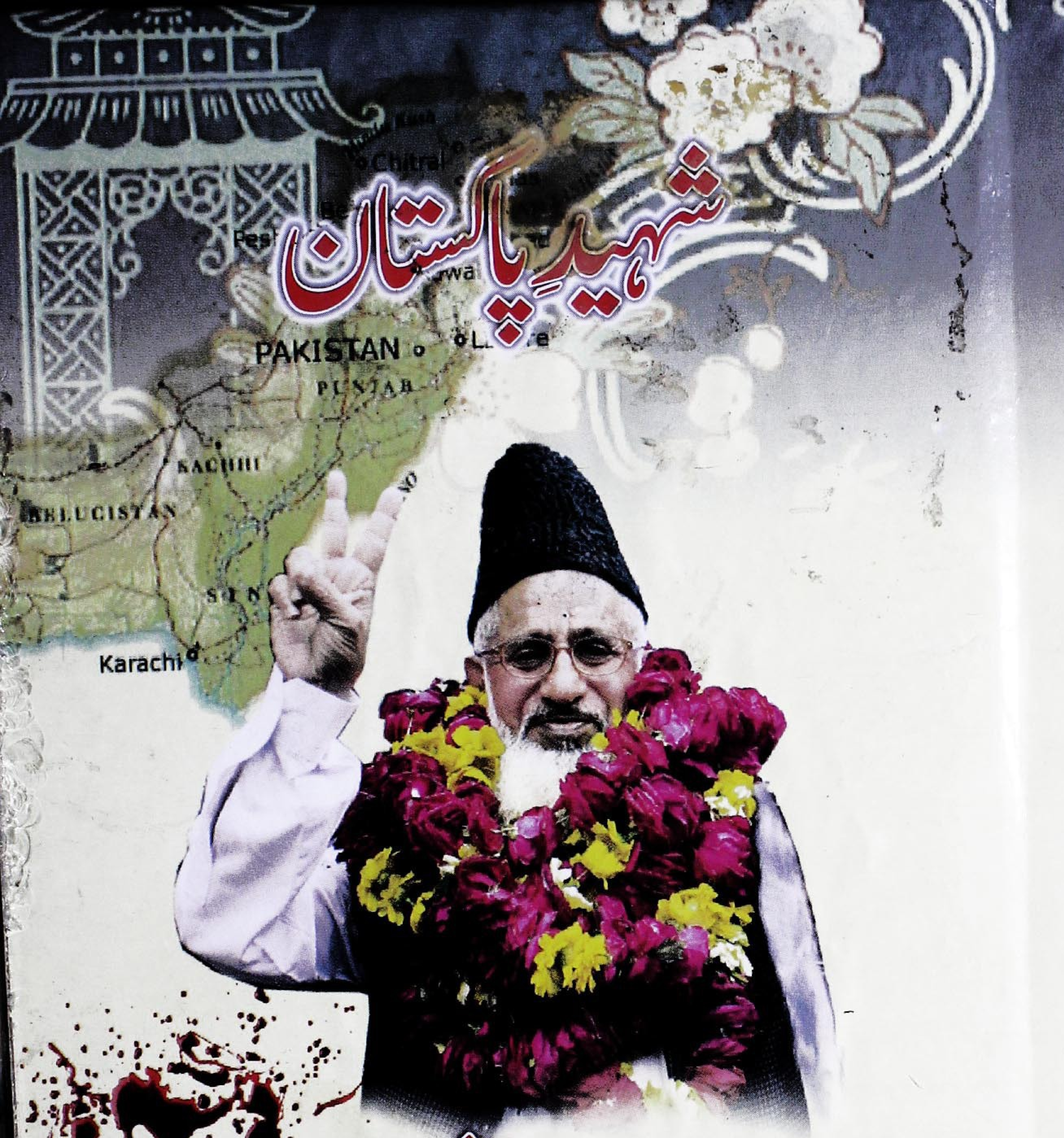

ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ عبدالستار عاصم

Marfat.com

Marfat.com

پیکرِ عجز وانکسار، داعیِ اتحاد بین المسلمین، مجاہدِ اسلام، شہیدِ اسلام، مفتی ابن مفتی
حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز احمد نعیمی شہید علیہ الرحمۃ
کی علمی، تدریسی، تقریری، تحریری، تبلیغی، سماجی، اخلاقی، ملکی، ملّی اور مذہبی خدمات
کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لئے مضامین وتأثرات کا حسین گلدستہ

شہیدِ پاکستان

علامہ عبدالستار عاصمؔ

ناشر
قلم فاؤنڈیشن انٹرنیشنل
فسٹ فلور۔ شالیمار مارکیٹ، مین بلیوارڈ۔ ڈی ایچ اے۔ لاہور
(0300-4470990 0333/0323-4393422)

Marfat.com

﴿...... جملہ حقوق محفوظ ہیں ......﴾

297-9924
س 249
115328
مر 1

نام کتاب: شہیدِ پاکستان (ڈاکٹر محمد سرفراز احمد نعیمی علیہ الرحمۃ)
تالیف و تحقیق: عبدالستار عاصم
زیر نگرانی: صاحبزادہ علامہ راغب حسین نعیمی مدظلہ العالی
مہتمم جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور
عزیز احمد اعوان (سیکرٹری جنرل) تعمیر پاکستان پارٹی
کمپوزنگ: حافظ محمد کاشف جمیل، لاہور (0301-4423944)
غلام سرور، لاہور (0334-6808423)
لیگل ایڈوائزر: رانا شہناز احمد خاں ایڈووکیٹ (0333-4286469)
قیمت:
سن اشاعت: 12 جون 2010ء
باہتمام: چوہدری جمیل اختر
ناشر: قلم فاؤنڈیشن انٹرنیشنل
فسٹ فلور۔ شالیمار مارکیٹ۔ مین بلیوارڈ۔ D.H.A لاہور
(0300-4470990/0333,0323-4393422)
ملنے کے پتے: مقبول اکیڈمی، سرکلر روڈ اردو بازار چوک، لاہور
ویلکم بک ڈپو، اردو بازار، کراچی
مکتبہ تعمیرِ انسانیت، اردو بازار لاہور
سعید بک ڈپو، اسلام آباد، پشاور

Marfat.com

حسنِ ترتیب

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
۱	انتساب	7
۲	پیش لفظ	8
۳	نشانِ منزل	15
۴	تأثرات (مجید نظامی)	19
۵	تأثرات (میاں شہباز شریف)	20
۶	تأثرات (عزیز احمد اعوان)	21
۷	تأثرات (قاضی عبدالقدیر خاموش)	22
۸	تأثرات (سہیل ضیاء بٹ)	23
۹	تأثرات (مفتی منیب الرحمٰن)	24
۱۰	تأثرات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن)	25
۱۱	تأثرات (احمد ملک)	26
۱۲	ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی اور ان کی ملی خدمات	27
۱۳	عظیم قائد کی عظیم تحریکیں	38

Marfat.com

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
۱۴	کیا سرفراز نعیمیؒ کا لہو بھی (عرفان صدیقی)	51
۱۵	عصر حاضر کا بے مثل مفکر (مفتی محمد صدیق ہزاروی)	56
۱۶	شہید مولانا نعیمی کیوں یاد آتے ہیں؟ (عبدالقادر حسن)	61
۱۷	روشنی کی لکیر (عطاء الحق قاسمی)	65
۱۸	آپ کا مشن، کلمۂ حق کا مشن جاری رہے گا (حامد میر)	70
۱۹	ایک عالم کی موت۔ایک دنیا کی موت (حمید گل)	75
۲۰	سرفرازی ہوگئی حاصل تمہیں دارین کی (علامہ محمد منشاء تابش)	81
۲۱	یہ نگر سو مرتبہ لوٹا گیا (اجمل نیازی)	85
۲۲	تم ناحق کرچیاں چن چن کر۔۔۔۔ (بشریٰ انصاری)	90
۲۳	پاکستان کو عراق بنانے کی سازش (انصار عباسی)	94
۲۴	ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شہادت (محمد حنیف جالندھری)	99
۲۵	آپ ہمیشہ سالارِ کارواں رہے (ڈاکٹر فرید احمد پراچہ)	105
۲۶	شہیدِ اسلام۔۔۔پیکرِ عجز وانکسار (علامہ محمد ظہیر بٹ)	108
۲۷	عظیم شہادت میں عزم کا پیغام (الطاف حسن قریشی)	111
۲۸	زندہ دلانِ لاہور کو رُلا گئے (علامہ چودھری اصغر علی کوثر)	114
۲۹	شہید سرفراز نعیمی کی سرفرازی (علی مسعود سید)	117
۳۰	ایک روشن فکر عالم چلا گیا (افضال ریحان)	120
۳۱	علماءِ دین کو دہشت گردوں کا پیغام (نذیر حق)	123
۳۲	ہمیشہ پاکستان کو دہشتگردی سے بچانے۔۔ (رحمت علی رازی)	127

Marfat.com

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
۳۳	مفتی نعیمی شہید۔۔عالمِ باعمل (قیوم نظامی)	129
۳۴	اے کارواں ٹھہر! کوئی ساتھی بچھڑ گیا(محمد عارف ستار القادری)	132
۳۵	ڈاکٹر سرفراز نعیمی۔۔وقت کا ابوذر (حافظ شفیق الرحمٰن)	138
۳۶	خودکش حملوں اور بم دھماکوں میں اضافہ(اسرار بخاری)	142
۳۷	مفتی سرفراز نعیمی کی شہادت (فرخ سعید خواجہ)	147
۳۸	نعیمیؒ کی شہادت کراچی کو بھی سوگوار کر گئی(ساجد یزدانی)	151
۳۹	موتُ العَالِم موتُ العالَم (رفیق غوری)	153
۴۰	عظیم شہادت (خالد یزدانی)	155
۴۱	آہ! ڈاکٹر سرفراز نعیمی (فضل حسین اعوان)	158
۴۲	بے مثال خدمات (عبدالمجید ساجد/عبدالقیوم نعیمی)	160
۴۳	اسلامیانِ پاکستان کا ناقابل تلافی نقصان (رانا شفیق پسروری)	165
۴۴	بڑے عالم کا بیٹا بھی بڑا عالم (عبداللہ طارق سہیل)	168
۴۵	اللہ کے گھر میں خون (چودھری خادم حسین)	170
۴۶	ایک اور آواز دب گئی! (محسن نثار/اورنگ زیب)	174
۴۷	ڈاکٹر سرفراز نعیمی پاکستان پر قربان ہو گئے (امجد عثمانی)	177
۴۸	شہادت کے رتبے پر فائز (علامہ عبدالستار عاصم)	182
۴۹	شہید ڈاکٹر صاحب! (ناصر بشیر)	186
۵۰	ڈاکٹر سرفراز کی شہادت اور۔۔۔ (محمد نصیر الحق ہاشمی)	190

Marfat.com

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
۵۱	آپ کی زندگی سادگی کا اعلیٰ نمونہ (میاں حبیب اللہ)	193
۵۲	طالبان کے خلاف فتویٰ آپ کی شہادت کا سبب (شاہد نذیر)	197
۵۳	ڈاکٹر صاحب کی شہادت۔ایک عظیم قربانی (مشتاق احمد قریشی)	200
۵۴	ڈاکٹر سرفراز نعیمی۔غیر ملکی نشریاتی اداروں کی نظر میں (اساس)	203
۵۵	تاثرات	205
۵۶	سیاسی زعماء کے تأثرات	206
۵۷	مذہبی شخصیات کے تأثرات	236
۵۸	صحافی ، وکلاء ، تاجر برادری ودیگر نامور سماجی شخصیات کے تأثرات	249

Marfat.com

انتساب

یہ کتاب شرافت، صداقت، محنت، اور جہد مسلسل
سے چار دانگ عالم میں قابل فخر اور مقام ناز حاصل کرنے
والی دو عظیم مثالی دوستوں

بانی جامعہ نعیمیہ لاہور، استاذ العلماء، مفتی اعظم پاکستان
حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمیؒ

اور

اتفاق گروپ آف کمپنیز کے بانی
الحاج حضرت میاں محمد شریف مرحوم

سے منسوب کی جاتی ہے۔

دونوں شخصیات کی عملی زندگی پر عزم لوگوں کے
لئے مشعل راہ اور درسگاہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

عبدالستار عاصم

Marfat.com

پیش لفظ

علم کے سمندر پر کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ ایک عالم دین کی موت پورے عالم کی موت ہوتی ہے اور اگر یہی عالم باعمل شہادت کے اعلیٰ رتبے پر فائز ہو جائے تو یوں سمجھئے کہ پورا عالم بھی شہادت کے منصب پر فائز ہو گیا۔ جس طرح ایک حافظ قرآن پورے خاندان کی بخشش کا سبب بنتا ہے، اسی طرح ایک سچا عالم دین پورے عالم کو ایسی منزل کا نشان دے جاتا ہے جو اُسے حق کی راہوں پر گامزن کر کے بالآخر غازی اور شہادت کے اعلیٰ منصب پر فائز کرتی ہے۔

ممتاز عالم دین اور تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ کے ہراول دستے کے سردار شہید اسلام اور ''شہید پاکستان'' ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز احمد نعیمی علیہ الرحمۃ جو اگرچہ جسمانی طور پر ہمارے درمیان موجود نہیں مگر روحانی طور پر آپ آج بھی شمع رسالت ﷺ کے پروانوں کی رہنمائی کر رہے ہیں۔

اسلام کی راہ میں جو بھی جان قربان کرتا ہے 'شہید کہلاتا ہے۔ مگر ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز احمد نعیمیؒ اس اعتبار سے شہادت کے اعلیٰ ترین رتبے پر فائز ہوئے کہ انہوں نے ایک شیر کی طرح پاکستان کے دشمنوں کو للکارا اور وطن عزیز میں آگ اور خون کی ہولی کھیلنے والے دہشت گردوں کی دہشت گردی کو اسلام سے منافی اور حرام قرار دیا۔ اس سے پہلے علماء کرام میں سے کسی نے اتنی جرأت اور دلیری کا مظاہرہ نہ کیا تھا۔ غیر معمولی

Marfat.com

سکیورٹی کے حصار میں رہنے والے اور بلٹ پروف گاڑیوں میں گھومنے والے خدائی خدمتگاروں میں سے کسی کو اتنی جرأت نہ ہوئی تھی کہ وہ علی الاعلان دہشت گردوں کے خلاف کفر کا فتویٰ جاری کرتے مگر ایک غازی مرد جس نے حکومتوں کی طرف سے پیش کی جانے والی سکیورٹی کو مسترد کر دیا' جو دہشت گردی کی فضا میں پورے شہر میں ایک موٹر سائیکل پر گھومتا تھا اور اس بات پر یقین رکھتا تھا کہ آنے والی موت کسی صورت نہیں ٹل سکتی۔ اسی مردِ حُر اور مرد دلیر نے ملک و قوم کے دشمنوں کو انتہائی جرأت سے للکارا' اُس کی للکار ہی ایسی تھی جو نوکِ خنجر بن کر دہشت گردوں کے سینے میں اُتر گئی۔ اس سے پہلے حکومتی عہدیداروں اور کئی علماءِ حق نے بھی دہشت گردوں کو للکارا تھا لیکن ان دہشت گردوں کو للکارنا شاید اُن کے دل کی آواز نہ تھا اور دہشت گرد بھی اس للکار کے بے ضرر ہونے کو خوب سمجھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ دہشت گردوں نے حکومتی ارکان اور دنیا دار علمائے دین کی للکار کا کوئی نوٹس نہ لیا مگر جب ایک مردِ حق نے سچے دل سے اسلام کے دشمنوں کو للکارا تو وہ روح کی گہرائیوں تک کانپ کر رہ گئے۔ انہیں ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی للکار ایک شیر کی دھاڑ محسوس ہوئی اور انہوں نے مناسب یہی سمجھا کہ اس آوازِ حق کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے خاموش کر دیا جائے۔

تحفظ ناموس رسالت ﷺ اور وحدتِ امت کیلئے ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمیؒ کی گراں قدر خدمات کو ہرگز نہیں بھلایا جاسکتا۔ تحفظ آثارِ رسول ﷺ اور استحکام پاکستان کیلئے آپ کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ ان کی یہی خوبیاں اور خصوصیات ہی دشمنانِ دین اور مخالفین پاکستان کو ایک آنکھ نہیں بھاتی تھیں اور انہی کی وجہ سے طاغوت کے چیلوں نے اہل سنت کے اس عظیم سپوت کی زندگی کا چراغ گل کر دیا۔ مگر خدائے بزرگ و برتر نے آپ کو اس سے بہتر ابدی حیات عطا کی اور آپ شہادت کے اعلیٰ رتبے پر فائز ہوئے۔

Marfat.com

ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی ان کے لاکھوں کروڑوں عقیدت مندوں اور مداحوں کیلئے کھلی کتاب ہے۔ ایسی ہی کھلی کتابیں ہوتی ہیں جنہیں پڑھ کر شوق شہادت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور جو شہادت سے محروم ہو جاتے ہیں وہ غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ کے اعلیٰ مقام پر پہنچ کر غازی کے ساتھ شہید بھی کہلاتے ہیں۔ تاہم اس کے باوجود ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ پر کتاب مرتب کرنے کی ضرورت محض اس لیے محسوس کی گئی کہ موجودہ نوجوان نسل بلکہ آئندہ آنے والی نسلیں بھی آپ کی حیاتِ جاوداں اور روشن کارناموں سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے غازی، شہید، مومن اور مردِ حق کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہوسکیں۔

ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اسلام کی راہ میں جان دینے والے پہلے شہید نہیں ہیں۔ اس سلسلے میں ایسے بہت سے معتبر اور عظیم نام پیش کیے جاسکتے ہیں جنہیں بقول شاعر آج ہم ''راہِ حق کے شہیدوں'' کا نام دیتے ہیں۔ تاہم ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمیؒ کی شہادت اس اعتبار سے انہیں دوسروں سے ممتاز کرتی ہے کہ آپ نے اقامت دین اور وحدت امت کیلئے انتھک جدوجہد کی۔ وہ ہر برے وقت میں ملت کی رہنمائی کرتے رہے۔ وہ ذاتی طور پر ہر طرح کے تکلف اور رکھ رکھاؤ سے پاک تھے۔ آپ نے سرکاری سطح پر اسلامی نظریاتی کونسل کے پلیٹ فارم سے قوم کی فکری اور نظریاتی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا۔ قدرت نے بیک وقت آپ کو متعدد خوبیوں سے نوازا تھا۔ آپ مسندِ تدریس کی آبرو تھے۔ ایک پختہ قلم کار اور مصلح و مبلغ کی حیثیت سے ایک منفرد اور مثالی مقام رکھتے تھے۔ آپ نے مسئلۂ افغانستان کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان کے ناظمِ اعلیٰ کی حیثیت سے آپ نے علومِ اسلامیہ کی اسناد کو سرکاری سطح پر تسلیم کروانے اور علومِ اسلامیہ کے فروغ و ابلاغ کے لئے بھرپور اور نتیجہ خیز کردار ادا کیا۔ آپ نے پورے ملک کے چاروں صوبوں بشمول

Marfat.com

آزاد کشمیر اور شمالی علاقہ جات میں اہلسنّت کی درسگاہوں میں پہنچ کر تعلیمی و تدریسی نظام کا جائزہ لیا اور ان کی اصلاح و بہتری کے لئے احکامات جاری کئے۔

ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ شہید کی وہ دینی ملی اور قومی خدمات ہی تھیں جن کے باعث ان کی شہادت انہیں دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ وہ روزِ اوّل سے ہی شہادت کی راہ پر چل رہے تھے تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ محض ان کی ذات سے شہادت کا یہ واقعہ اتفاقیہ وابستہ نہیں ہوا بلکہ وہ زندگی کا ہر لمحہ غازی بن کر شوقِ شہادت کے جذبے سے گزارتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی شاندار شہادت سے نوازا جو ایک مومن کی ازلی خواہش اور حسرت ہوا کرتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی سیرت اور ان کے کردار پر اگر کتاب لکھنے کا ارادہ کیا جائے تو شاید لاکھوں صفحات بھی اس کیلئے ناکافی ہوں۔ تاہم زیرِ نظر کتاب ڈاکٹر صاحب کے بے شمار عقیدت مندوں کی طرف سے ان کیلئے خراجِ عقیدت اور حقیر نذرانہ ہے۔
زیرِ نظر کتاب میں جہاں ڈاکٹر شہید علیہ الرحمۃ کے شاگردوں اور ان کے عقیدت مندوں کے تاثرات شامل ہیں، وہاں ملک کے نامور جید علماء، مذہبی سکالرز، قرآن، حدیث، فقہ کے طالب علموں نے بھی دل کی گہرائیوں سے پھول پیش کئے ہیں۔ کتاب میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد و سابق وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف اور خادم اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے بھی ڈاکٹر صاحب کو شاندار الفاظ میں خراجِ عقیدت پیش کیا ہے کیونکہ میاں خاندان سے ڈاکٹر صاحب اور آپ کے والد گرامی مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی خاص نسبت تھی کہ نہ صرف میاں برادران بلکہ اُن کے بچوں کو بھی مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا۔
ان شخصیات کے علاوہ پاکستان تعمیر ملت پارٹی کے سیکرٹری جنرل عزیز احمد اعوان، قاضی عبدالقدیر خاموش سیکرٹری جنرل PDF، رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین مفتی محمد

Marfat.com

منیب الرحمٰن، جمعیت علماء اسلام کے راہنما حافظ حسین احمد، ممتاز جید عالم شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری اور دیگر شخصیات نے بھی ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کو شاندار الفاظ میں عقیدت بھرے جذبات کا ندرانہ پیش کیا ہے۔ جناب مجید نظامی صاحب چیئرمین نوائے وقت گروپ، محترم قبلہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف، محترمہ سنگیتا بیگم، جناب احمد ملک، محترمہ کنول عاصم، محترم بریگیڈیئر (ر) محمد یوسف، پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما جناب عبدالقادر شاہین، جناب ابوسعید اصلاحی سابق صدر نیشنل بینک، محترم سہیل ضیاء بٹ، محترم ابوذر غفاری چیف ایگزیکٹو گوہر پبلشرز، محترم قبلہ پروفیسر محمد مظفر مرزا (ممتاز ماہر اقبالیات)، جناب زاہد شمسی، جناب علی بخاری (ہمدرد دواخانہ لاہور)، جناب رانا عامر رحمٰن محمود ایڈووکیٹ، جناب عبدالمجید منہاس چیئرمین حفیظ تائب فاؤنڈیشن، محترم قبلہ جمیل اطہر چیف ایڈیٹر روزنامہ جرأت وتجارت، جناب علی سفیان آفاقی ایڈیٹر ہفت روزہ فیملی، جناب محمد شعیب مرزا ایڈیٹر ماہنامہ پھول، محترم محمد انیس رحمٰن ایڈیٹر ندائے ملت، محترم ڈاکٹر انور سدید، محترم صفدر علی خاں صاحب چیف ایڈیٹر ماہنامہ فلک رنگ، جناب محمد ریاض صحافی ایڈیٹر فلک رنگ، محمد فیصل محمود اعوان فلک رنگ، اعظم توقیر روزنامہ اوصاف لاہور، یعقوب غزنوی ایڈیٹر تکبیر کراچی، محترم رفیق عالم صاحب ممتاز کالم نگار روزنامہ نوائے وقت، محترم حفیظ قریشی، جناب شاہنواز تارڑ صاحب روزنامہ نوائے وقت، جناب انوار قمر، جناب قاضی نور اللہ، چودھری الٰہی بخش گجر، چودھری سلیم الٰہی گجر، علامہ طاہر تبسم القادری ناظم اعلیٰ مجلس علماءِ نظامیہ، صاحبزادہ علامہ نواز بشیر جلالی، محترم حافظ محمد کاشف جمیل، محترم نواز کھرل (ممتاز ادیب دانشور)، جناب شاہد رشید سیکرٹری نظریہ پاکستان ٹرسٹ، حاجی محمد نواز سابق ایم پی اے (صدر مسلم لیگ ن شیخوپورہ، چودھری محمد طارق چیئرمین چودھری محمد حسین شہید فری آئی ٹرسٹ چٹی کوٹھی

Marfat.com

والے، محترم اعزاز احمد آذر، محترم افتخار مجاز پی ٹی وی، محترم تاثیر مصطفیٰ دنیا ٹی وی، عالمی سیاح مقصود احمد چغتائی، جناب اقبال ٹکا چیف ایڈیٹر روزنامہ مسلمان، محترم امتیاز نور ریذیڈنٹ ایڈیٹر روزنامہ مسلمان، جناب غلام سرور، جناب نور نعیم خاں ایڈووکیٹ، محترم ایس این خاور خاں ایڈووکیٹ سپریم کورٹ، محترم سرنذیر حق ممتاز تجزیہ نگار روزنامہ پاکستان، محترم جناب بیدار بخت بٹ صاحب ایڈیٹر روزنامہ پاکستان، جناب خالد فاروقی صاحب ایڈیٹر روزنامہ آواز، جناب نفیس بزمی صاحب ایڈیٹر روزنامہ انقلاب، جناب حافظ محمد عمران ممتاز کالم نگار روزنامہ نوائے وقت / وقت ٹی وی، جناب محمد آصف عفان ایڈیٹر روزنامہ اساس، شفقت حسین انچارج روزنامہ خبریں فورم، جناب راجہ شاہ جہاں (مزدور لیڈر)، جناب ریورنڈ پرویز روشن، جناب ریورنڈ چراغ روشن، جناب منور چاند، جناب سردار بشن سنگھ، محترم مفتی محمد وحید قادری، جناب ندیم اُپل صاحب، محترم شہزاد منیر احمد مصنف ''زندہ آنکھیں مردہ خواب'' اور محترم قبلہ ملک مقبول احمد چیئرمین مقبول اکیڈمی کا بیحد مشکور ہوں کہ ان علمی، مذہبی، ادبی، سیاسی، سماجی شخصیات کے مشوروں، دُعاؤں اور کاوشوں سے ''شہید پاکستان'' آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے۔

درخت، کتاب اور صدقہ جاریہ کرنے والی شخصیات تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہتی ہیں اور نیکیوں کے چھوٹے چھوٹے بچے پیدا کرتی رہتی ہیں۔ یہی نیکیاں انسان کی بخشش کا سبب بن جاتی ہیں۔ کتابیں انسان کے مرنے کے بعد انسان کو زندہ رکھتی ہیں۔ علم پرور اور ادب نواز شخصیات معاشرے کی آبرو ہوتے ہیں اور مندرجہ بالا شخصیات کا شمار بھی انہی لوگوں میں ہوتا ہے۔ ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی زندگی میں ہمیشہ علم، کتاب اور اسلام کی خدمت کی۔ یہی وجہ ہے کہ آج ڈاکٹر صاحب کو لوگ خراج تحسین پیش کررہے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ کل ہمیں بھی لوگ یاد رکھیں۔

اس کتاب کے لئے کئی نام زیرغور رہے مگر ''شہید پاکستان'' کا انتخاب کیا گیا

Marfat.com

کیونکہ ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ محترم قبلہ علامہ راغب حسین نعیمی، جناب قبلہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی، محترم علامہ محمد طاہر تبسم القادری، محترم جناب حامد میر جیو ٹی وی اور دیگر دوستوں نے یہی نام پسند کیا اور اس پر سب متفق ہو گئے۔

قارئین سے گذارش ہے کہ قبلہ ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے درجات کی بلندی کے لئے ہر نماز کے بعد دُعا فرمائیں۔ اور اُن کے صاحبزادے محترم علامہ راغب حسین نعیمی کے لئے بھی دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنا خاص فضل نازل فرمائے۔ ''شہید پاکستان'' کے مشن کی تکمیل کے لئے سب ذی شعور اُن کے ساتھ ہیں۔

عبدالستار عاصم
0333/0323-4393422
مورخہ یکم جون 2010

Marfat.com

محافظِ ناموسِ رسالت

محترم ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت نہ صرف پوری قوم کیلئے ایک سانحہ ہے بلکہ عالم اسلام کیلئے بھی یہ بہت بڑا دھچکا ہے۔ اگر آپ کی دینی، ملی، سماجی اور تدریسی خدمات کو ہی لیا جائے تو بلاشبہ وہ اپنی ذات میں بہت بڑا ادارہ تھے۔ آپ علم کا ایسا بحر بیکراں تھے جس سے علم کا ہر پیاسا اپنی پیاس بجھاتا تھا۔

مجھے ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ سے کئی محافل، جلسوں اور تقریبات میں ملنے اور ان کے خیالات عالیہ کو سننے کا موقع ملا، جس نے میرے اندر کے سوئے ہوئے مسلمان کو صحیح معنوں میں بیدار کر دیا۔ میں دیکھتا ہوں کہ آج بیشتر علمائے کرام نے اپنے بڑے بڑے محل نما ادارے بنا رکھے ہیں جس کے باہر مسلح سکیورٹی گارڈز جبکہ محل نما حجروں میں کروڑوں روپے مالیت کی گاڑیاں اور ضروریاتِ زندگی کی ہر شے (امپورٹڈ) موجود ہے۔ ان کا دستر خوان اتنا وسیع ہے کہ بادشاہوں اور امرا کے دستر خوان بھی اس کے سامنے ہیچ نظر آتے ہیں۔ جبکہ ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ایک عالم باعمل اور ولی کامل تھے اور انہوں نے حق اور سچائی کی راہ پر چلتے ہوئے جس نوع سے جامِ شہادت نوش کیا اس سے عہدِ حاضر کے نوجوانوں میں ایک بار پھر جذبہ شہادت بیدار ہوا ہے۔

Marfat.com

ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ اسلام کی جنگ میں پیش پیش رہے
جب بھی مغربی دنیا کے شیطانوں نے اسلام کے خلاف کوئی چنگاری' کوئی شوشہ چھوڑا یا سرکار دو عالم ﷺ کی شان میں نعوذ باللہ کسی گستاخی کی جسارت کی تو ایسے میں ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے جانثاروں کے ساتھ میدانِ عمل میں کود پڑے اور اسلام کی سر بلندی اور شانِ رسول ﷺ کی حرمت کیلئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کیلئے تیار ہو گئے۔

قارئین کو یاد ہو گا کہ ڈاکٹر صاحب نے عالمی سطح پر گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کے خلاف نہایت مؤثر احتجاج ریکارڈ کروایا' لاہور کی تاریخ اس کی مثال دینے سے قاصر ہے۔ زندہ دلانِ لاہور سڑکوں پر نکل آئے۔ نیز ملک کی سب سے بڑی اور قدیم درسگاہ دار العلوم جامعہ نعیمیہ میں عالمگیری مسجد سے حضور ﷺ کے نعلین مبارک کے سرقہ کے سانحہ تک ہر موقع پر انہوں نے تاریخی احتجاج ریکارڈ کروایا۔

یہ حقیقت ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی شہادت سے پاکستان ایک عالم باعمل سے ہمیشہ کیلئے محروم ہو گیا۔

ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ تحفظ ناموس رسالت ﷺ کیلئے ہمیشہ میدان عمل میں رہے بلکہ آپ نے ساری زندگی اسی مقصد کیلئے وقف کر رکھی تھی۔ تحفظ ناموس رسالت ﷺ ایکٹ میں تبدیلی کیلئے جب مغرب کے اشاروں پر حکومت پاکستان نے مختلف شوشے چھوڑے تو ڈاکٹر صاحب نے اپنے رفقاء سے مل کر بھرپور جدو جہد کی۔ ان کا اپنا کہنا تھا کہ

> ''مشرف کی سیکولر حکومت کو جب C-295 کے نفاذ میں کامیابی نہ ہوئی تو C-295 کے طریقہ کار میں اس لوع سے تبدیلی کی گئی کہ توہین رسالت کے مرتکب شخص کو راہ فرار دی جائے۔''

Marfat.com

اس موقع پر لاہور میں اہل سنت کی تمام سیاسی علمی اور تعلیمی جماعتوں کے مشترکہ پلیٹ فارم سے تحفظ ناموس رسالت محاذ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس کے منشور میں یہ بات شامل ہے کہ جب بھی کوئی حکومت C-295 ختم کرنے کے درپے ہو یا دنیا میں کسی بھی ملک یا علاقے میں توہین رسالت کا ارتکاب ہو تو تحفظ ناموس رسالت محاذ اس کا محاسبہ کرے گا اور اس کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے گی۔

ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی ساری زندگی جہاد سے عبارت تھی۔ انہوں نے نہ صرف انفرادی طور پر یہ جہاد جاری رکھا بلکہ اپنے ہونہار شاگردوں کو بھی یہی تعلیم اور ترغیب دی کہ کفر کے سامنے گردن کا جھکانا ایک مسلمان کا شیوہ نہیں ہے۔ آپ اخلاقِ محمدیہ اور سادگی کا ایسا بے مثال نمونہ تھے کہ شان وشوکت رکھنے والے بھی آپ کی سادگی کے باوجود آپ کی مقبولیت اور ہردلعزیزی پر رشک کیا کرتے تھے۔

مجھے یاد ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور علمی و ادبی محفلوں کی جان ڈاکٹر نذیر احمد تمام عمر سائیکل پر یونیورسٹی آتے جاتے رہے جبکہ ان کی یونیورسٹی کے اکثر اساتذہ کے پاس گاڑیاں تھیں مگر ڈاکٹر صاحب کبھی اپنے جونیئرز کی امارت سے مرعوب نہ ہوئے تھے' بلکہ ان کی دیکھا دیکھی کئی اور لوگوں نے بھی گاڑیاں ترک کر کے عوامی سواری کو ترجیح دی۔ ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے ہم عصر علمائے دین کی گاڑیوں سے متاثر ہوئے بغیر عمر بھر ایک پرانی موٹر سائیکل پر پورے لاہور کا سفر طے کرتے رہے۔ ہر تقریب ہر جلسے جلوس میں آپ کی موجودگی کی اطلاع آپ کی موٹر سائیکل دیا کرتی تھی جو آپ کی بابرکت شخصیت کے طفیل خود بھی نئے نئے ماڈلز کی موٹر سائیکلوں سے زیادہ مقبول اور ممتاز ہو چکی تھی۔ آج اگر ڈاکٹر صاحب کی ساتھی موٹر سائیکل کو ان کے لاکھوں عقیدت مندوں کے درمیان رکھا جائے تو شاید وہ ایک مرسڈیز اور روز لیموزین سے بھی مہنگی بکے' مگر ایسا اس لیے نہیں ہوسکتا کہ ڈاکٹر صاحب

Marfat.com

کی موٹر سائیکل بھی ان کی سادگی اور اسلام کیلئے آپ کی خالص جدوجہد کا ایک خاص حصہ ہے اور جامعہ نعیمیہ اس موٹر سائیکل کے بغیر کبھی بھی مکمل تصور نہیں کیا جائے گا۔

ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جا کر کبھی کسی عام یا خاص کو اپنا مسئلہ پیش کرنے میں جھجک یا کسی قسم کا ڈر، خوف محسوس نہیں ہوتا تھا۔ جو ایک بار ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ سے مل لیتا تھا وہ پھر ہمیشہ کیلئے انہی کا ہو جایا کرتا تھا۔ میں بھی ڈاکٹر صاحب کے عقیدت مندوں میں شامل ہوں۔

اسلام کے بارے میں ان کی تقریروں، کالموں اور مقالہ جات کے مطالعہ سے ایک آدمی کو آدمی سے انسان بننے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ میری زندگی کی کامیابی بھی ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ کی تعلیمات کی مرہونِ منت ہے۔ اللہ تعالیٰ ''شہید پاکستان'' کے درجات بلند فرمائے اور نوجوان نسل کو ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عارف محمود ایل

مورخہ 18 جون 2009ء

Marfat.com

ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی محض ایک روایتی عالم دین نہیں تھے جو خود کو دین کے مخصوص کاموں کیلئے وقف کر کے دین کا سب سے بڑا خدمت گار تصور کرتے ہیں بلکہ میں تو ڈاکٹر صاحب کی ایسی خوبیوں کا قائل ہوں جس کا تعلق علم و عمل سے ہے۔

یہ بات میرے مشاہدے میں ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی تدریسی تقریری، تحریری، تبلیغی، ملی، ملکی اور مسلکی خدمات کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ ان کی شخصیت کی سب سے بڑی اور منفرد خوبی جو میں محسوس کرتا ہوں وہ یہ تھی کہ تصنع، بناوٹ اور خوشامد کا ان میں نام و نشان تک نہیں تھا۔ آپ سچے عاشق رسول ﷺ تھے۔ آپ نہ صرف شہر کی مذہبی مجالس میں تشریف لے جایا کرتے تھے بلکہ علمی، ادبی، سیاسی اور ثقافتی اجتماعات میں بھی آپ کو الفاظ کی دھنک سے رنگ سجانا آتا تھا۔ عہد حاضر میں ان سے بہتر شعلہ بیان میں نے نہیں دیکھا۔ وہ اپنے سننے والوں کو جذبات سے نہیں بلکہ الفاظ اور حقیقتوں سے قائل کرنے کے عادی تھے۔

میری دعا ہے اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند کرے۔ آمین

مجید نظامی

چیئرمین نوائے وقت گروپ

وچیئرمین نظریہ پاکستان ٹرسٹ

مورخہ 15 جون 2009ء

Marfat.com

ڈاکٹر صاحب ہمارے ملک کے اُن عظیم مذہبی رہنماؤں میں سے ایک تھے جو آزمائش کی گھڑی میں قوم کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ وہ ہر قسم کی مذہبی، سیاسی تفرقہ پرستی سے دور رہے۔ ڈاکٹر صاحب شہید نے جس طرح سے اسلام کی خدمت کی، میں اس پر انہیں دل کی گہرائیوں سے سلام پیش کرتا ہوں۔

درس و تدریس اُن کا شعبہ تھا۔ بطور معلم انہوں نے اپنے طالبعلموں کی جو کردار سازی کی وہ میرے ذاتی مشاہدے کے مطابق منفرد اور مثالی ہے۔ کیونکہ ہمارے خاندان کے بچوں نے جن میں خود میں بھی شامل تھا ہم نے ڈاکٹر صاحبؒ کے والد گرامی مفتی محمد حسین نعیمیؒ سے دینی تعلیم حاصل کی۔ جو میں سمجھتا ہوں کہ میرے اور میرے پورے خاندان کیلئے باعث سعادت ہے۔

ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ کی شہادت سے یوں محسوس ہوتا ہے گویا ہم ایک بار پھر باپ کے سایۂ شفقت سے محروم ہو گئے ہیں۔ کیونکہ استاذ کا درجہ بھی روحانی باپ کا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کے درجات بلند کرے۔ آمین

میاں شہباز شریف

خادمِ اعلیٰ پنجاب

مورخہ 14 جون 2009ء

Marfat.com

شہید پاکستان مفتی محمد سرفراز نعیمی علیہ الرحمۃ کی شہادت اگرچہ ایک بہت بڑا قومی سانحہ ہے جس کی شاید کبھی تلافی نہ ہو سکے مگر جس طرح انہوں نے دوٹوک الفاظ میں دہشت گردوں کو للکارا' دہشت گردوں کے خلاف اس طرح کے سخت ردعمل کا اظہار شاید حکمرانوں نے بھی نہ کیا ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ کے کلماتِ حق سے دہشت گردوں اور اُن کے سرپرستوں پر اس قدر خوف طاری ہوگیا کہ انہوں نے انہیں شہید کر دیا۔

مگر ان کی شہادت نے اس ملک کے نوجوانانِ اسلام کو باطل قوتوں کے خلاف جذبہ شہادت کی جو راہ دکھائی اس کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ آج ڈاکٹر صاحب کی شہادت پر محض اہل سنت ہی نہیں دیگر مذاہب کے لوگ بھی سوگوار ہیں۔ آپ محض ایک عالم دین اور مستند مفتی ہی نہیں بلکہ عوام کیلئے ایک نعمت مترقبہ تھے۔ نہ صرف اہل پاکستان بلکہ عالمِ اسلام کیلئے بھی یہ بہت بڑا صدمہ ہے جس کا نعم البدل سالہا سال تک ممکن نہیں۔

عزیز احمد اعوان

سیکرٹری جنرل تعمیر پاکستان پارٹی

مورخہ 18 جون 2009ء

Marfat.com

شہید پاکستان مفتی محمد سرفراز نعیمیؒ کی شہادت سے ان قوتوں کو دھچکا لگا ہے جو ملک کے خلاف کام کرنیوالی دہشت گرد تنظیموں کے خلاف برسرپیکار تھیں۔ دہشت گردوں کو شاید حکومت کی فوجی کارروائیوں سے اتنی تکلیف نہ ہوئی ہوگی جتنی ڈاکٹر صاحب کی اذانِ حق سے ہوئی تھی۔

بلاشبہ ان کی شہادت پوری قوم کیلئے بہت بڑا سانحہ ہے۔ آپ تمام مکاتیب فکر میں یکساں مقبول اور ہر دلعزیز تھے۔ پاکستان کی تاریخ میں جب بھی راہ حق کے شہیدوں کا تذکرہ کیا جائے گا ڈاکٹر صاحب کا نام سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔

میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی جیسا بے باک' نڈر اور قرآن وسنت پر عمل کرنے والا عالم دین اب چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے گا۔

قاضی عبدالقدیر خاموش

سیکرٹری جنرل PDF

مورخہ 19 جون 2009ء

۱۱۵۳۲۸

Marfat.com

شہید پاکستان ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی علیہ الرحمۃ کی شہادت حکومتِ وقت کیلئے ایک مثال ہے کہ دشمن کو کیسے للکارا جاتا ہے۔ جو کام ہماری حکومت سے نہ ہو سکا وہ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی نے کر دیا، یہ جانتے ہوئے بھی کہ دہشت گردوں کے خلاف بیان دینے کی سزا کیا ہو سکتی ہے۔

ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمیؒ نے پاکستان کو نقصان پہنچانے والے دشمن کو اس طرح سے للکارا کہ وہ بلبلا اٹھا اور اس نے موقع پا کر ڈاکٹر صاحب کو شہید کر دیا۔ اگر ہمیں ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی جیسے اور بھی علمائے کرام نصیب ہوتے تو آج ہم غیروں کے سامنے یوں گھٹنے نہ ٹیک رہے ہوتے۔ میں ڈاکٹر صاحبؒ کی عظمت کو سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے دہشت گردوں کو اعلانیہ للکار کر ایک سچا نڈر اور بہادر مسلمان ہونے کا ثبوت دیا۔

سہیل ضیاء بٹ

سابق ایم پی اے

وسرپرست اعلیٰ نواز شریف لورز کونسل

مورخہ 19 جون 2009ء

Marfat.com

ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی میرے بڑے مہربان تھے۔ انہیں قریب سے دیکھنے اور ان کے افکار و نظریات کو جاننے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ کردار و عمل کے اعتبار سے ان میں ولیوں جیسی تمام خصوصیات موجود تھیں۔ صبر اور قناعت پسندی ان کا خاصا تھا بلکہ ان کے بارے میں یہ کہنا مناسب ہو گا کہ وہ اتحادِ اسلام کے نقیب اور صدق و وفا کے پیکر تھے۔ خصوصًا تعلیم و تعلّم، درس و تدریس، وعظ و تبلیغ اور شرافت و سیاست میں ان کی مثال نہیں ملتی۔

عہد حاضر میں ہماری قوم جس کڑی آزمائش سے گزر رہی ہے اسے ڈاکٹر صاحب جیسے رہنما کی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ علما کرام کا حلقہ ایک حق گو عالم سے محروم ہو گیا ہے۔ آپ نے زندگی کے آخری سانسوں تک دین کی تبلیغ اور حق کا ساتھ دیا۔

میرا حکومت سے پرزور مطالبہ ہے کہ وہ شہید پاکستان کے قاتلوں کو ڈھونڈ کر انہیں جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچائے۔

مفتی منیب الرحمٰن

چیئرمین رؤیت ہلال کمیٹی

وصدر تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

مورخہ 13 جون 2009ء

Marfat.com

ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی کے بارے میں جو بھی کہوں گا جتنا بھی کہوں گا کم ہے۔ ان کی تعریف اور شان میں کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے والی بات ہوگی۔ مختلف مواقع میں اُن سے میرا تبادلہ خیال بھی ہوتا رہتا تھا۔ مختصراً یہی کہوں گا کہ ڈاکٹر صاحب ملتِ اسلامیہ کا سرمایہ افتخار تھے۔ جری، شجاع اور عزیمت و استقامت کا پیکر تھے۔ اگر انہیں اسلام اور مسلک کا بے باک ترجمان بھی کہا جائے تو کوئی مضائقہ نہ ہوگا۔ آپ علیہ الرحمۃ کی زندگی یقین محکم، جہد مسلسل اور عمل پیہم سے عبارت تھی۔ اپنے اعلیٰ فکری، علمی اور قائدانہ مقام و منصب کے باوجود وہ عاجزی وانکساری کا پیکر تھے۔

ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمیؒ ملتِ اسلامیہ کے اتحاد کی علامت تھے۔ آپؒ نے پاکستان کی سالمیت واستحکام کیلئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے ثابت کر دیا کہ آپ راہِ حق کے شہید ہیں اور جیسا کہ ان کی جماعت نے انہیں شہید پاکستان کا خطاب دیا ہے وہ بلاشبہ اسی اعزاز کے مستحق تھے۔ مگر خدائے بزرگ و برتر نے انہیں شہادت کے اعلیٰ منصب پر فائز کیا جس کے سامنے دنیا کے سب اعزازت کم پڑ جاتے ہیں۔

میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن

صوبائی وزیر ٹرانسپورٹ اینڈ ایجوکیشن

حکومت پنجاب

مورخہ 14 جون 2009ء

Marfat.com

ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی جس شاندار طریقے سے شہادت کے اعلیٰ رتبے پر سرفراز ہوئے وہ کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے۔ شاید ایسی ہی عظیم ہستی کیلئے اقبالؒ نے ایک صدی پہلے ہی کہہ دیا تھا۔

جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان

ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی عہد حاضر کے جید علماء میں سب سے جدا صاحب کمال اور عالم باعمل تھے۔ ان کی پہچان یہی تھی کہ ان کے قول و فعل میں کوئی تضاد نہ تھا۔ حکومتی درباروں میں حاضریاں دینے کی بجائے وہ اللہ کے دربار میں سر جھکانے کو ہی ایمان تصور کرتے تھے۔ یہ صلہ بھی خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے انہیں ملا کہ آپ کو شہادت کا وہ عظیم مرتبہ نصیب ہوا جس کی مثال نہیں ملتی۔

میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند رکھے اور ان کے ورثاء کو ان کا مشن پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

احمد ملک

ایڈیشنل سیکرٹری جنرل تعمیر پاکستان پارٹی

مورخہ 14 جون 2009ء

Marfat.com

ڈاکٹر سرفراز نعیمی اور اُن کی ملی خدمات

تاریخ اسلام کے عظیم مجاہد سلطان شہاب الدین غوری جب چھٹی صدی ہجری کے اواخر میں ہندوستان میں داخل ہوئے تو اسی زمانے میں رائے پرتھوی راج ہندوستان کے وسیع علاقے پر حکومت کرتا تھا۔ اجمیر شریف کے علاوہ سنبھل کا علاقہ بھی اس کے زیرِ نگیں تھا۔ سلطان شہاب الدین غوری کے لشکر میں مجاہد اسلام حضرت مسعود غازیؒ بھی شامل تھے اور 20 ہزار مجاہدین کے سرخیل تھے۔ آپ اس فیصلہ کن لڑائی میں شامل ہوئے جو 588ء میں تراوڑی کے میدان میں لڑی گئی۔ اس معرکۃ الآراء جنگ میں سلطان شہاب الدین غوری کو فتح نصیب ہوئی اور پرتھوی راج شکست کھا کر سلطان کے ہاتھوں واصلِ جہنم ہوا۔ حضرت مسعود غازیؒ اُس زمانے میں ہندوستان میں وارد ہوئے جب حضرت خواجہ غریب نواز، خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہٗ العزیز اجمیر شریف میں تشریف فرما تھے۔ کیونکہ شہاب الدین کی فتح اور پرتھوی راج کی شکست حضرت مسعود غازیؒ کی اس پیشن گوئی کا نتیجہ تھی جس میں آپؒ نے فرمایا تھا: ''پرتھوی راج ہمیں نکالے یا نہ نکالے مگر ہم نے اسے زندہ پکڑ کر اسلام کے حوالے کر دیا۔''

حضرت مسعود غازیؒ کا تعلق اس خاندان سے تھا جس میں آگے چل کر اپنے وقت کے جید عالم دین اور تصوف و معرفت کے بحرِ بیکراں حضرت مولانا تفضّل حسینؒ پیدا ہوئے جو ایک نیک طبیعت بزرگ تھے۔ خاندان کے اعتبار سے آپ نجیب الطرفین ترک

Marfat.com

تھے۔ مولانا تفضل علیہ الرحمۃ کو اللہ تعالیٰ نے ایک ہونہار بیٹا عطا کیا تو اس کی تربیت انہوں نے کچھ اس طرح سے کی کہ یہی بچہ ایک دن مفتی اعظم پاکستان کہلایا۔ ہماری مراد حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمیؒ ہیں جو اپنے وقت کے بہت بڑے عالم فاضل محقق و مدرس شیخ الحدیث والفقہ، خطیب و ادیب اور حکمت و عرفان کا بحر بیکراں تھے۔

آپ 4 مارچ 1927ء کو یوپی کے ضلع مراد آباد کے ایک قصبہ سنبھل میں پیدا ہوئے تحصیلِ علوم کے بعد لاہور تشریف لے آئے اور جامعہ نعمانیہ اور حزب الاحناف میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ بعد ازاں 1953ء میں عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم جامعہ نعیمیہ لاہور کی بنیاد رکھی۔ آپ بعض سرکاری ذمہ داریوں کے باوجود زندگی بھر نفاذِ اسلام کیلئے مساعی جمیلہ کرتے رہے اور بالآخر 56 برس تک تشنگان علم کو سیراب کرنے کے بعد آپ نے 12 مارچ 1998ء کو اذانِ فجر کے وقت داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمۃ کا یہ روحانی فیض تھا کہ اُن سے قرآنی تعلیمات حاصل کرنے والوں میں سلطان جمہور کے اعلیٰ منصب تک پہنچے۔ سابق وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف جس اعلیٰ منصب پر سرفراز ہوئے، یہ بھی علم و عرفان کے بحر بیکراں مفتی محمد حسین نعیمی کی نیک صحبت اور ایک استاد کی طرف سے متعلم کی کردار سازی کا کرشمہ ہے۔ آئین' قانون اور جمہوریت کا پرچم بلند کرنے والے پاکستانی قوم کے قائدین نے آپؒ کے زیر سایہ رہ کر یہ عظیم مقام حاصل کیا اور جب آپؒ کے ہونہار شاگردوں کا یہ مقام ہوگا تو اندازہ کیجئے جسے آپؒ کا بیٹا ہونے کا شرف حاصل ہو وہ روحانیت کے کن درجات پر فائز ہوگا۔ ہماری مراد اُس خوش نصیب بچے سے ہے جو مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد حسین نعیمی کے آنگن میں چاند بن کر اترا جسے کبھی محمد سرفراز احمد اور کبھی ملحوظ الرحمٰن کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ آپ کے برادر

Marfat.com

اکبر کو بھی دو ناموں یعنی سردار احمد اور محفوظ الرحمٰن کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ بعد میں بڑے بھائی محفوظ الرحمٰن جبکہ چھوٹے بھائی محمد سرفراز احمد کے نام سے مشہور ہوئے۔ مگر اس وقت کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہ بچہ محمد سرفراز احمد مستقبل میں امتِ مسلمہ کی سرف کی علامت ثابت ہو گا اور اسیر ناموس رسالت ﷺ، مجاہد اسلام، صلح جو، امن پرور، اتحاد امت کا داعی اور شہید پاکستان کے اعلیٰ منصب تک پہنچے گا۔

آپ علیہ الرحمۃ کے والد گرامی مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ (یوپی) ہندوستان سے پاکستان بننے سے قبل تبلیغ اسلام کیلئے پاکستان آئے۔ قیام پاکستان کی جدوجہد میں اپنے استاذ صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی کی قیادت میں عملاً شریک ہوئے۔ مفتی محمد حسین نعیمی نے 1953ء میں چوک دالگراں مسجد کے ساتھ ایک مدرسہ جامعہ نعیمیہ کے نام سے قائم کیا۔ مفتی محمد سرفراز نعیمی نے اسی مدرسہ سے قرآن مجید حفظ کیا۔ اس کے بعد 1966ء میں جامعہ کریمیہ لاہور سے تجوید قرأت کی سند حاصل کی۔ اسی دوران آپ کی درس نظامی کی کلاسز بھی ساتھ ساتھ جاری رہیں اور 1971ء میں آپ نے جامعہ نعیمیہ ہی سے درس نظامی کی سند حاصل کی۔ آپ کے اندر علم حاصل کرنے کی اس قدر پیاس تھی کہ بڑے تسلسل کے ساتھ علمی اور دینی مدارج طے کرتے رہے۔

مفتی محمد سرفراز نعیمی علیہ الرحمۃ نے 1975ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے (عربی) اور لاہور بورڈ سے فاضل عربی (گولڈ میڈلسٹ) کی اسناد حاصل کی۔ اسی دوران 1976ء میں آپ نے جامعہ پنجاب سے ایم اے (اسلامیات) کی ڈگری حاصل کی اور 1978ء میں علماء اکیڈمی اوقاف لاہور سے التخصص فی العلوم العربیہ والاسلامیہ کی سند حاصل کی۔ پھر 1982ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم او ایل (عربی) کی ڈگری حاصل کی۔ 1986ء میں درس نظامی کے حصول کے بعد

Marfat.com

آپ نے دینی علوم کی مشہور درسگاہ جامعۃ الازہر (مصر) کا سفر کیا اور فاضل علوم اسلامیہ کے علوم سے بہرہ ور ہوئے۔

مگر شوق تعلیم کا یہ عالم تھا کہ پیاس بجھنے میں ہی نہیں آتی تھی۔ وہ ہونہار بچہ جس کے علمی جنون کا تذکرہ اوپر کیا گیا ہے، وہ اب حافظ قاری اور عالم تو بن گیا تھا مگر ڈاکٹر نہیں تھا۔ چنانچہ 1991ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے پورے اعزاز کے ساتھ ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کر لی تب سرفراز احمد ''ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی'' کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ کے اساتذہ میں آپ کے والد محترم مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمۃ کے علاوہ مفتی عبدالعلیم سیالوی اور مولانا غلام رسول سعیدی قابل ذکر ہیں۔

بلاشبہ یہ آپ کا اعزاز تھا کہ آپ نے قرآن و حدیث، اصول فقہ، اسلامک قوانین اور عربی ادب جیسے مضامین میں سپیشلائزیشن کی۔ آپ نے عرصہ 39 برس تک درس نظامی کی تدریس کی۔ آپ کو علوم دینیہ کے ماہر اور مستند استاذ تسلیم کیا جاتا تھا۔ عربی ادب اور اصول فقہ میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔ آپ جامعہ نعیمیہ لاہور کے ترجمان مجلّہ ماہنامہ ''عرفات'' کے مدیر اعلیٰ بھی رہے۔ یہ بھی آپ کا اعزاز ہے کہ تین سال تک اسلامی نظریاتی کونسل میں بطور ممبر خدمات انجام دیتے رہے۔ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی کی شخصیت کے بے شمار پہلو ہیں۔

اگر ان کی زندگی کے ہر پہلو کا ذکر کیا جائے تو شاید اسلامی تاریخ کے مؤرخ کیلئے اسے سمیٹنا مشکل ہو جائے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ آپ ایک ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ پوری دنیا اور پاکستان میں ان کے لاکھوں عقیدت مند ہیں۔ ہزاروں علماء، سکالرز، ڈاکٹرز، وکلاء، تاجر، صحافی غرض ہر شعبہ میں آپ کے شاگرد موجود ہیں۔ درس و تدریس آپ کو ورثے میں ملی تھی۔ آپ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ اور ہر ساعت اسلام اور ملک کیلئے وقف کر رکھی تھی۔ ان کا وجود ملتِ اسلامیہ کیلئے کسی نعمت سے کم نہیں تھا۔ دین اسلام سے

Marfat.com

بے لوث محبت ان کی گھٹی میں شامل تھی۔

یہ حقیقت ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اس قدر بلند اور قابل فخر مقام صرف اور صرف محنت سے حاصل کیا۔ آپ نے اپنی زندگی اسلام اور اسلامی جمہوریہ کیلئے وقف کر رکھی تھی۔ ان کی زندگی کا مقصد ارشاد قائداعظمؒ کے مطابق کام کام اور صرف کام تھا۔ کم سونا، کم کھانا اور زیادہ کام کرنا ان کی زندگی کا مقصد تھا۔ ہر اچھے کام کو اپنے ہاتھ سے کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ صبح مسندِ تدریس پر، شام کو راولپنڈی، رات کو کراچی اور علی الصبح پھر مسند تدریس پر پہنچ جانا آپ کا معمول بن چکا تھا۔ رات کا سفر پسند کرتے تھے۔

آپ نام نہاد روشن خیالوں کا مقابلہ کرنا خوب جانتے تھے۔ فروغِ اسلام اور تحفظ ناموس رسالت کیلئے ہر جابر اور غاصب کے سامنے کلمہ حق کہتے تھے۔ ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کیلئے آمریت کے سائے میں پرورش پانے والوں کو اس طرح للکارتے تھے جیسے بقول شاعر

مفاہمت نہ سکھا، جبرِ ناروا سے مجھے
میں سربکف ہوں لڑا دے کسی بلا سے مجھے

ڈاکٹر شہید ظاہری نمود و نمائش کو قریب نہیں آنے دیتے تھے۔ آپ ناموس رسالت ﷺ کے مسئلہ پر تقریباً تین ماہ پابند سلاسل بھی رہے، مگر دہشت گردی کی ہر عدالت سے باعزت بری ہوئے، ڈاکٹر صاحب کی ساری زندگی انقلاب سے عبارت تھی۔ جو شخص ایک بار آپ کے قریب گیا ساری عمر کیلئے اُسے اپنا گرویدہ بنا لیتے تھے۔ فلاحی کام کرنا ان کو اچھا لگتا تھا۔ پاکستان میں جدید اسلامی تعلیم عام کرنا آپ کی زندگی کا اہم مقصد تھا۔ کسی کو اپنا مخالف نہیں سمجھتے تھے۔ دوستوں کے دوست حتیٰ کہ دشمنوں کے بھی خیر خواہ رہے۔ آپ کے سنہری کارناموں کا دائرہ کار بہت طویل ہے۔ آپ کی گفتگو فکر

Marfat.com

انگیز، پر مغز اور با مقصد ہوا کرتی تھی۔

شہید پاکستان تلاوت قرآن پاک اور نعتِ رسول ﷺ کو روح کی غذا تصور کیا کرتے تھے۔ درویش طبع، خود دار انسان، درویش مزاج صوفی، صفت ظاہری اور باطنی طور پر ایک ہیں۔ جو زبان پر ہے وہی دل میں ہے، مردِ آہن بھی ہیں اور فرد شناس بھی۔ آپ علیہ الرحمۃ اقبال کے اس شعر

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

کے آئینہ دار تھے۔ دنیا کے ہر اہم ایشو سے باخبر رہنا آپ کی فطرت میں شامل تھا۔ آپ نے متعدد ممالک کے تبلیغی دورے بھی کیے۔ آپ کی زندگی خلوص سے بھرپور تھی۔ لکھنا آپ کا شوق اور پڑھنا آپ کو وراثت میں ملا۔ پاسبان ملت بھی تھے اور گوہر نایاب بھی۔ آپ قائدین میں ہوتے تو قائد مگر جب کارکنوں میں ہوتے تو خود کو کارکن محسوس کیا کرتے تھے۔ آپ کے ساتھ کام کرنیوالوں کو قطعی بوجھ محسوس نہیں ہوتا تھا۔ آپ کو ملنے سے ملنے والوں کی تھکاوٹ جاتی رہتی تھی۔ عہد کو پورا کرنا ''شہید پاکستان'' کی فطرت میں تھا۔

آپ کی زندگی کا یہی عہد تھا کہ دین کی حرمت اور خاک وطن پر قربان ہو جائیں گے سو وہ عہد آپ نے پورا کر دکھایا۔ آپ اتحادِ ملت اسلامیہ کے بہت بڑی داعی اور اتحادِ اہل سنت و جماعت کے عظیم علمبر دار تھے۔ سب مکاتب کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنا آپ کی زندگی کا مقصدِ حیات تھا۔

حق گوئی اور بیباکی آپ کو اپنے والد گرامی مفتی اعظم مفتی محمد حسین نعیمی سے ملی۔ اپنی اصلاح کیلئے شاگردوں اور عوام کی بات کو بڑے غور سے سنا کرتے تھے۔ آپ کو دیکھنے سے ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے ہزار سال قبل کے آدمی ہوں۔ تصوف کے حامل

Marfat.com

افراد کی طرح ہمیشہ انا پرستی سے اجتناب کرتے تھے۔آپ کو دیکھنے سے اسلاف کی یاد آجایا کرتی تھی۔مسند خطابت پر ہوتے تھے تو دریا کو کوزے میں بند کرنا ان کا معمول تھا۔ ہمہ وقت مصروف رہنا ان کی زندگی کا خاصا تھا۔پرنٹ میڈیا ہو یا الیکٹرانک میڈیا مختلف عالمی اور قومی ایشوز پر بیانات دینا اور لائحہ عمل کا اعلان کرنا ان کی مجبوری بن چکی تھی۔ ہمیشہ کلمہ حق بلند کرتے تھے۔

آپ علیہ الرحمۃ محض ایک فرد نہیں بلکہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔جس کام کیلئے بڑے بڑے ادارے درکار ہوتے ہیں اس کو اکیلے کرنے میں خوشی محسوس کرتے تھے۔اب تک آپ کے ہزاروں مقالے پوری دنیا میں پڑھے جا چکے ہیں۔

جامعہ نعیمیہ کا انتظام و انصرام آپ کے والد کی زندگی میں ہی آپ کو سونپ دیا گیا تھا۔تاہم 1998ء کو آپ کے والد مفتی اعظم مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمۃ کے چہلم پر جامعہ کی نظامت کی دستار آپ کے سر پر سجائی گئی۔ ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ ہونے کی حیثیت سے جامعہ کی تعمیر و ترقی، درس نظامی ،نعیمیہ ڈگری کالج اور کمپیوٹر لیب کے ساتھ ساتھ آپ نے ہر فورم پر جہاں بھی شریعت اور قرآن کی بالا دستی کے خلاف کوئی بات ہوئی آوازِ حق بلند کی۔

جامعہ نعیمیہ کا ناظمِ اعلیٰ ہونے کے ساتھ ساتھ آپ 2001ء میں تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان کے ناظم اعلیٰ بھی منتخب ہوئے۔آپ نے ناظم اعلیٰ ہونے کی حیثیت سے تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان کا ایک وجود برقرار رکھنے اور ملک میں دوسرے امتحانی بورڈز کی طرح اس کیلئے باقاعدہ وسیع و عریض فلک بوس عمارت میں دفتر کا افتتاح فرمایا۔اس سے قبل شیخ الحدیث استاذ العلماء مفتی اعظم مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ بانی جامعہ نظامیہ رضویہ و سابق صدر تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان نے اپنے جامعہ کے ایک کمرے میں اس دیپ کو جلائے رکھا اور تیز و تند ہواؤں سے تحفظ فراہم کیا۔

Marfat.com

لہٰذا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ اور دیگر اکابرین اہلسنت کے تعاون سے ایک خوبصورت 4 منزلہ بلڈنگ کا خریدنا' شعبہ امتحانات کو کراچی سے لاہور مرکز میں لانا' سنٹرل مارکنگ' سند کی ویلیو کیلئے HEC سے معاملات طے کرنا' ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی علیہ الرحمۃ کے کارہائے نمایاں ہیں۔

پھر 30 اگست 2005ء کو تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان کے پلیٹ فارم سے جناح کنونشن سینٹر اسلام آباد میں ایک عظیم الشان کنونشن بعنوان ''عصرِ حاضر کے چیلنجز اور دینی مدارس'' کے موضوع پر منعقد کیا۔ اس کنونشن کی عظیم اور یادگار کامیابی میں شیخ الحدیث علامہ پیر سیّد حسین الدین شاہ سرپرست اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان، مفتی محمد منیب الرحمٰن ہزاروی صدر تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان، صاحبزادہ عبدالمصطفیٰ ہزاروی نائب ناظم (موجودہ ناظمِ اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان)، علامہ غلام محمد سیالوی ناظم شعبہ امتحانات اور دیگر مقتدر مذہبی شخصیات کے ساتھ ساتھ علامہ مفتی ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی علیہ الرحمۃ کی بطور ناظمِ اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان دن رات انتھک محنت اور کاوشیں بھی خراجِ تحسین کے لائق ہیں۔ یہ کنونشن اہلسنّت و جماعت کے مدارسِ دینیہ کے اتحاد اور ان کا تنظیم المدارس اہلسنّت و جماعت سے الحاق کے لئے ایک اہم سنگِ میل ثابت ہوا۔۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو جب نظامت ملی تو تنظیم کے پاس تقریباً 1500 مدارس تھے جو آج 6500 کے قریب ہیں جو بلاشبہ ڈاکٹر صاحب کی انتھک محنت اور جہدِ مسلسل کا نتیجہ ہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ڈاکٹر صاحب کے دل میں تنظیم کی فلاح و بہبود کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

تاریخ اس بات کی بھی گواہ ہے کہ شہید پاکستان نے وقت کے حکمرانوں کے سامنے کبھی سر نہیں جھکایا' بلکہ اُصولوں کی بنیاد پر حکمرانوں کے سامنے ڈٹ کر کھڑے ہو گئے۔ اس کی ایک مثال پرویز مشرف کے دورِ حکومت کی ہے جب 295-C کے

Marfat.com

طریقہ کار کو تبدیل کرنیکی بات ہوئی تو شہید پاکستان نے تحفظ ناموس رسالت کے نام سے ایک تنظیم کی بنیاد رکھی جس کی مسلسل جدوجہد پر پرویز مشرف کو اپنا فیصلہ واپس لینا پڑا اور اعلان کیا کہ گستاخ رسول کی جو سزا مقرر ہے وہی رہے گی۔ بعد میں اسی محاذ کے زیر اہتمام ناروے اور ڈنمارک کے گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کے خلاف اور عامر چیمہ کی حمایت میں زبردست تحریک چلائی۔ جس کی پاداش میں وفاقی حکومت نے 3 ماہ تک پابند سلاسل کیئے رکھا۔ مگر اس کے باوجود حکومت کا جبر و استبداد آپ کو جھکا نہ سکا۔

سابق صدر پرویز مشرف ہی کے دور میں جب افغانستان پر حملہ ہوا تو ڈاکٹر صاحب نے دفاع اسلام محاذ کی بنیاد رکھی۔ طالبان کی حمایت اور امریکہ مخالف کانفرنسز کا انعقاد کروایا اسی بنا پر آپ کو محکمہ مذہبی امور واوقاف کی ملازمت سے برطرف کر دیا گیا۔

مشرف ہی کے دور میں جب مدارس دینیہ کی رجسٹریشن کا مسئلہ پیدا ہوا اور غیر ملکی طلباء کے انخلاء کی خبر اخبارات کی زینت بنی تو ڈاکٹر سرفراز نعیمی اور دیگر مسالک کی تنظیمات نے مل کر اتحاد مدارس دینیہ کے نام سے ایک اور تنظیم کی بنیاد رکھی، جس میں ڈاکٹر صاحب جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔ ان تمام تر مصروفیات کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی علیہ الرحمۃ مصر، سعودی عرب، ہندوستان، ایران، چاڈیبیا، جنوبی افریقہ، مالٹا متحدہ عرب امارات اور برطانیہ کے تعلیمی و تبلیغی دورے کرتے رہے۔

آپ کی تدریسی خدمات میں ایک انوکھی اور منفرد بات یہ ہے کہ افریقہ سے نوجوانوں کا ایک وفد ''جامعہ نعیمیہ'' میں آیا جو طویل عرصہ تک دین اسلام کے مختلف علوم و فنون سے بہرہ ور ہوتا رہا۔ اس وفد میں عبدالواحد مرحوم، محمد فرہاد، محمد شبیر اور محمد سلیم و دیگر طلبہ کرام شامل تھے، جن کی تعداد تقریباً بیس تھی۔ حضرت ڈاکٹر صاحب ان طلباء کرام کو

Marfat.com

انگریزی زبان (English Language) میں صَرف ونحو اور فقہ کی تعلیم دیتے، جس کے لئے آپ نے خصوصی طور پر مختلف فنونِ اسلامیہ کے نوٹس اور کتب (Note and Book) تیار کیں جواب بھی آپ کے گھر میں موجود ہیں۔ آپ کا یہ کارنامہ آپ کو اپنے ہمعصر علماء و مدرسین سے ممتاز کرتا ہے اور یہ خدمات آپ نے لگ بھگ دس سال سرانجام دیں۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کتنے عظیم الشان مدرس و محقق تھے۔ آپ کی تدریسی خدمات 39 سالوں پر محیط ہیں۔ اللہ رب العزت انہیں قبول فرمائے۔ آمین

محکمہ مذہبی امور واوقاف پنجاب میں خدمات:

ڈاکٹر صاحب شہید محکمہ مذہبی امور واوقاف پنجاب میں بھی بطور امام رخطیب خدمات سرانجام دیتے رہے۔ محکمہ اوقاف میں آپ کی تقرری 30 اگست 1976ء کو ہوئی، اور آپ نے مسجد مولوی تاج الدین مغل پورہ کینال بینک لاہور میں فرائض منصبی ادا کرنا شروع کئے۔ دورانِ ملازمت 12 اگست 1981ء سے 27 نومبر 1981ء تک آپ عارضی ضلعی خطیب بھی رہے اور یہ ڈیوٹی آپ نے علامہ مولانا محمد فاضل عباسی کی جگہ دی، جب وہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کیلئے سعودی عرب تشریف لے گئے۔

بعدازاں 1994ء میں آپ کا تبادلہ مرکزی جامع مسجد چوک دالگراں میں ہوا جہاں آپ اپنی ریٹائرمنٹ 2006ء تک رہے۔ آپ کے والد گرامی قبلہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد حسین نعیمی صاحب بھی اسی جگہ محکمہ اوقاف کے خطیب رہے تھے۔ کیونکہ جب 1961ء میں محکمہ اوقاف قائم ہوا تو جامع مسجد چوک دالگراں بھی اوقاف کے زیر اہتمام آگئی تو قبلہ مفتی صاحب ان دنوں وہاں خطیب تھے۔

ڈاکٹر صاحب شہید نے ہمیشہ محکمہ اوقاف کی ترقی کیلئے کوششیں کیں۔

Marfat.com

خانقاہوں، مزاراتِ اولیاء کرام اور درباروں پر خرافات کے ہمیشہ خلاف رہے اور تدریسی وتعلیمی مصروفیات کے باوجود اپنے فرائض منصبی میں کبھی بھی غفلت سے کام نہ لیا۔ ناچیز نے دیکھا کہ سستی وکاہلی کے تو ہمیشہ وہ دشمن رہے۔ تحریک ان کی فطرتِ ثانیہ تھی، ہر وقت چاق وچوبند رہنا ان کی سرشت میں داخل تھا۔

وہ ہستیاں الٰہی کس دیس میں بستیاں ہیں
اب جنکے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

Marfat.com

عظیم قائد کی عظیم تحریکیں

حضرت ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی الازہری شہید نے اپنے عرصۂ حیات میں بہت ساری تحریکات میں حصہ لیا اور متعدد تحریکوں کے قائد مانے گئے اور قوم و ملک کی اصلاح کیلئے عمر بھر مساعیٔ جمیلہ کرتے رہے۔ جب بھی ملک میں دین اسلام کے خلاف کوئی سازش حکومتی یا عوامی سطح پر ہوتی تو آپ سینہ تان کر میدانِ عمل میں نکل آتے اور ایسی پر جوش تحریک چلاتے کہ سازشیوں کو اپنے فیصلے واپس لینا پڑتے۔ نام نہاد روشن خیالوں کا مقابلہ کرنا خوب جانتے تھے۔

دفاعِ اسلام اور تحفظِ ناموس رسالت کے لیے آپ نے وہ عظیم قربانیاں دیں جو رہتی دنیا تک مسلمانانِ عالم کو ہدایت و راہنمائی فراہم کرتی رہیں گی۔ جابر و غاصب اور آمر پرویز مشرف اور اس کی قائم کردہ پٹھو جماعت کو للکارنا ہمیشہ ان کی عظمت میں اضافہ کرتا رہے گا۔ ان کی تحاریک ہمیشہ اصلاحی اور فلاحی ہوتی تھیں۔ ان کو زندگی میں بڑے بڑے مفادات کے سبز باغ دکھائے گئے لیکن انہوں نے ''ابن الوقت'' بننا گوارہ نہ کیا اور نہ ہی علماءِ سوء کی طرح حکمرانوں اور شاہانِ وقت کے در کی ٹھوکریں کھائیں۔ ہمیشہ ان مفادات کو جوتے کی نوک پر رکھا اور اعلاءِ کلمۃ الحق کیلئے زندگی وقف کیے رکھی۔ پاکستان میں نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کیلئے ہمیشہ جدوجہد میں لگے رہے۔

آپ نے اپنی متاعِ حیات میں جن تحاریک میں حصہ لیا ان میں سے چند

Marfat.com

ایک مشہور تحریکیں مندرجہ ذیل ہیں۔

قادیانیت کے خلاف تحاریک:

جامعہ نعیمیہ لاہور سے دودفعہ قادیانیت کے خلاف سربکف ہوکر تحاریک چلائی گئیں۔ جنہوں نے قادیانیوں کو قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ یکم جون 1974ء کو جب اسلامیانِ فیض باغ کے اجتماع میں نشتر میڈیکل کالج کے طلباء پر قادیانیوں نے حملہ کیا تو جامعہ نعیمیہ نے اس کی پرزور مذمت کی۔

اور دوسری دفعہ جب 2 دسمبر 1975ء کو قادیانیوں کے حق میں کچھ فیصلے کئے گئے تو مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمۃ اپنے رفقاء وطلباء کو لے کر میدان میں اترے اور صدر جنرل ضیاء الحق کو مجبور کردیا کہ وہ قادیانی اقلیت پر سختی کریں۔ ان تحاریک میں قبلہ ڈاکٹر نعیمی شہیدؒ اپنے والد کے شانہ بشانہ رہے۔

تحریک نفاذِ نظامِ مصطفےٰ ﷺ: (1969ء)

1969ء میں جب ذوالفقار علی بھٹو نے سوشلزم کا نعرہ بلند کیا تو کئی درباری و سرکاری ملاں بھی اس کے ساتھ ہوگئے اور سوشلزم کے زہر کو اسلام کی جڑوں میں جھونکنے کی کوشش کرنے لگے لیکن ان کو یہ اندازہ نہ تھا کہ اسلام اور کلمہ طیبہ کے نام پر حاصل کئے گئے اس ملک پاکستان میں کچھ ایسے مردانِ جرأت وشجاعت بھی ہیں جن کے ہاں ان کی جان، ان کے مال اور ان کی عزت سے زیادہ عزیز وہ اقدار ہیں جو ان کو ان کے آقا رسول عربی ﷺ سے ملی ہیں اور یہ درویش صفت مردانِ حر اپنی جان تو دے سکتے ہیں مگر اقدارِ اسلامیہ پر ایک آنچ تک برداشت نہیں کر سکتے۔

لہٰذا ایک بار پھر امیر کاروانِ نعیمیہؒ تمام مصلحتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس عزم و ہمت سے باطل کے ساتھ ٹکرائے کہ پوری دنیا کا میڈیا مفتی نعیمیؒ کا گرویدہ ہوگیا۔

Marfat.com

اسی طرح جب کسی اسلام دشمن طاغوتی قوت نے سر اٹھایا تو جامعہ نعیمیہ سے یہی آواز اٹھی کہ ہر بات پہ سمجھوتہ کیا جاسکتا ہے مگر اسلام مخالف کسی منافق کو جوتے کی نوک کے برابر بھی نہیں سمجھا جائے گا۔ اس تحریک میں قبلہ ڈاکٹر صاحب شہید نے اپنی نوعمری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اپنے والد صاحب کے ہمراہ رہے۔

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

تحریک نظامِ مصطفیٰ ﷺ:(1977,1978)

ہمارے پیارے وطن پاکستان کو اسلام کے نام حاصل کیا گیا اور پاکستان کا مطلب کیا ''لا الہ الا اللہ'' اسکا اساسی مقصد قرار پایا۔ مگر افسوس صد افسوس کہ آج 63 سال بیت جانے کے باوجود اسلامیانِ پاکستان اور عاشقانِ مصطفیٰ کو نفاذ شریعت اسلامیہ کی کوئی نوید سننے کو نہیں ملی۔ اس کے باوجود تاریخ کے دامن میں یہ بات شہ سرخیوں کے ساتھ موجود ہے کہ ان 63 سالوں میں وقتاً فوقتاً نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کیلئے کوئی نہ کوئی تحریک چلتی رہی ہے۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی 78-1977ء کی تحریک نظامِ مصطفیٰ ﷺ بھی تھی۔ جس میں بڑے بڑے جید علماء و مشائخ نے حصہ لیا اور کامیابی سے چند قدم کے فاصلے پر پہنچ کر ضیاء الحق (صدرِ پاکستان) کے نفاذ اسلام کے اعلان کے دھوکے میں آ کر اس تحریک کو روک دیا۔

یہ تحریک پاکستان میں چلنے والی بڑی بڑی تحریکوں میں سے ایک ہے۔ حضرت قبلہ ڈاکٹر نعیمی شہیدؒ نے اس تحریک میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ہمیشہ صفِ اوّل میں رہے اور نوجوانانِ ملتِ اسلامیہ کو اس تحریک کا حصہ بننے کیلئے جوش دلاتے رہے اور طلباء و علماء کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔ خدا کرے کہ اس ملک میں نظام مصطفیٰ ﷺ کا

Marfat.com

عملی نفاذ ہو۔

طولِ غمِ حیات سے نہ گھبرا اے جگر
ایسی بھی کوئی شام ہے جس کی سحر نہ ہو

قانونِ ناموسِ رسالت میں ترمیم کے خلاف تحریک:

12 اکتوبر 1999ء کو ایک ڈکیٹیٹر اور غاصب فوجی نے شب خون مار کر وطن عزیز میں جمہوری حکومت کو ختم کر دیا اور عنانِ اقتدار خود سنبھال لی۔ پھر 22 اپریل 2000ء میں اسی بدبخت آمر نے قانونِ توہین رسالت 295C میں ترمیم کرنے کا اعلان کر دیا تو نام نہاد علماء نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملا دی مگر شہید پاکستان ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمیؒ نے فوراً اس کی گرفت کی اور ملک بھر میں جلسے جلوس اور ریلیوں کا انعقاد کیا۔ سب سے بڑا جلوس حضور داتا صاحبؒ کے مزارِ اقدس سے شروع ہو کر اسمبلی ہال پہنچا تو آمریت کے ایوانوں میں کھلبلی مچ گئی۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ پنجاب پولیس عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ و محبانِ رسول ﷺ کو روکنے کیلئے داتا صاحبؒ کی جامع مسجد میں جوتوں سمیت گھس گئی لیکن غلامانِ محبوب کبریا کا یہ کارواں کہاں تھمنے والا تھا۔ یہ کارواں ابھی اسمبلی ہال بھی نہ پہنچا تھا کہ آمر رذیل نے ترمیم کا اعلان واپس لے لیا۔ یوں ڈاکٹر نعیمی شہیدؒ کی شروع کردہ یہ تحریک اپنے منطقی انجام تک پہنچ گئی۔

میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر
لوگ آتے گئے کارواں بنتا گیا

نعلین پاک کی بازیابی کے لئے تحریک:

اسی ڈکیٹیٹر شپ کے دور میں جب عالم اسلام کا عظیم سرمایہ نعلین مصطفیٰ ﷺ بادشاہی مسجد لاہور کی تبرکات گیلری سے چوری ہو گئے تو ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی صاحب علیہ الرحمۃ کی سربراہی میں ان کی بازیابی کے لئے بھرپور تحریک چلائی گئی۔ لیکن مقامِ

Marfat.com

افسوس یہ ہے کہ ابھی تک ان نعلین پاک کا کچھ پتہ نہ چل سکا۔ (بعض افراد کے مطابق یہ نعلین پاک برونائی کے سلطان کو بیچ دیئے گئے تھے) تاہم یہ تحریک اب بھی جاری ہے اور ایک دن ان شاء اللہ اپنی منزل پر پہنچ کر ہی دم لے گی۔ کیونکہ تاخیر کسی ناکامی کا پیش خیمہ نہیں ہوتی۔

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعلِ پاک حضور ﷺ
پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

افغانستان پر امریکی حملہ کے خلاف تحریک:

جب 2001ء میں طاغوتی طاقتوں نے ملکر ایک اسلامی ملک افغانستان پر حملہ کیا تو ڈاکٹر صاحب شہیدؒ نے ''دفاعِ اسلام محاذ'' کے نام سے ایک کمیٹی تشکیل دی اور زبردست تحریک چلائی۔ بعد ازاں جب امریکی فوجوں نے عراق پر حملہ کیا تو آپ نے ایک مرتبہ پھر اسی پلیٹ فارم سے جلسوں، جلوسوں اور ریلیوں کا انعقاد کیا۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ حکومت پاکستان اپنی فوج افغانستان یا عراق بھیجنے سے باز رہی۔ ان تحاریک کی وجہ یہ تھی کہ وہ پورے عالم اسلام کے درد کو اپنا درد سمجھتے تھے۔ بقول شاعر

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے جو کانٹا کابل میں
تو ہندوستاں کا ہر پیر و جواں بے تاب ہو جائے

گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کے خلاف تحریک:

جب 2006ء میں ڈنمارک اور دیگر غیر مسلم ممالک کے اخبارات نے خبث باطن کا مظاہرہ کرتے ہوئے پیغمبر اسلام ﷺ کے گستاخانہ خاکے (Cartons) شائع کیے تو جہاں پورا عالم اسلام سراپا احتجاج بن گیا۔ وہاں دارالعلوم جامعہ نعیمیہ اور اس کے ناظم اعلیٰ قبلہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہیدؒ بھی کسی حوالے سے پیچھے نہ رہے۔ آپ نے ''تحفظ ناموس رسالت محاذ'' کے پلیٹ فارم سے ملک بھر میں جلسے جلوسوں کا انعقاد کیا اور

Marfat.com

خاکوں کے ذمہ داران کے خلاف سخت ایکشن کا مطالبہ کیا۔ درباری ملاؤں نے ناموسِ رسالت جیسے اہم مسئلے پر بھی سکونت اختیار کیا ہوا تھا۔

14 فروری 2006ء کو آپ نے داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے دربار سے اسمبلی ہال تک فقید المثال اور عظیم الشان تاریخی جلوس نکالا۔ جس میں زندہ دلانِ لاہور نے غیرتِ ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے بھرپور شرکت کی۔ مرد، بچے، بوڑھے، جوان حتیٰ کہ خواتین نے بھی اس جلوس میں حصہ لیا مگر افسوس بے دین حکمرانوں نے عاشقانِ رسول ﷺ کے خلاف مقدمات قائم کئے اور سینکڑوں غلامانِ مصطفیٰ ﷺ کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا۔

اس عرصے میں 10 مارچ 2006ء سے 19 مئی 2006ء تک حضرت ڈاکٹر صاحب شہید موصوف نے بھی قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ خواجہ سعد رفیق (ایم این اے) اور سید زعیم قادری (ایم پی اے) بھی آپ کے ساتھ رہے۔ آپ کے خلاف دہشت گردی کے متعدد مقدمات قائم ہوئے تاہم آپ عدم ثبوت کی بناء پر باعزت بری ہو گئے۔ جیل سے رہائی کے بعد آپ نے ایک عظیم الشان جلوس کی شکل میں میانی صاحب قبرستان میں شہید ناموس رسالت غازی شہید رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پُرانوار پر حاضری دی اور سامعین و حاضرین سے مختصر سا خطاب کیا۔ ان کے وہ سنہری الفاظ آج بھی میرے کانوں میں گونج رہے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

> ”غازی صاحب! ہم آپ کے مشن کو لیکر چلیں گے۔ جب تک ہمارے جسم میں جان ہے ہم ناموس رسالت پر آنچ نہ آنے دینگے اور آج ہم عہد کرتے ہیں کہ ناموس رسالت کیلئے ہم اپنی جانیں قربان کر دیں گے۔“

Marfat.com

نماز اچھی ، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک میں کٹ مروں خواجۂ بطحا کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

اتحادِ ملت کے لئے آپ کی کاوشیں:

شہیدِ ملت اسلامیہ حضرت قبلہ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی الازہری علیہ الرحمۃ اپنی ساری زندگی اتحادِ اہلسنّت کیلئے بالخصوص اور مسلمانانِ عالم کے اتحاد کیلئے بالعموم کوشاں رہے۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی یہ ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کے آخری ایام اہلسنّت و جماعت کو متحد کرنے کیلئے دن رات ایک کر دیا اور ملک بھر میں علماء و مشائخ کے کنونشنز، کانفرنسیں، جلسے اور میٹنگیں منعقد کیں جو مخالفین کو راس نہ آئیں۔ اتحاد اہلسنّت ان کی زندگی کا ایک عظیم مقصد تھا۔ وہ علماء کرام کے آپس کے اختلافات کو ختم کرنے پر زور دیا کرتے تھے اور مشائخ عظام کو خانقاہوں سے نکل کر میدان عمل کی تلقین کیا کرتے تھے۔ یہ آپ ہی کا خاصا تھا کہ آپ ہمیشہ اتفاق و اتحاد کا درس دیتے رہے۔

درس و تدریس اور ایک عالم دین ہونے سے ہٹ کر اگر ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی کی نجی زندگی پر ایک نظر ڈالیں تو وہاں ایک ہمدرد، مونس، غمخوار شوہر اور شفیق باپ نظر آتا ہے۔ بقول آپ کے صاحبزادہ علامہ ڈاکٹر راغب حسین نعیمی کے

''آپ ایک انتہائی شفیق باپ ،انتہائی لائق اور قابل قدر استاذ اور عوام اہلسنّت کے محبوب قائد تھے' اپنی فیملی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ آپ کے بچے بلا جھجک اپنا مسئلہ آپ کو بتا دیا کرتے تھے۔ جامعہ کے طلباء سے اپنے بچوں کی طرح سلوک روا رکھتے تھے۔ اس کے علاوہ جامعہ کے اساتذہ کا بھرپور احترام

Marfat.com

کرتے اور ان سے ہر ممکن تعاون فرماتے جبکہ جامعہ نعیمیہ کا نظام وہ سینئر اساتذہ اور احباب کی مشاورت سے چلاتے تھے۔ المختصر وہ ایک گوہرِ نایاب اور بڑی فہم وفراست کے مالک تھے۔"

ڈاکٹر صاحب کی شہادت جس کے بارے میں اُن کے لاکھوں عقیدت مندوں کو شکوہ ہے کہ ابھی تک حکومت علامہ صاحب کے قاتلوں کو گرفتار نہیں کر پائی۔ اس موضوع پر آپ کے صاحبزادہ علامہ ڈاکٹر راغب حسین نعیمی کا کہنا ہے کہ

میرے والدِ گرامی کی شہادت اختیاری تھی وہ اگر چاہتے تو اپنے لئے محافظ رکھ سکتے تھے۔ ان کے ایک اشارے پر پنجاب حکومت ان کیلئے سیکورٹی کا انتظام کر سکتی تھی مگر ڈاکٹر صاحب نے دوست احباب کی طرف سے محافظوں کی پیشکش یہ کہہ کر قبول نہ کی کہ جب موت کا وقت ہو تو محافظ بھی اسے نہیں روک سکتا۔

ایک بار شہید پاکستان علیہ الرحمۃ فرمانے لگے کہ:

"جب تک زندہ ہوں میرے لئے اللہ عزوجل اور اس کا رسول (ﷺ) ہی کافی ہیں۔ جب موت آنی ہے تو آکر رہے گی، اسے کوئی ٹال نہیں سکتا۔"

آپ نے جیسا فرمایا تھا اور پھر ویسا ہی ہوا۔ 12 جون 2009ء کو جب آپ نماز جمعہ کے بعد اپنے شاگردوں اور عقیدت مندوں کے ساتھ اپنے حجرے میں تشریف فرما تھے اور اُن سے دین اسلام کے حوالے سے مختلف موضوعات پر گفتگو ہو رہی تھی۔ ایسے میں غافل سیکورٹی والوں کی غفلت اور لاپروائی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک خودکش حملہ آور وہاں پہنچنے میں کامیاب ہو گیا اور اسی خودکش حملے کے نتیجہ میں نہ صرف

Marfat.com

ڈاکٹر علامہ محمد سرفراز نعیمی شہادت کے عظیم مرتبے پر فائز ہوئے بلکہ آپ کے ساتھ تشریف فرما نعیمین ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری اور اے ٹی آئی پنجاب یونیورسٹی کے ناظم اعلیٰ حافظ عبدالرحمٰن نعیمی اور تین طلبا حافظ محمد اکمل، حافظ محمد ارشد اور حافظ محمد اسماعیل بھی راہ خدا میں قربان ہو گئے۔

ڈاکٹر صاحب۔۔۔ایک ہر دلعزیز شخصیت:

ڈاکٹر صاحب کی ہر دلعزیزی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان کی شہادت پر اپنے اور پرائے سبھی غمناک نظر آئے۔ ان کی شہادت کے اگلے روز پورے پاکستان میں ہڑتال کی گئی پنجاب میں سرکاری سطح پر تعطیل کا اعلان کیا گیا۔ ہر مکتبۂ فکر کے علماء کرام، مشائخ، اہل سیاست اور ارباب علم و دانش نے آپ کی شہادت کے سانحۂ دلخراش کی بھرپور مزمت کی۔ ڈاکٹر صاحب کو پورے سرکاری اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کیا گیا۔ آپ کی نماز جنازہ میں خوف و ہراس اور سخت سکیورٹی انتظامات کے باوجود ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ خواص و عوام کا ایک ہجوم ناصر باغ لاہور میں امنڈ آیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کے پاس کسی بڑی مذہبی یا سیاسی جماعت کا کوئی منصب تو نہیں تھا لیکن وہ پس منظر میں رہ کر نہ صرف مختلف جماعتوں کو متحد کرنے میں کامیاب ہوئے بلکہ انہیں راہِ عمل بھی دکھائی اور ارفع مقاصد کیلئے متحرک بھی کیا۔

آپ کی شہادت کے اگلے ہی روز کالعدم تحریک طالبان پاکستان نے جامعہ نعیمیہ میں ہونیوالے خودکش حملہ کی ذمہ داری قبول کر لی۔ جس سے یہ تاثر پختہ ہو گیا کہ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی شہید علیہ الرحمۃ پر قاتلانہ حملہ ان کے اس جرم کی پاداش میں کیا گیا جو انہوں نے دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خلاف حکومت کے آپریشن کی حمایت کی صورت میں کیا تھا۔ یہ بھی کہا گیا کہ ڈاکٹر صاحب شہید چونکہ خودکش حملوں کو حرام قرار دے چکے تھے اس لئے کالعدم تحریک طالبان نے انہیں اسی حق گوئی اور حب الوطنی کی یہ

Marfat.com

سزا دی ہے۔(حالانکہ یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے کہ خودکش حملوں کو حرام قرار دینے کا فتویٰ صرف ڈاکٹر صاحب شہید نے ہی نہیں دیا تھا بلکہ تمام مکاتب فکر کے 50 سے زائد جید علماء کرام کی طرف سے یہ اجتماعی فتویٰ جاری کیا گیا تھا۔ جہاں تک ملاکنڈ ڈویژن میں جاری فوجی آپریشن کا تعلق ہے تو اس کی حمایت بھی صرف ڈاکٹر صاحب نے نہیں کی تھی بلکہ کئی علماء کرام اور مشائخ کی طرف سے اسی حکومتی اور فوجی اقدام کی تائید کا اعلان کیا گیا تھا۔)

اگر یہاں پر شہید پاکستان کی تمام صفات کا مختصر تذکرہ بھی کرنے لگیں تو شاید کتاب کے سینکڑوں صفحات بھی اس کے متحمل نہ ہوسکیں۔ آپ ان صفاتِ عالیہ کا وہ نادر نمونہ تھے جو اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندے میں دیکھنا چاہتا ہے۔ آپ بہت اچھے منصوبہ ساز اور مدبر تھے۔۔۔ تحریک اور تنظیم آپ کا مشغلہ تھا۔۔۔ خلوص اور محبت آپ کا اخلاق تھا۔۔۔ عاجزی آپ کا شیوہ اور سادگی آپ کا شعار تھی۔۔۔ آپ دلنواز بھی تھے اور سرفراز بھی۔۔۔ آپ کلام تھوڑا اور کام زیادہ کرتے تھے۔۔۔ تقریر مختصر اور تاثیر پیش تر تھی۔۔۔ قد چھوٹا مگر کردار بڑا تھا یا یوں کہہ لیجئے کہ قامت چھوٹی مگر استقامت بڑی تھی۔۔۔ لہجہ نرم مگر نظریہ گرم تھا۔۔۔ آپ صاحبزادہ تھے مگر آپ میں صاحبزادگی نہیں تھی۔۔۔ خواجہ تھے مگر ان میں خواجگی نہیں تھی۔۔۔ آپ کارکن کے روپ میں قائد اور خادم کے روپ میں مخدوم تھے۔۔۔ آپ کو بہت سے معاملات میں ید طولیٰ ہی حاصل نہ تھا بلکہ ایک ہی دن میں کئی پروگرامز میں بروقت حاضری کیلئے قدم طولیٰ بھی رکھتے تھے۔۔۔ انہیں گیلی لکڑیوں میں آگ لگانا بھی آتا تھا اور جلتے خرمن کی آگ بجھانا بھی آتا تھا۔۔۔

سرورِ کونین حضرت محمد ﷺ کی والدہ محترمہ کی قبر شریف پر سانحہ ابوا شریف کی تحریک ہو یا 295-C کی حفاظت کا معاملہ ہو۔۔۔ ڈنمارک کے توہین آمیز خاکوں کا

Marfat.com

مسئلہ ہو یا قرآن وسنت سے متصادم نسواں بل کا معاملہ ہو۔۔۔ زلزلہ زدگان کی بحالی کا مسئلہ ہو یا چیف جسٹس آف پاکستان کی بحالی کا مسئلہ ہو۔۔۔ مدارس اہلسنّت کا تعلیمی و نصابی معاملہ ہو یا نعلین شریف کی بازیابی کا معاملہ ہو۔۔۔ سنّی اتحاد کی بات ہو یا سنی حقوق کا محاذ ہو۔۔۔ ہر موقع پر، ہر قدم پر، آپ نے ایک مومن اور مجاہد کا کردار ادا کیا بقول اقبالؒ ۔

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

شہید پاکستان ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی کی شخصیت اور کردار کو جس پہلو سے بھی پرکھا جائے وہ سب سے منفرد اور جدا نظر آتے ہیں۔ اگرچہ آپ ایک دینی رہنما تھے مگر شہر لاہور کی ادبی، تہذیبی، تاریخی اور ثقافتی انجمنوں اور تقریبات کی رونق تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ڈاکٹر صاحب کو ہر قسم کی تقریبات میں مدعو کیا جاتا تھا۔ جہاں وہ اپنے بے پایاں علم کی بدولت اپنے سامعین و حاضرین کو حیرت میں ڈال دیا کرتے تھے۔ آپ کا انداز خالصتاً عوامی تھا۔ سادگی کا یہ عالم تھا کہ امیر و غریب پڑھا لکھا اور ان پڑھ ہر طرح کا شخص اپنی کسی مشکل یا الجھن کے حل کیلئے آپ تک رسائی حاصل کر لیا کرتا تھا اور جب وہ ڈاکٹر صاحب سے مل کر جاتا تھا تو یوں لگتا تھا کہ جیسے وہ اپنی تمام پریشانیاں اور مصائب پیچھے چھوڑ آیا ہو۔

شہید پاکستان مفتی محمد سرفراز نعیمی اس اعتبار سے سارے علماء کرام سے مختلف تھے کہ انہوں نے اپنے اور عوام کے درمیان کوئی فاصلہ اور کوئی خلیج نہیں حائل کر رکھی تھی۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ اخبار میں کسی تنظیم ادارے یا اخبار کے کارکن یا اس کے کسی عزیز کی وفات کا پڑھا تو خود پتہ معلوم کر کے وہاں تعزیت کیلئے چلے جاتے اور مرنے والے کے لواحقین کو کچھ اس انداز میں حوصلہ دیتے کہ ان کا غم بہت حد تک کم ہو جاتا تھا۔

Marfat.com

آپ کی طبیعت سادہ' مزاج درویشی اور کردار مومن کا تھا۔ آپ علم کا ایک ایسا عمیق اور وسیع سمندر تھے جہاں سے علم کے پیاسے فیض حاصل کرتے تھے۔

فقہ وحدیث پڑھاتے ہوئے آپ مسائل اور احادیث کی تشریح اس انداز سے کرتے کہ بات دل کی گہرائی تک اتر جاتی اور طلباء عش عش کر اٹھتے۔ دقیق ترین مسائل کو نہایت سادہ، آسان اور عام فہم انداز میں بیان کر دیتے۔ بعض اوقات وہ مزاح سے بھی کام لیتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حس ظرافت ومزاح کا وافر حصہ آپ کو ودیعت کر رکھا تھا۔ یہ بات ناچیز کے مشاہدے میں آئی کہ وہ ہر مسئلہ کی پہلے مثال کے ذریعے وضاحت کرتے بعد ازاں کتاب سے ترجمہ وتشریح کرتے۔ آپ اپنی کلاس میں طلباء وتلامذہ کی حاضری یقینی بناتے۔ غیر حاضر طلباء کو اتنے شفقت بھرے اور شیریں انداز میں نصیحت فرماتے کہ پھر کبھی وہ غیر حاضر نہ ہوتے غرضیکہ

سمجھا کے پستیاں میرے اوجِ کمال کی
اپنی بلندیاں وہ دکھا کر چلے گئے

آپ علیہ الرحمۃ کے قلمی جواہر پارے:

ہمارے ممدوح نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود قلمی خدمات بھی سرانجام دیں۔ آپ کی تصانیف مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ الاکتساب فی الرزق المستطاب کا اُردو ترجمہ

۲۔ خالصۃ الحقائق لمافیہ من اسالیب والدقائق (عربی) دو جلد

۳۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فقہی بصیرت

۴۔ ڈاکٹر طٰہٰ حسین کی عالمانہ اور ادبی خدمات

۵۔ آپ نے 1996ء، 1997ء اور 1998ء میں روزنامہ جنگ میں "نشانِ راہ" کے عنوان سے تین سال مسلسل کالم بھی لکھے۔ جن میں آپ نے انتہائی

Marfat.com

اچھوتے انداز میں معاشرتی، مذہبی، اقتصادی، ثقافتی، قانونی، فقہی اور حکومتی سطح پر پیش آمدہ مسائل کیلئے ملّی اور دینی جذباتِ محبت سے سرشار ہو کر نوکِ قلم کا استعمال کیا۔

یہ کالم اب ''نشانِ راہ'' کے عنوان سے کتابی شکل میں چھپ کر مارکیٹ میں آچکے ہیں۔

۶۔ جامعہ نعیمیہ کے ترجمان رسالہ ماہنامہ ''عرفات'' میں آپ نے عرصہ دراز تک کالم اور مضامین لکھے۔ جن کے ذریعے ملک وقوم کی راہنمائی کی۔

۷۔ آپ کے ہزاروں مقالے قومی اور بین الاقوامی سطح پر مختلف محافل وتقریبات اور کانفرنسوں میں پڑھے گئے۔

۸۔ آپ نے تبلیغ کیلئے مختلف ممالک کے دورے بھی کیے۔ جن میں ایران، بھارت، مصر، سعودی عرب، کینیا، چاڈ، یونان، لیبیا، مالٹا اور متحدہ عرب امارات شامل ہیں۔ ان دوروں میں آپ نے مختلف اداروں میں لیکچرز اور انٹرویوز دیئے اور مقالے پڑھے۔

آپ کے ان تمام کالموں، مضامین اور مقالوں کو جمع کیا جارہا ہے جو عنقریب زیورطبع سے آراستہ ہو کر دستیاب ہوں گے۔ آپ کے کارناموں کی بدولت تا قیام قیامت آئندہ نسلیں آپ کو یاد رکھیں گے۔ گویا کہ

زمیں پہ جب کوئی افتاد تازہ سر اٹھائے گی
ہماری جرأتوں کی داستانیں جگمگاؤ گے

ہم ایسے لوگ یارو آئے دن پیدا نہیں ہوتے
پھرو گے ڈھونڈتے لیکن ہمیں ہرگز نہ پاؤ گے

عبدالستار عاصم

Marfat.com

کیا سرفراز نعیمیؒ کا لہو بھی!

جمعۃ المبارک کا دن تھا اور مسجد نبوی ﷺ کے دالان ہجوم عاشقان سے چھلک رہے تھے۔ فجر کی نماز کے بعد جب میں ایک گوشے میں بیٹھا روضۂ رسول اور کبھی عاشقانِ رسول ﷺ کی طرف دیکھ رہا تھا تو طرح طرح کے خیالات قلب و ذہن میں مچلنے لگے تھے۔

مجھے اصحابِ صفہ یاد آ گئے تھے جو بارگاہِ رسالت سے کسبِ فیض کے لیے جانے کہاں کہاں سے یہاں آئے تھے۔ انہیں حضور ﷺ سے اور حضور ﷺ کو ان سے کیسی محبت تھی کہ داستانیں چھوڑ گئی۔ ان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ فرماتے ہیں: "میں نے 70 ایسے افراد کو دیکھا کہ ان کے کپڑے ان کی رانوں تک نہیں آتے تھے جب نماز پڑھتے تھے اور رکوع میں جاتے تھے تو کپڑوں کو اپنے ہاتھوں سے سمیٹ لیتے تھے کہ پردہ دری نہ ہو۔ ایک دوسرے سے یوں جڑ مل کر بیٹھتے تھے کہ ایک کے ذریعے دوسرے کی پردہ پوشی ہوتی رہے۔ کئی بھوک اور ضعف سے دورانِ نماز گر جاتے۔

ایک دن حضور ﷺ سے عرض کیا: " کچھ کھانے کو نہیں ملتا، کھجوروں نے ہمارے پیٹ جلا دیئے ہیں"۔ حضور ﷺ نے خاموشی اختیار کی لیکن دل ہی دل میں کہا: " تمہیں کیا خبر، ایک یا دو مہینے سے رسول (ﷺ) کے گھر میں دھواں نہیں اٹھا۔

Marfat.com

صرف پانی اور کھجور پر بسر ہے"۔

پھر مجھے اپنے ہاں کے وارثانِ منبر و محراب، واعظانِ خوش کلام، صاحبانِ جبہ و دستار اور سفیرانِ دعوت و ارشاد کا خیال آیا جو دنیا کے ہو کر رہ گئے ہیں اور جن کا کرّ و فر بڑے بڑے اہل دولت و حشمت کو شرماتا ہے۔

جمعہ کے وقت ہجوم بے کراں سمندر بن چکا تھا، بصد مشکل سیڑھیاں چڑھ کر بالائی منزل کے برآمدے تک پہنچ پایا۔ امام مسجد نبوی خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ مجھے اپنے فون پر ایک پیغام موصول ہوا کہ:

"لاہور میں بم دھماکہ، ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید ہو گئے"۔

میرے دل میں درد کی ایک لہر سی اٹھی اور آپ ہی آپ آنکھوں سے اشک جاری ہو گئے۔ نماز تمام ہوئی، میں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے، اللہ اس پاکباز شہید کے درجات بلند فرما، اسے اس مقام بلند سے نواز جو سچے عاشقانِ رسول ﷺ کے لیے مخصوص ہے۔ اسے دربارِ رسالت ﷺ کے خادمان میں شمار فرما۔ مغرب کے بعد میں نے روضۂ رسول ﷺ پر حاضری دی اور شہید کی روح کا سلام پہنچایا۔ جالیوں سے آتی ٹھنڈی معطر ہوا کے ایک جھونکے نے کہا:

"وہ ہمارے حلقۂ نور میں پہنچ چکا ہے۔"

علماء کے قتل کا سلسلہ ایک مدت سے جاری ہے۔ ہر مسلک اور ہر مکتب فکر اپنے شہداء کی فہرست رکھتا ہے لیکن سرفراز نعیمی تو ایک صلح کل شخص تھا۔ میں نے کبھی اس کی زبان سے کوئی تلخ جملہ، کوئی تند و تیز لفظ اور کوئی ناتراشیدہ تبصرہ نہیں سنا۔ ایک خاص مسلک کا ترجمان اور سرکردہ نمائندہ ہونے کے باوجود اس کی گفتگو میں دوسروں کے لیے ملائمت اور نرمی تھی۔ وہ دینی تعلیم کے علاوہ جدید دنیوی تعلیم سے بھی آراستہ تھے۔ حافظ قرآن ہونے کے ناطے ان کا سینہ انوار کا خزینہ تھا۔ وہ توپ، تلوار، بندوق اور کلاشنکوف

Marfat.com

جیسی چیزوں سے نا آشنا تھا۔ وکالت کی ڈگری بھی لے رکھی تھی اور دلیل پر یقین رکھتا تھا۔ اس کے لہجے میں عالمانہ تفاخر کی رمق تک نہ تھی، وہ گھن گرج کا آدمی تھا ہی نہیں، ساون کی بارشوں کے خروش کے بجائے وہ دسمبر کی رم جھم جیسا تھا جو پھوار کی طرح برستی اور دلوں کو نہال کر جاتی ہے۔

مجھے دوبار جامعہ نعیمیہ کی تقریبات میں جانے کا موقع ملا۔ ڈاکٹر صاحب سے کئی ملاقاتیں رہیں۔ کم از کم تین بار وہ میرے گھر تشریف لائے، وہ جب بھی کسی تقریب کے لیے بلاتے تو پہلے ٹیلی فون کرتے پھر باضابطہ دعوت نامہ بھجواتے اور پھر خود تشریف لاتے۔ میں ہر بار کہتا کہ ڈاکٹر صاحب فون ہو گیا، دعوت نامہ آ گیا، اب آپ کیوں زحمت فرماتے ہیں لیکن وہ لطافت میں ڈوبا ایک ہی جملہ فرمایا کرتے:

"اس بہانے آپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہو جائے گا۔"

میں نے کبھی انہیں چمکتی دمکتی عالی نسب گاڑی پر نہیں دیکھا۔ ہمیشہ ہی پرانے ماڈل کی چھوٹی سی گاڑی پر ہوتے جو کئی کئی ہچکیاں لینے کے بعد اسٹارٹ ہوتی تھی۔ ہمارے جید علماء کرام میں سے شاید ہی کوئی ایسی گاڑی میں بیٹھنے کی خجالت برداشت کرے۔ انہوں نے موٹر سائیکل رکھا ہوا تھا۔ میں نے خود ایک بار انہیں موٹر سائیکل پر سوار دیکھا۔ وہ ان خرخشوں سے بے نیاز تھے، ان کے لباس میں بھی کوئی فقیرانہ سادگی تھی۔ نہ جبہ، نہ عمامہ، نہ کلاہ، نہ دستار، کوئی واقف نہ ہو تو قیاس نہیں لگا سکتا تھا کہ یہ مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ہمارے ہاں بڑے باپوں کی اولاد چھوٹی اور ہلکی نکلی لیکن مولانا محمد حسین نعیمی کی روح آسودہ ہو گی کہ ان کا بیٹا سرفراز شہادت کے منصب عظمیٰ پر فائز ہو کر انہیں بھی سرفراز کر گیا۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی محنت اور مشقت کرنے والے شخص تھے۔ انہوں نے بھرپور

Marfat.com

ریاضت سے نہ صرف اپنے عظیم والد کی علمی وراثت کو سنبھالا بلکہ اس میں گراں قدر اضافہ بھی کیا۔ایک بار انہوں نے مجھے جامعہ کا تفصیلی دورہ بھی کرایا تھا۔مجھے حیرت ہوئی تھی کہ اس عظیم کام کے لیے ڈاکٹر صاحب وقت کہاں سے نکالتے اور وسائل کیسے فراہم کرتے تھے۔

مدینہ منورہ میں قیام کے دوران علامہ اقبال کا ایک شعر مسلسل میرے ساتھ ساتھ رہا۔کبھی خیال میں، کبھی ہونٹوں پر

تو اے مولائے یثرب آپ میری چارہ سازی کر
میری دانش ہے افرنگی، میرا ایماں ہے زنّاری

بلاشبہ ہماری سوچ مغرب زدہ ہے اور ہمارا ایمان شرک و بت پرستی میں لت پت ہے۔ایسے میں صرف حضور ﷺ کی نگاہ کریم ہی دلوں کی دنیا بدل سکتی اور سوچ کو روشنی عطا کرسکتی ہے۔مولائے یثرب کی چارہ سازی کے بغیر نہ علم کسی کام کا نہ حکمت و دانش سے کچھ حاصل۔ڈاکٹر سرفراز نعیمی یقیناً مولائے یثرب کے دامانِ رحمت کے سائے تلے تھے۔عشق رسول ﷺ ان کا سب سے بڑا سرمایہ تھا۔رسالت مآب ﷺ کے خاکوں کا مسئلہ اٹھا تو سرفراز نعیمی، احتجاج کے سب سے بڑے پرچم بردار تھے۔انہیں قید بند سے بھی گزرنا پڑا لیکن ہمیشہ ثابت قدم رہے۔نواز شریف کے خاندان سے تعلق کے باعث انہیں مشرف حکومت کی طرف سے دباؤ کا بھی نشانہ بننا پڑا۔وہ سرکار دربار کے آدمی نہیں تھے۔چاہتے تو میاں صاحب سے ٹکٹ مانگ کر قومی اسمبلی یا سینٹ میں پہنچ جاتے لیکن کبھی اس کی آرزو نہ کی۔جامعہ نعیمیہ کی دیکھ بھال اور اس کا فروغ، ان کی بڑی ترجیح رہی۔اتحاد بین المسلمین کے لیے وہ ہمیشہ سرگرم رہے۔اتحاد تنظیماتِ مدارس دینیہ کے فورم سے بھی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔نفرتوں کے کاروبار سے ناآشنا تھے۔

ان کی زندگی کے آخری ایام سے اندازہ ہوتا ہے کہ جیسے بہت دور سے ان کا

Marfat.com

محبوب انہیں بلا رہا تھا اور انہیں اپنے لہو میں نہا کر قبائے شہادت پہننے کی جلدی تھی۔

بیت اللہ کا ایک طواف ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی روح پاک کی نذر کرنے کے بعد مقامِ ابراہیم کے سامنے آبِ زمزم پیتے ہوئے میں سوچ رہا تھا:

" کیا اس مردِ درویش کا لہو بھی رخِ پاکستان کا غازہ نہیں بن سکے گا؟؟؟"۔

(عرفان صدیقی)

روزنامہ جنگ۔ 20 جون 2009ء

Marfat.com

عصر حاضر کا بے مثل مفکر اور لاثانی مبلغِ اسلام

دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں جو سب کی آنکھوں کا تارا ہو، اگر کوئی شخص ان سا ہے تو اسے اخلاص کی دولت حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہیے کیونکہ ہر ایک کو خوش رکھنے والا حق گو کبھی نہیں ہو سکتا۔۔ وہ شاہراہِ منافقت پر گامزن ہے۔

ہمارے ممدوح حضرت ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی رحمہ اللہ کی ظاہری حیات میں یقیناً ان سے اتفاق کرنے والے بھی تھے اور اختلاف کرنے والے بھی، لیکن اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ وہ ایک کھرے، سچے اور سُچے انسان تھے۔ مخالفت بھی ڈنکے کی چوٹ پر کرتے اور موافقت بھی سرعام کرتے تھے۔

حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم و مغفور کا یہ طرۂ امتیاز تھا کہ جو حق گوئی کے بے شمار دعوٰی داروں سے ان کو ممتاز کرتا ہے۔

راقم (محمد صدیق ہزاروی) کو بے شمار مواقع پر ان کی رفاقت حاصل رہی۔ سفر میں بھی رہی اور حضر میں بھی، علمی اور تنظیمی اجلاسوں میں بھی رفاقت رہی اور سفر میں بھی۔ ان مواقع پر ان کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا، ان کی رفاقت بے مثال، ان کی سادگی عدیم المثال اور ان کی تواضع لاثانی تھی۔

راقم نے ان کے ساتھ اسلام آباد کی طرف کئی علمی اور تنظیمی پروگراموں کے لیے سفر کیا۔ دارالعلوم غوثیہ بھیرہ شریف میں سلور جوبلی میں شرکت کے بعد واپسی کا سفر

Marfat.com

اکٹھا کیا۔ مظفر آباد میں تنظیم المدارس کے کنونشن میں شرکت کے لیے لاہور سے ان کی رفاقت میں سفر کیا۔

لاہور میں تنظیم المدارس کے علاوہ دیگر کئی فکری، علمی ، ادبی تنظیموں کے پروگراموں میں ہم اکٹھے ہوئے۔ سفر کے دوران جہاں چائے وغیرہ کے لیے پڑاؤ ہوتا تو وہ خود کاؤنٹر پر تشریف لے جاتے اور خود اپنے ہاتھوں سے کھانے پینے کی اشیاء اور چائے اٹھا کر لاتے۔

بھیرہ سے واپسی پر حضرت علامہ صاحبزادہ رضائے مصطفیٰ کی گاڑی پر ہم اکٹھے لاہور کے لیے روانہ ہوئے۔ راستہ میں ایک پٹرول پمپ پر غالباً نماز کے لیے رُکے اور اس کے بعد وہاں بیٹھ گئے تو دیکھا ڈاکٹر صاحب، مونگ پھلی اور چائے لئے آرہے ہیں۔

عام حالات میں یہ بات معمولی سمجھی جاتی ہے لیکن جب ایک عظیم المرتبت کی علمی شخصیت کا لخت جگر اور خود قدیم وجدید علوم کا حسین امتزاج شخص ہو تو یقیناً آج کی دنیا میں اس کا یہ انداز تعجب خیز ہوتا ہے۔

راقم کے ساتھ حضرت ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی رحمہ اللہ کا قلبی لگاؤ تھا۔ اگرچہ میں اپنی مصروفیات اور طبیعت کی وجہ سے اعتدال کی راہ پر ہی چلتا رہا، نہ زیادہ قریب رہا اور نہ دُور لیکن آپ مجھ پر بھرپور اعتماد کرتے تھے اور جب مختلف مکاتب فکر کی یکجہتی کے حوالے سے مشترکہ پروگرام ہوتا تو وہ راقم الحروف کو دعوت دیتے اور راقم ان کے سامنے انکار کی مجال نہ رکھتا۔

ملی مجلس شرعی کے قیام کے وقت انہوں نے دعوت دی۔ راقم حاضر ہو گیا بلکہ یہ نام راقم کی تجویز تھی لیکن بعد میں، عرض کیا کہ اس وقت آپ اکیلے تھے میں حاضر ہو گیا۔ میں اپنے مزاج کے مطابق ان مشترکہ پروگراموں سے دور رہنا پسند کرتا ہوں اور

Marfat.com

اس سلسلے میں آپ کے ساتھی حضرت مولانا مفتی محمد خان قادری چونکہ اس وقت عمرہ کے لیے گئے ہوئے تھے اور میرے لیے آپ کے ساتھ اہلسنّت کی نمائندگی ضروری تھی، حاضر ہوگیا، اب مفتی صاحب تشریف لے آئے ہیں لہٰذا اب میری ضرورت نہیں ہے۔

لاہور میں جب کسی پروگرام میں اکٹھے ہوتے تو ڈاکٹر صاحب اس فقیر کو اپنے موٹر سائیکل پر گھر تک چھوڑنے تشریف لاتے۔

بعض اوقات راقم پر کچھ آزمائش کا دور آیا تو ڈاکٹر صاحب نے ایسے وقت میں بہت زیادہ حوصلہ افزائی فرمائی۔ جب راقم کو اسلامی نظریاتی کونسل کا ممبر نامزد کیا گیا تو ڈاکٹر صاحب نے اخبار میں خبر پڑھتے ہی فوراً فون پر مبارکباد پیش کی۔ بعض حوادثات ڈاکٹر صاحب کے لیے پریشان کن ہوتے تو آپ راقم سے ضرور تذکرہ کرتے، اس ضمن میں اس بات کو منظر عام پر لانا بہت ضروری ہے کہ آپ جامعہ نظامیہ رضویہ اور جامعہ نعیمیہ (ان دونوں عظیم علمی مراکز) کے درمیان یگانگت، اتحاد، اتفاق اور اعتماد کے لیے خواہاں تھے۔

شہید پاکستان علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز احمد نعیمی رحمہ اللہ کا دوسرا عظیم وصف حق گوئی تھا اور حق بات کے لیے بڑے سے بڑے خطرہ کی پرواہ نہ کرتے تھے اور کوئی لالچ آپ کو راہِ حق سے ہٹا نہ سکی۔

چند سال قبل جب امریکہ اور اس کے حواریوں کے اشارے پر مدارسِ دینیہ کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا کیا گیا تو جامعہ فریدیہ اسلام آباد میں تمام مکاتب فکر کے مدارس کا بہت بڑا کنونشن ہوا، جس میں قاضی حسین احمد، حافظ حسین احمد، ساجد نقوی، سمیع الحق وغیرہ ہر جماعت کی قیادت جمع تھی، اس موقع پر اہل سنت و جماعت کی نمائندگی حضرت علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی رحمہ اللہ، حضرت علامہ سیّد ضیاء الحق شاہ صاحب اور راقم نے کی اور خطابات کے لیے لیکن اس وقت سب سے زیادہ پرجوش خطاب جناب

Marfat.com

ڈاکٹر صاحب کا ہوا جسے تمام مکاتب فکر کے علماء نے تسلیم کیا۔ سابق صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کی روشن خیالی کے خلاف وہ ہمیشہ سینہ سپر رہے۔

حضرت علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی رحمہ اللہ کا ایک طرۂ امتیاز یہ بھی تھا کہ آپ کیدل میں دین اسلام کے فروغ کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور اس سلسلے میں آپ قیادت کا فریضہ انجام دیتے تھے۔ اہلسنّت و جماعت کی تمام مذہبی، سیاسی تنظیموں کے لیے آپ نے جامعہ نعیمیہ کے دروازے کھلے رکھے ہوئے تھے۔

عام طور پر دیکھا گیا کہ جب کوئی سنی عالم دوسرے مکاتب فکر کے ہاں جاتا ہے، ان کے ساتھ اشتراک عمل کرتا ہے تو اس کے دل میں نرم گوشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن جناب ڈاکٹر صاحب ان معدودے چند علماء میں سے تھے کہ وہ منصورہ سے لے کرا شرفیہ تک تشریف لے جاتے لیکن اپنے مسلک سے ان کی وابستگی میں سرمو بھی فرق نہ آیا۔

گزشتہ دنوں راقم کسی کام کے سلسلے میں تنظیم المدارس کے دفتر میں حاضر ہوا تو حضرت ڈاکٹر صاحب سے ملاقات ہوئی، وہ دفتری عملہ سے فرمار ہے تھے کہ "ڈرائیور کو فوراً بلاؤ"، اس وقت آپ بہت جلدی میں تھے، فرمانے لگے، نوائے وقت کے چیف ایڈیٹر مجید نظامی کی اہلیہ کے سوئم میں شرکت کرنا ہے اور ہم اجتماعی طور پر اور جلد از جلد جانا چاہتے ہیں کیونکہ رائے ونڈی مولوی جمیل اور اس قماش کے لوگ ایسے موقعوں پر فوراً پہنچ جاتے ہیں اور یوں وہ محافل کو کیش کر کے اہلسنّت و جماعت کے لوگوں کو اپنے ہمنوا ان بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اختصار کے پیش نظر یہ چند سطور تحریر کر دی ہیں ورنہ ڈاکٹر صاحب مرحوم کی شخصیت پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ حضرت علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی رحمہ اللہ (شہید پاکستان) سادہ منش، عاجزی کا پیکر، نمود و نمائش سے کوسوں دور رہنے

Marfat.com

والے، اپنی ذات کی بجائے دین کو فروغ دینے کا جذبہ والے، تکبر و غرور کی لعنت سے مبرا اور اس کے علاوہ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔

ادیب ملت، شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمہ اللہ کے وصال پر مفسر قرآن حضرت علامہ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب مرکزی ناظمِ اعلیٰ جماعتِ اہلسنّت نے حضرت شرف صاحب کے لیے ایک جملہ لکھا تھا جو نہایت مناسب اور مبنی بر حق ہے۔ راقم وہی جملہ حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم کے حق میں کہنا چاہتا ہے کہ وہ "دورِ حاضر کا قدیم انسان" تھے۔

واقعی یادگارِ اسلاف تھے، بناوٹ اور دورنگی سے بہت دور فرشتہ صفت انسان تھے۔ وہ ایک سورج تھے جو بظاہر ڈوب گیا، وہ بدر منیر تھے جو آنکھوں سے اوجھل ہو گیا، وہ مشعل راہ تھے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کے کردار، جہد مسلسل اور عمل پیہم کو خضر راہ بنایا جاسکے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی قبر انور پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

(علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی)
ممبر اسلامی نظریاتی کونسل
و شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ داتا دربار لاہور
15 جون 2009ء

Marfat.com

شہید مولانا نعیمی کیوں یاد آتے ہیں؟

پرانے زمانے کی بات ہے کہ مرحوم میاں محمد شفیع (م۔ش) جو ایک پائے کے رپورٹر تھے، ایک دن مجھے نصیحت کرنے لگے کہ اب اختصاص کا زمانہ آرہا ہے، ہر شعبہ میں سپیشلائزیشن ہوگی تم اپنی رپورٹنگ کے لیے معاشیات کا شعبہ اختیار کرلو۔ یہ سیاست تو چلتی رہتی ہے اس کے لیے کسی مغز ماری کی ضرورت نہیں۔ دیہات سے آنے والا حساب کتاب سے بے خبر اور لاتعلق ایک نوجوان شہر کی بتیاں دیکھے یا حساب کتاب کا بہی کھاتہ کھول لے۔ چنانچہ میں نے ادب کے ساتھ اپنے سینئر کی بات سن لی۔ میاں صاحب جو ہمیشہ جلدی میں ہوا کرتے تھے، مزید کچھ کہے بغیر چلے گئے، ان کی عادت تھی کہ موڈ میں ہوتے تو اپنے کسی جونیئر کو صحافت کا کوئی نہ کوئی ایسا نکتہ بتا جاتے کہ جو انہوں نے اپنے طویل تجربوں سے حاصل کیا ہوتا تھا۔ یہ امانت وہ نئے لوگوں کے سپرد کر جاتے تھے۔ میں نے میاں صاحب کی بات نہ مانی چنانچہ اب جب بجٹ آتا ہے تو مجھے اس کی کچھ خبر نہیں ہوتی کہ یہ کیا ہے؟۔ میں نے بجٹ تقریر کے چند نکات ٹی وی سے سنے لیکن سب کچھ دوسرے دن کے اخبارات پر چھوڑ کر کالم کار میں چلا گیا۔ اخبارات سے پتہ چلا کہ یہ بجٹ قابل برداشت ہے بلکہ ہم تو توقع زیادہ رکھتے تھے۔ ہمارے جو معاشی حالات بنا دیئے گئے ان میں تو ہمیں کسی سخت بجٹ کی ضرورت تھی۔ ہمارے بجٹ سازوں کو دیکھیں تو وہ بجٹ تو آ ہی نہیں سکتا جو ملا عمر کے افغانستان کا تھا جس میں امیر

Marfat.com

المومنین سے لے کر عام آدمی تک سب برابر کا کھاتے، پہنتے اور رہتے بستے تھے۔ ہمارے حکمران شاہانہ زندگی بسر کرنے والے لوگ ہیں جن کے تمام اخراجات لاکھوں سے شروع ہوتے ہیں اور کروڑوں تک جاتے ہیں۔ اگر ان کی زندگیوں میں ملا عمر کی ایک ہلکی سی جھلک بھی ہوتی تو ملک میں کوئی خودکشی نہ کرتا لیکن ہماری ایسی قسمت کہاں۔

ان لوگوں نے اپنے اخراجات اور لائف سٹائل کو محفوظ رکھتے ہوئے عوام کو ایسی سختیوں سے بچا لیا ہے جن سے غربت وافلاس کے دھماکے خودکش دھماکوں سے بڑھ جاتے۔ بڑی کاروباری کمپنیوں سے اندر خانے جو سودے بازیاں ہوا کرتی ہیں وہ تو دکھائی دے رہی ہیں لیکن ہمارے ان حکمرانوں سے اس سے بہتر بجٹ کی توقع نہیں کی جا سکتی تھی۔ مہنگائی میں یقیناً اضافہ ہوگا کچھ بعض ٹیکسوں کی وجہ سے اور زیادہ تر کاروباری طبقات کی وجہ سے لیکن حکمرانی میں بہتری دکھائی دی تو لوگ یہ سب برداشت کرلیں گے کیونکہ ایسے بے شمار موقعے ہیں جن پر کچھ خرچ نہیں آتا لیکن عوام کے لیے آسودگی ہوتی ہے۔ یہ اس صورت میں ممکن ہے جب ہماری انتظامیہ اور سرکاری مشینری کی حد تک ہی سہی فرض شناسی کا ثبوت دے۔

جناب صدر، وزیر اعظم اور ان کے ایوانوں کے اخراجات میں کوئی خاص تبدیلی نہیں کی گئی مگر تکلیف دہ خبر یہ ہے کہ اراکین اسمبلی وغیرہ کو بھی وہ رعایتیں اور رقوم ملیں گی جو سرکاری ملازمین کے لیے متوقع ہیں۔ حکمرانوں کو اس بات کا احساس تھا چنانچہ بجٹ تقریر میں اس کا ذکر نہیں کیا گیا اسے چھپایا گیا۔ یہ باریکی بعد میں دکھائی جائے گی۔ پارلیمنٹ کے چند ایک اراکین کو چھوڑ کر دوسرے سب کروڑ اور ارب پتی لوگ ہیں، عوام کے ان منتخب نمائندوں کو اپنی ذات سے زیادہ عوام کی فکر ہونی چاہیے۔ کیا بھری پارلیمنٹ میں کوئی ایسا ایثار پسند ہوگا جو اعلان کر کے عوام کو حیرت زدہ کر دے کہ یہ مراعات جو اتنی بنتی ہیں وہ نہیں لے گا۔ اور حکومت سے درخواست کرے گا کہ وہ اس کی

Marfat.com

مراعات وغیرہ کو بے گھر لوگوں کی فلاح میں خرچ کر دے جو ہماری امریکہ نوازی کے نتیجے میں آباد گھروں کو چھوڑنے پر مجبور ہوئے ہیں۔

یہ سب میری فضول باتیں ہیں جو میرے جیسے کتابی لوگ کیا کرتے ہیں، جو بات کہنے کی ہے وہ یہ ہے کہ تمام تر مشکلات، آفات اور جنگ کے باوجود حکومت نے قابل برداشت بجٹ دیا ہے، ہماری توقع سے زیادہ جبکہ حکومت کے پاس بہانے بہت تھے جو ایک حقیقت بھی تھے۔

جس دن بجٹ کی خبریں چھپی ہیں، اسی دن ایک چھوٹی سی خبر یہ بھی ہے کہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے اپنی سکیورٹی میں اضافے کا مطالبہ کیا ہے یعنی اس وقت انہیں سرکاری سطح پر جو تحفظ حاصل ہے وہ ان کے لیے ناکافی ہے۔ حضرت مولانا کے اس مطالبے کی تائید لازم بلکہ ایک دینی فریضہ ہے۔ انہیں مزید سکیورٹی کا خیال شاید مولانا نعیمی کی شہادت کی وجہ سے آیا ہے لیکن وہ اس کی فکر نہ کریں۔ وہ ایک صلح کن عالم ہیں اور کسی بیت اللہ محسود کو ان سے کوئی شکوہ نہیں ہے۔ خود قوم بھی یہ چاہتی ہے کہ علماءِ دین میں سے ایسے لوگ بھی ان کے رہنمائی کے لیے موجود رہیں اور ایک نمونہ بھی کہ دوسرے علماء کے لیے مثال قائم کریں۔ خود قوم بھی ایسے نمونوں کی طلب گار ہے۔

میں ضمانت دیتا ہوں کہ مولانا کی ذاتِ گرامی کو کم از کم کسی دہشت گرد سے کوئی خطرہ نہیں ہے، ویسے زندگی اور موت اللہ کے اختیار میں ہے۔ اس سلسلے میں کوئی سکیورٹی مددگار نہیں ہوسکتی خواہ صدر گرامی اور وزیر اعظم کی سکیورٹی کو ملا کر مولانا کی حفاظت پر کیوں نہ لگا دیا جائے۔ ویسے حضرت مولانا ہماری علماء کی طویل تاریخ کے ان گرامی اصحاب میں سے ہیں، جنہیں کبھی کوئی خطرہ نہیں رہا ہے اور انہوں نے خوش وخرم زندگی گزاری ہے۔

ایسے موقعوں پر شہید مولانا نعیمی کیوں یاد آتے ہیں اور آتے رہیں گے۔ ان

Marfat.com

علماء کی ایک نشانی جنہیں پیغمبروں کا وارث کہا گیا ہے۔ حضور پاک ﷺ نے ایک بار فرمایا تھا کہ میں تم لوگوں میں سے غریب ترین کی طرح زندگی بسر کرتا ہوں۔ نعیمی شہید بھی اس کی پیروی کرتے تھے ورنہ وہ تو نذر و نیاز والے بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھتے تھے لیکن اس کے لیے ایک نمونہ تھے۔ آج کے دور میں چھ ہزار روپے ماہوار تنخواہ یہ تو اپنے آپ پر ظلم کے مترادف ہے۔ میں اس گناہ کا اعتراف نہیں کر سکتا کہ میرے بعض گھریلو ملازمین جن کا کھانا پینا اور رہائش میرے ذمہ ہے، نعیمی شہید سے زیادہ دولت مند ہیں۔ علوم قرآن وسنت کے ایک استاذ کے ذکر پر بات ختم کرتا ہوں۔ وہ کاشتکار تھے، تھوڑی سی زمین تھی، جسے خود ہی کاشت کرتے تھے۔ ہل چلانے کے موسم میں کھیت کے چاروں کونوں پر شاگرد کتابیں لے کر بیٹھ جاتے تھے۔ جب استاد اپنے بیلوں کو ہانکتے ہوئے کسی کونے کا موڑ مڑتے تھے اور بیل آہستہ ہو جاتے تھے تو وہ پچھلا سبق سن کر دوسرا سبق پڑھا دیتے اور دوسرے کونے پر منتظر بیٹھے شاگردوں کے پاس پہنچ جاتے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی بہتر جانتی ہے کہ جنت کن لوگوں کے لیے ہے۔ نعیمی تو شہادت سے سرفراز ہو کر اپنی جنت کی بشارت بھی سنا گئے ہیں۔

(عبدالقادر حسن)

روزنامہ ایکسپریس لاہور، 15 جون 2009ء

Marfat.com

روشنی کی لکیر!

میں نے جب پہلی مرتبہ مولانا ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو دیکھا تو مجھے یقین نہ آیا کہ یہ پاکستان کے ایک بہت بڑے دینی مدرسہ کے مہتمم، سوادِ اعظم اہل سنت کے ایک بڑے راہنما، ایک بڑے اسلامی سکالر اور اپنے وقت کے ایک بہت بڑے عالم دین مفتی محمد حسین نعیمیؒ کے جانشین ہیں، کیونکہ وہ ستر اسی لاکھ کی گاڑی پر سوار نہ تھے۔ ان کے ساتھ گن مین نہیں تھے، ان کے لہجے میں علمی رعونت اور زہد وتقویٰ کا کوئی زعم شامل نہ تھا بلکہ وہ سادہ سے لباس میں ایک پرانے سے موٹر سائیکل پر سوار تھے اور واپس جاتے وقت انہیں اس موٹر سائیکل کو دھکا بھی لگوانا پڑتا تھا۔ ان کی گفتگو میں شیرینی تھی اور ان کے لہجے میں عجز وانکسار بہت فطری تھا۔ تاہم مجھے یہ سب کچھ ''غیر فطری'' لگ رہا تھا۔ کیونکہ ہمارے ہاں مذہب کے نام پر ایک ایسا گروہ وجود میں آ چکا ہے جس کے ارکان عالیشان کاروں میں سفر کرتے ہیں۔ سفر کے دوران ان کے ساتھ گن مین ہوتے ہیں جو ان کی ہیبت میں اضافہ کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ان کے بنگلے ان کی امارت کا پتہ دیتے ہیں اور ان کی یہ سب شان وشوکت جن ذرائع کی مرہون منت ہے، اس کا پتہ عام آدمی کو آج تک نہیں چل سکا جبکہ حکومت چلانے والے ان ذرائع سے واقف ہیں لیکن وہ اس گروہ سے بنا کر رکھتے ہیں کیونکہ انہوں نے ہر برے وقت میں حکومت کے کام آنا ہوتا ہے۔

Marfat.com

اس کے برعکس پاکستان سے ٹوٹ کر محبت کرنے والے اور جمہوری قدروں کے لیے قربانیاں دینے والے شہید سرفراز نعیمیؒ ان "ذیوہیکل علماء" سے کوئی مناسبت نہیں رکھتے تھے۔ وہ اپنے مدرسے میں طلبہ کو قرآن و حدیث کا درس دیتے تھے اور اپنا کچن چلانے کے لیے صرف چھ ہزار روپے ماہانہ مدرسے کے "بیت المال" سے وصول کرتے تھے۔ وہ کسی محل میں نہیں رہتے تھے چنانچہ انہیں حکومتوں کا "شرعی ترجمان" بننے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی تھی۔ ان کی درویشی کا یہ عالم تھا کہ بقول انور قدوائی صاحب انہوں نے "جنگ" کے لیے لکھے گئے دینی مضامین کا کوئی معاوضہ وصول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

مولانا اہل سنت کے بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھتے تھے اور اتحاد بین المسلمین کے بہت بڑے پرچارک تھے۔ وہ اس حوالے سے اپنے عظیم والد مفتی محمد حسین نعیمیؒ کے نقش قدم پر چل رہے تھے۔ ایسا نہیں کہ وہ اخلاقی موضوعات پر بات نہیں کرتے تھے۔ وہ ان موضوعات کے حوالے سے اپنا نقطہ نظر پیش کرتے رہتے تھے لیکن انہوں نے اختلاف کو کبھی باعثِ فساد نہیں بننے دیا۔ چنانچہ تمام مکاتبِ فکر کے علماء ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور دل سے ان کا احترام کرتے تھے۔ حضرت مولاناؒ سے میری آخری ملاقات جناب مجید نظامی کی اہلیہ محترمہ کی نمازِ جنازہ کے بعد باغ جناح کی مسجد سے باہر نکلتے ہوئے ہوئی۔ حسب معمول بے حد شفقت سے ملے، مجھے علم نہیں تھا کہ میری ان سے یہ آخری ملاقات ہے ورنہ میں اس شخص کو اور جی بھر کر دیکھ لیتا کہ یہ ایک ایسا عالم دین تھا اور اس کا کردار اتنا شفاف تھا کہ میں پاکستان کے ہر عالم دین میں اس کا عکس دیکھنے کا متمنی رہا تھا۔ علمائے بریلی اور علمائے دیوبند میں قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں والی صفات کے حامل علماء ایک ایک کر کے ہم سے رخصت ہوتے جارہے ہیں اور ان کی جگہ وہ گروہ لے رہا ہے جن کی درویشی کے متعلق اقبال نے

Marfat.com

خداوندا! یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری سلطانی بھی عیاری

والا شعر کہا تھا۔

میں یہاں ایک افسوسناک حقیقت کا اظہار بھی کرنا چاہتا ہوں کہ میاں نواز شریف کا خاندان ہر مسلک کے علماء کے ساتھ عقیدت کا تعلق رکھتا ہے۔ 12 اکتوبر 1999ء کو ایک فوجی آمر نے جس طرح آئین اور قانون کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے اقتدار پر قبضہ کیا۔ اس پر بہت کم لوگ تھے جنہوں نے حق وانصاف کا ساتھ دیتے ہوئے اس آمر کے خلاف زبان کھولی ہو۔ اسی سردمہری کا اظہار علماء کے طبقے کی طرف سے بھی ہوا۔ اگر کسی نے زبان کھولی تو بریلوی مکتب فکر کے علماء میں سے وہ مولانا سرفراز نعیمیؒ، صاحبزادہ مولانا فضل کریم اور صاحبزادہ امین الحسنات تھے یا پھر اہل حدیث علماء میں سے علامہ ساجد میر اس حوالے سے سامنے آئے۔ باقی یا تو صف دشمناں میں شامل ہو گئے یا منہ میں گنگنیاں ڈال کر بیٹھے رہے۔ متذکرہ علماء میں سے بھی صرف ڈاکٹر سرفراز نعیمی واحد مثال تھے جن کا کسی سیاسی جماعت سے کوئی تعلق نہیں تھا مگر انہوں نے شدید دباؤ کے باوجود نو سالہ آمریت میں اسی کردار کا مظاہرہ کیا جو ہمارے علماءِ حق کا وتیرہ رہا ہے۔ اگر کوئی شخص طالبان کے "مسلک" کا حوالہ دے کر ان کی درماندگی اور ان کی بربریت کو اس مسلک کے کھاتے میں ڈالنے کی کوشش کرے تو یہ ناانصافی ہوگی کیونکہ "طالبان" کے نام پر سرگرم طبقہ امریکی، بھارتی اور یہودی ایجنڈے کی تکمیل میں مشغول ہے۔ چنانچہ انہیں کسی مسلک سے وابستہ سمجھنا سادہ لوحی ہوگی۔

مولانا ڈاکٹر سرفراز نعیمی اس نکتے کو سمجھتے تھے چنانچہ انہوں نے اسی طبقہ کو پاکستان اور اسلام دشمن طبقہ سمجھ کر ہی ان کے خلاف اعلانِ جنگ کیا۔ امیر جماعت اسلامی سیّد منور حسن نے "جیو" کے تعزیتی پروگرام میں مولانا نعیمی کے بارے میں صرف

Marfat.com

یہ کلمہ خیر کہا کہ وہ ایک معتدل شخصیت تھے۔ اس کے بعد نہ کوئی تعزیتی کلمہ ان کی زبان سے نکلا اور نہ مولانا کی شہادت پر رتی بھر دکھ کا اظہار ان کے لہجے سے ہوا بلکہ وہ اپنا سارا غصہ اس بات پر اتارتے رہے کہ (مولانا کو شہید کرنے والے) طالبان کے خلاف فوجی آپریشن کیوں ہو رہا ہے؟ اینکر پرسن نے جب انہیں اس موضوع کی طرف لانے کی کوشش کی تو انہوں نے اس اینکر پرسن پر طعن و تشنیع کے نشتر چلانے شروع کر دیئے حالانکہ مولانا نعیمی کی شہادت تمام مسالک کے علماء کے درمیان ایک اخوت اور ایک بھائی چارے کی فضاء پیدا کرنے کا باعث بن سکتی تھی اور یہ اسی صورت میں ممکن تھا کہ تمام مذہبی جماعتیں، تمام مسالک کے دینی مدارس اور مختلف طبقہ فکر کے حامل علماء مولانا نعیمی کی شہادت کا مشترکہ سوگ مناتے۔ ایسا ہوا بھی لیکن اس طرح نہیں ہوا جس طرح ہونا چاہیے تھا۔ یہ کام زیادہ منظم اور زیادہ مؤثر طور پر ہو سکتا تھا۔

مولانا نعیمیؒ کے بارے میں ایک اور بات قابل ذکر ہے اور وہ یہ کہ ان کے مدرسہ میں دینی تعلیم کے علاوہ دنیاوی تعلیم کا بھی بندوبست تھا۔ مجھے ایک دفعہ یہ مدرسہ دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا اور مجھے بے حد خوشی ہوئی جب میں نے باریش طلبہ کو کمپیوٹروں پر بیٹھے دیکھا۔ دراصل مولانا بظاہر روایتی عالم دین ہونے کے باوجود آج مذہب کو درپیش مسائل کا مکمل ادراک رکھتے تھے اور اس حوالے سے اپنے فرض اور اس کے کماحقہ ادائیگی سے بھی واقف تھے۔ دراصل مولانا مرحوم و مغفور ہر معاملے میں معتدل مزاج کے حامل تھے۔ وہ دینی تعلیم کے ساتھ دنیاوی تعلیم کو بھی ضروری سمجھتے تھے۔ وہ اپنے مسلک کے پرچارک بھی تھے اور دوسرے مسلک کے لوگوں سے باہمی احترام کا رشتہ بھی استوار رکھتے تھے۔ وہ پاکستان اور اسلام کے خلاف امریکی جارحیت کے مخالف بھی تھے لیکن اس مخالفت کی آڑ میں وہ امریکہ کے آلہ کار عناصر کے لیے دل میں کوئی نرم گوشہ نہیں رکھتے تھے چنانچہ انہوں نے ان عناصر کے خلاف فوجی آپریشن کی کھل کر حمایت کی اور خودکش

Marfat.com

حملوں کے خلاف فتویٰ بھی صادر کیا اور پھر یہی چیز ان کی شہادت کا باعث بھی بنی۔

ان کی شہادت نے دلوں کو ولولہ تازہ دیا ہے۔ ان خون بہانے والوں کو پتہ نہیں کہ اس عالم باعمل کے خون کی لکیر پاکستان کے مسلمانوں کے لیے روشنی کی لکیر کا درجہ حاصل کر چکی ہے۔ یہ روشنی کی لکیر انتہا پسندی کے اندھیروں میں ہمیں اس منزل تک لے جائے گی جس منزل کا خواب برصغیر کے مسلمانوں نے دیکھا تھا۔۔!!

(عطاء الحق قاسمی)

روزنامہ جنگ لاہور، 16 جون 2009ء

Marfat.com

آپ کا مشن۔۔کلمۂ حق کا مشن۔۔جو جاری رہے گا

ہر مشکل وقت میں ہمت، حوصلے اور شفقت سے لبریز ایک آواز سنائی دیا کرتی تھی۔ آواز دینے والا کہا کرتا تھا۔ "گھبرانا نہیں، ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں، آپ کے اور ہمارے دشمن مشترکہ ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمارے دشمنوں کو ذلیل وخوار کرے گا۔"

افسوس کہ ہر مشکل وقت میں حوصلہ دینے والی یہ آواز پھر کبھی سنائی نہ دے گی۔ یہ آواز ڈاکٹر سرفراز نعیمی صاحب کی ہوا کرتی تھی۔ ان کے ساتھ نیازمندی کافی پرانی تھی لیکن قربت گیارہ ستمبر 2001ء کے بعد پیدا ہوئی۔ جنرل (ر) پرویز مشرف نے افغانستان پر حملے کے لیے امریکہ کو پاکستان میں ہوائی اڈے فراہم کیے تو ڈاکٹر سرفراز نعیمی بھی اس فیصلے کی مخالفت کرنے والوں میں پیش پیش تھے۔ مشرف حکومت نے انہیں پیغام بھیجا کہ وہ حکومت پر تنقید بند کر دیں ورنہ انہیں محکمہ اوقاف کی ملازمت سے فارغ کر دیا جائے گا۔ ڈاکٹر صاحب پر اس پیغام کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اسلام آباد میں تمام مکاتب فکر کے علماء کا ایک اجلاس ہوا جس میں متفقہ طور پر امریکا کو پاکستان کے ہوائی اڈے فراہم کرنے کی مذمت کی گئی۔ ڈاکٹر صاحب نے اس اجلاس میں شرکت کی اور کچھ عرصہ بعد انہیں سرکاری ملازمت سے فارغ کر دیا گیا۔ 2005ء میں ڈنمارک کے ایک اخبار نے نبی کریم حضرت محمد ﷺ کے توہین آمیز خاکے شائع کیے تو دنیا بھر نے تحفظ ناموس رسالت کے نام سے ایک محاذ قائم کیا اور احتجاج شروع کر دیا۔ مشرف حکومت کو یہ

Marfat.com

احتجاج سخت ناپسند آیا اور ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو دہشت گردی ایکٹ کے تحت گرفتار کرلیا گیا۔ انہی دنوں آرمی ہاؤس راولپنڈی میں ایک بریفنگ کے دوران اس خاکسار نے جنرل پرویز مشرف سے یہ پوچھنے کی جسارت کرڈالی کہ آپ نے ایک بزرگ عالم دین ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو دہشت گردی کے الزام میں پابند سلاسل کیوں کررکھا ہے؟ سوال سن کر حاکم وقت بھڑک اٹھا اور رعونت آمیز لہجے میں بولا: "عالم دین؟ کون عالم دین؟ یہ تو دو ٹکے کا مولوی ہے جسے نواز شریف نے خرید رکھا ہے اور یہ پاکستان میں دہشت گردی کرتا ہے، میں تو اس کو نہیں چھوڑوں گا۔" میں نے عرض کیا کہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی اور مفتی منیب الرحمٰن ان علماء میں سے ہیں جو پاکستان میں خودکش حملوں کی مخالفت کررہے ہیں۔ یہ آپ سے اختلاف رائے کر سکتے ہیں لیکن ان علماء کا دہشت گردوں سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ حاکم وقت کچھ سننے کے لیے تیار نہ تھا لیکن چند ہفتوں کے بعد کوئی ٹھوس ثبوت دستیاب نہ ہونے کے باعث انسداد دہشت گردی کی عدالت کو ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی رہائی کا حکم جاری کرنا پڑا۔

3 نومبر 2007ء کو جنرل پرویز مشرف نے ایمرجنسی نافذ کرنے کے بعد میڈیا پر پابندیاں عائد کردیں۔ یہ خاکسار ان پانچ ٹی وی اینکرز میں شامل تھا جو کم و بیش چار ماہ تک ٹی وی سکرین سے غائب رہے۔ پابندی کے دنوں میں لوگ ہم سے ہمدردی کیا کرتے تھے لیکن ڈاکٹر سرفراز نعیمی ہمیشہ مجھے مبارکباد دیا کرتے۔ ان کا کہنا تھا کہ جنرل پرویز مشرف مسلمانوں کے دشمنوں کا اتحادی ہے اور ایسے شخص کی نفرت کا نشانہ بننا کسی بھی سچے مسلمان کے لیے فخر کی بات ہونی چاہیے۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی ہمیشہ کہا کرتے کہ جنرل پرویز مشرف نے پاکستان میں تشدد اور عسکریت پسندی کو سوچے سمجھے منصوبے کے تحت فروغ دیا تاکہ امریکہ مشرف کو اپنی ضرورت سمجھتا رہے۔ انہوں نے ایک مرتبہ نہیں بلکہ درجنوں مرتبہ کہا کہ جب تک امریکا کی فوجیں افغانستان میں موجود ہیں اس خطے میں

Marfat.com

امن قائم نہ رہ سکے گا۔ اکتوبر 2008ء میں ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے ملک بھر کے علماء کو لاہور میں اکٹھا کیا اور خودکش حملوں کی مذمت میں ایک فتویٰ جاری کیا۔ اس سال یکم مارچ کو انہوں نے جامعہ نعیمیہ لاہور میں اپنے والد مفتی محمد حسین نعیمی مرحوم کی یاد میں ایک سیمینار منعقد کیا جس میں مسلم لیگ (ن) کے قائد نواز شریف، پیر علاؤ الدین، صاحبزادہ فضل کریم اور دیگر زعماء کے علاوہ مجھے بھی مدعو کیا گیا۔ جامعہ نعیمیہ کے احاطے میں بنائے گئے اسٹیج پر بلٹ پروف شیشہ نصب کیا گیا تھا، اس شیشے کو دیکھ کر نواز شریف کہنے لگے کہ موت کا ایک دن مقرر ہے، جس دن موت آنی ہے یہ بلٹ پروف شیشہ کسی کو نہیں بچا سکتا۔ یہ سن کر ڈاکٹر سرفراز نعیمی بولے کہ موت کا واقعی دن مقرر ہوتا ہے لیکن آپ کی حفاظت کے لیے تدابیر کرنا بھی ہم میزبانوں کا فرض تھا۔ اس دن ڈاکٹر صاحب بہت خوش تھے۔ اس سیمینار میں ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے کھل کر کہا کہ پاکستان کو درپیش تمام مسائل کی وجہ امریکی غلامی ہے۔ جب تک ہم اس غلامی کو نہیں چھوڑیں گے ہمارے مسائل حل نہیں ہوں گے۔

اس واقعے کے چند ہی دنوں کے بعد معزول ججوں کی بحالی کے لیے لانگ مارچ ہوا۔ ایک مذہبی جماعت کے سربراہ نے اس لانگ مارچ کو صرف ایک صوبے کی تحریک قرار دے کر متنازعہ بنانے کی کوشش کی حالانکہ لانگ مارچ کا آغاز سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر علی احمد کرد نے کوئٹہ سے کیا تھا۔ معزول ججوں کی بحالی کی تحریک کو متنازعہ بنانے کی کوشش کرنے والے گروہ کا سیاسی وفکری ماضی سامنے لانے پر میرے خلاف مظاہرے ہوئے اور کھلم کھلا قتل کی دھمکیاں دی گئیں۔ ایک مرتبہ پھر ڈاکٹر سرفراز نعیمی مجھے اپنے پیچھے کھڑے نظر آئے، وہ کئی دن تک مسلسل روزانہ فون کر کے میری خیریت دریافت کرتے رہے بلکہ انہوں نے لاہور اور کراچی میں اس ناچیز کے حق میں جلوس بھی نکال ڈالے۔ یہ میرے لیے کسی اعزاز سے کم نہیں کہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی صاحب

Marfat.com

نے جامعہ نعیمیہ کے طلباء کے ہمراہ میرے حق میں آواز بلند کی۔ شہادت سے چند دن پہلے انہوں نے پھر فون کیا اور مجھے محتاط رہنے کی تاکید کی۔ میں نے ان کی تاکید کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا کہ حضرت میری فکر چھوڑیں آپ اپنی فکر کریں۔ انہوں نے تصدیق کی کہ وہ بھی خطرات محسوس کر رہے ہیں۔ لیکن دوسرے ہی لمحے انہوں نے ایک اور سیمینار کے بارے صلاح مشورہ شروع کر دیا۔

ان کا خیال تھا کہ ملک کے تمام مکاتب فکر کے جید علماء کو جامعہ نعیمیہ یا کسی اور مقام پر اکٹھا کر کے ملکی مسائل کا حل تلاش کیا جائے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شخصیت فرقہ واریت سے بالاتر تھی۔ 12 جون کو انہیں خودکش حملے میں شہید کرنے والوں کی پوری کوشش تھی کہ لاہور میں بریلوی اور دیوبندی لڑائی شروع ہو جائے لیکن ڈاکٹر سرفراز نعیمی کے سمجھدار شاگردوں نے یہ سازش ناکام بنا دی۔ ڈاکٹر صاحب اپنی زندگی میں اس سازش کی بو سونگھ چکے تھے اور اپنے کئی احباب سے کہہ چکے تھے کہ جس طرح امریکا نے عراق میں شیعہ سنی فسادات کرائے، اب پاکستان میں بریلوی، دیوبندی فساد کی سازش کی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی پہلے عالم دین نہیں جنہیں خودکش حملوں کی مخالفت پر موت کی نیند سلایا گیا۔ 18 ستمبر 2007ء کو پشاور میں مولانا حسن جان کو بھی اسی لیے شہید کیا گیا کہ وہ خودکش حملوں کی مذمت کرتے تھے۔ ان کا تعلق جمعیت علمائے اسلام سے تھا اور وہ بھی افغانستان میں امریکی فوج کی موجودگی کو تمام مسائل کی وجہ سمجھتے تھے۔ عجیب بات ہے کہ بیت اللہ محسود اور اس کے ساتھی مولانا حسن جان اور ڈاکٹر سرفراز نعیمی جیسے علماء کو شہید کر رہے ہیں جو امریکہ کے مخالف ہیں جبکہ امریکہ کے اعلانیہ حامیوں کے لیے ان کی دھمکیاں صرف زبانی کلامی ہوتی ہیں۔ بیت اللہ محسود امریکہ کے مخالفوں کا صفایا بھی کر رہے ہیں اور امریکہ کی شروع کردہ جنگ کو پھیلانے اور اپنانے کا سامان بھی پیدا کر رہے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑی سازش ہے اور

Marfat.com

اس سازش کو سمجھنے کے لیے جامعہ نعیمیہ لاہور میں تمام مکاتب فکر کے علماء کو اکٹھے ہونے کی ضرورت ہے۔ علماء کو متحد کرنا ڈاکٹر سرفراز نعیمی کا مشن تھا۔ ان کی آواز اب کبھی سنائی نہ دے گی لیکن ہمیں ان کا مشن جاری رکھنا ہے۔

(حامد میر)

روزنامہ جنگ لاہور۔ جون 2009ء

Marfat.com

ایک عالم کی موت ۔۔۔ایک دنیا کی موت

مفتی سرفراز نعیمی کی شہادت ایک عالم کی شہادت ہے۔ کہا جاتا ہے مَوتُ العَالِمِ موتُ العَالَم ۔۔۔ایک عالم کی موت ایک دنیا کی موت ہے۔ دشمن ایک عرصے سے ہمیں کمزور کرنے پر تلا ہوا ہے۔ وہ ہمیں اندر سے کمزور کرنا چاہتا ہے اور ہم ایک ایٹمی قوت ہونے کے باوجود کمزور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ہم کمزور نہیں بس جرأت و اظہار کا مظاہرہ نہیں کر رہے۔ اگر ہم پورے قد کے ساتھ کھڑے ہو جائیں اور امریکہ سے کہہ دیں کہ تم دس سال سے ایک لایعنی جنگ لڑ رہے ہو اور تم نے اب نئے دشمن پیدا کر لئے ہیں تو یہ تمہارا مسئلہ ہے۔ ہم تمہاری اس بے مقصد جنگ میں شریک ہو کر اب اپنا نظریاتی، جانی اور اقتصادی نقصان نہیں کر سکتے۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شہادت ایک بڑے امریکہ مخالف کی شہادت ہے۔ یہ شہادت ایک سازش کے تحت ہوئی ہے۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید جہاد کے بہت بڑے علمبردار تھے۔ ایک بڑا عاشق رسول کس طرح جہاد کا مخالف ہو سکتا ہے کہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بذاتِ خود جہاد میں حصہ لیا تو وہ نبی ﷺ کی سنت کے خلاف کس طرح جا سکتے تھے۔

جب 2001ء میں امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا تو اس حملے کے خلاف سرفراز نعیمی شہید نے جامعہ نعیمیہ میں ایک بہت بڑا احتجاجی اجتماع منعقد کیا تھا۔ مجھے بھی

Marfat.com

انہوں نے شرکت کی دعوت دی، میں بھی شریک ہوا۔ میرے ان کے ساتھ بہت اچھے مراسم تھے۔ بلاشبہ خودکش حملے حرام ہیں اور اس بارے میں ان کا مؤقف واضح تھا لیکن اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ جہاد کے مخالف تھے تو یہ اس شخص کی غلط فہمی ہے۔

وہ اتحاد بین المسلمین کے داعی تھے۔ متحدہ علماء کونسل کے صدر رہے۔ آج علماء پر ان کی شہادت کے بعد بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شہادت ایک گھناؤنی اور خطرناک سازش ہے کہ پاکستان کو فرقہ واریت کی طرف دھکیل دیا جائے۔ صرف اس لیے کہ امریکہ افغانستان میں کھربوں ڈالر خرچ کرنے کے باوجود اپنا کنٹرول کابل سے آگے نہیں بڑھا سکا ہے اور اس ناکامی کے بعد امریکہ افغانستان کی جنگ کو بڑی حد تک پاکستان کی طرف دھکیلنے کی کوشش کر رہا ہے اور وہ کسی حد تک اس میں کامیاب بھی نظر آتا ہے۔ لیکن ان شاء اللہ وہ کامیاب نہیں ہوگا۔

اب نیا طریقہ کار اور نئی سازش اس نے اختیار کی ہے۔ اس کا منصوبہ یہ ہے کہ مختلف مکاتب فکر کے مدرسوں کو آپس میں لڑوا دیا جائے۔ یہ کہا جا رہا ہے کہ بیت اللہ محسود نے اور ان کی تحریک طالبان نے ان واقعات کی ذمہ داری قبول کر لی ہے جو گزشتہ چند دنوں میں پیش آئے ہیں تو سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر وہ طالبان ہیں تو وہ یہ جنگ پاکستان کیوں لے آئے اور انہیں اس بات کا احساس کیوں نہیں کہ ان کا اصل دشمن کون ہے؟ جبکہ انہوں نے اپنی بندوقوں کا رخ پاکستان کی طرف موڑ دیا ہے۔ اور وہ اس امریکی ایجنڈے کو پورا کرنے پر کاربند ہو گئے ہیں جسے امریکہ کی رینڈ کارپوریشن نے تشکیل دیا ہے۔

رینڈ کارپوریشن کی مشہور اسکالر شیرل برنارڈ Chyrl Bernard کا تعلق ایک مشہور یہودی خانوادے سے ہے۔ ان کے قریبی عزیزوں میں سوئیس برنارڈ اور اسٹیفن کوہان شامل ہیں اور اب سب سے اہم بات کہ افغانستان اور عراق میں امریکی

Marfat.com

سفیر رہنے والے افغان نژاد امریکی زلمے خلیل زاد کی بیوی ہیں۔ زلمے خیل زاد امریکی دفتر خارجہ کے ایک اہم عہدے دار ہیں۔

شیرل نے رینڈ کارپوریشن کے حکم پر ایک تحقیقی مقالہ لکھا جو اب بھی رینڈ کارپوریشن کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ اس مقالے کو اگر پاکستان کے موجودہ حالات کے تناظر میں پڑھا جائے تو سمجھ میں آتا ہے کہ امریکہ کی تمام خفیہ کارروائیاں اس مقالے کی روشنی میں ہو رہی ہیں۔ شیرل نے تجویز کیا تھا کہ مسلمانوں کو ماڈریٹ بنانے اور ان کے اندر سے جذبہ جہاد ختم کرنے کے لیے کون کون سے طریقے اختیار کیے جائیں۔ مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کو بے اثر بنا دیا جائے اور مسلمانوں کی فرقہ وارانہ تقسیم کا نہایت گہرائی سے جائزہ لیا گیا ہے تاکہ مسلم معاشرے کی تحلیل کے لیے اس تقسیم کو (نعوذ باللہ) استعمال کیا جا سکے۔

شیرل نے مسلمانوں کو چار طبقات میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے طبقے کو صوفی مسلمانوں کا طبقہ قرار دیا گیا ہے۔ (جس میں پاکستان میں بریلوی مکتب فکر کے مسلمانوں کو شامل کیا گیا ہے اور یہ تجویز کیا گیا ہے کہ یہ پاکستان میں بڑی تعداد میں ہیں، اس لیے ان کو دیگر مسلمانوں کے خلاف کر دیا جائے اور ان سے الگ کر دیا جائے اور پھر وہ ان کے معاملات میں دلچسپی نہ لیں۔) دوسرا طبقہ وہابی اسلام کا طبقہ قرار دیا گیا ہے جس میں دیوبندی مکتب فکر اور اہلحدیث مکتب فکر کو شامل کیا گیا ہے۔ تیسرا طبقہ شیعہ جس میں شیعہ مکتب فکر کے تمام مسلمانوں کو شامل کیا گیا ہے اور چوتھا طبقہ سیکولر مسلمان جو کسی بھی مسلک پر عمل نہیں کرتا بلکہ اسلام کی تعلیمات پر بھی عمل پیرا نہیں ہوتا۔

شیرل نے اس کے باوجود مسلمانوں کو دو بڑے طبقات میں تقسیم کیا: ۔۔۔ آرتھوڈوکس اور سیکولر۔ آرتھوڈوکس میں قدامت پرست اور مولوی حضرات جو پرانی روایات پر عمل پیرا ہیں اور سیکولر جن کی تعداد بہت کم ہے۔ شیرل کے مطابق یہ کچھ نہیں کر

Marfat.com

سکتے۔البتہ باقی تین مسلمان طبقات کو آپس میں لڑانے کے اچھے نتائج نکل سکتے ہیں۔

یعنی مسلمان کے آپس میں تصادم کے نتائج امریکیوں کے لئے بھی اچھے ہوں گے۔اس وقت پاکستان میں جو کھیل کھیلا جا رہا ہے وہ کئی جہتوں میں ہے اور مختلف علاقوں میں ہے۔اس کھیل میں ضروری نہیں کہ وہی عناصر شامل ہوں جو فرقہ وارانہ عصبیت رکھتے ہوں بلکہ دوسرے لوگ بھی اس میں شریک ہو سکتے ہیں۔اگر تحقیقات کھلی آنکھ اور کھلے ذہن کے ساتھ ہوں تو اس کھیل کے اصل کھلاڑی سامنے آئیں گے۔

فرقہ واریت کو ہوا دینے کا آغاز تو بہت پہلے سے شروع ہے لیکن بریلوی مکتب فکر کو چھیڑنے کا سلسلہ مولانا نعیمی کی شہادت سے نہیں شروع ہوا بلکہ اس پر امریکہ نے اوپننگ راؤنڈ نشتر پارک میں امریکہ نے 2006ء میں سنی تحریک کی پوری قیادت کو ختم کرنے کے ناپاک ارادے سے کیا تھا۔جس میں 51 افراد کو شہید کیا گیا اور اس کے لیے انہوں نے مسلمانوں کو تقسیم کرنے کے لیے چوتھے طبقے سیکولر مسلمان کو استعمال کیا تھا جس کی قیادت پرویز مشرف کر رہے تھے۔عاشقانِ رسول ﷺ کی شہادت کے لیے 12 ربیع الاوّل کے مقدس دن کا انتخاب کیا گیا تھا۔ایک مقدس اجتماع کو نشانہ بنایا گیا۔

اس وقت جب یہ لوگ نمازِ مغرب کی ادائیگی میں مصروف تھے، اس وقت معلوم ہو گیا تھا کہ یہ ایک نیا سلسلہ شروع ہو گیا ہے لیکن اس معاملے پر تحقیقات کو پچھلی حکومت نے بند کر دیا اور موجودہ حکومت نے بھی اس جانب کوئی توجہ نہیں دی۔اگر اس واقعے کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچا دیا جاتا تو پھر کسی کی جرأت نہیں تھی کہ ایسے کام کرتا۔اور شاید مولانا سرفراز نعیمی کی شہادت کا المناک واقعہ بھی پیش نہ آتا۔پرویز مشرف نے ملک بھر میں سیکولر قاتلوں کو چاہے وہ ربیع الاوّل کے واقعہ میں ملوث ہوں یا 12 مئی کے۔ملک بھر میں پھرنے کے لیے آزاد چھوڑ دیا۔

شیرل نے اپنے مقالے میں یہ بھی کہا تھا کہ پاکستان کے قبائلیوں کو فوج کے

Marfat.com

ساتھ لڑوا دیا جائے اور ملک میں فرقہ وارانہ فسادات کروا دیئے جائیں۔ میں اس وقت اس بحث میں نہیں جانا چاہتا کہ کون صحیح ہے کون غلط؟ حقیقت یہ ہے کہ امریکی عناصر قبائلیوں کے اندر سرایت کر گئے ہیں اور امریکی شیطانی منصوبے نے ان کے اندر اپنے پورے قدم جما لئے ہیں اور اب ظاہر ہو چکا ہے کہ بلیک واٹر نامی امریکی تنظیم نے پاکستان میں اپنے قدم جما لئے ہیں۔ اور انہوں نے یہاں پر اسپائیڈر گروپ بھی قائم کئے ہیں اور یہ سب انہوں نے ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی موجودگی میں کیا۔

بلیک واٹر سابق امریکی نائب صدر ڈک چینی کی سکیورٹی ایجنسی ہے جسے آپ اس کا گینگ بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہی ایجنسی پاکستانی فوجیوں کو دہشت گردی کے خلاف تربیت دینے کا منصوبہ رکھتی تھی جسے آرمی چیف اشفاق پرویز کیانی نے مسترد کر دیا تھا لیکن اس کے کچھ لوگ پرویز مشرف کے دور میں آ چکے تھے اور انہیں پرویز مشرف نے اپنا کام پھیلانے کی پوری آزادی دی۔

نیویارک ٹائمز کی ایک رپورٹ کے مطابق امریکیوں نے اپنی اسپیشل فورسز کے یونٹ بھی پاکستان میں داخل کئے۔ اس کے علاوہ را، موساد اور افغانستان کو سابق کمیونسٹ انٹیلی جنس ایجنسی جس میں ابھی تک پاکستان دشمن پرانے کمیونسٹ موجود ہیں۔ انہوں نے بھی اپنا کھیل کھیلنا شروع کیا ہے۔ ان ایجنسیوں نے اپنا پہلا مضبوط نیٹ ورک کراچی میں قائم کیا اور سابقہ دور میں لاہور میں بھی یہ نیٹ ورک قائم ہوا اور مجھے نعیمی صاحب کی شہادت اسی نیٹ ورک کا شاخسانہ معلوم ہوتی ہے۔

یہ سب کچھ اس وجہ سے ہوا کہ دہشت گردی کے خلاف امریکہ کی نام نہاد جنگ میں امریکہ کا آلہ کار بننے کا جو فیصلہ پرویز مشرف نے کیا، یہ اسی کرنی کا پھل ہے کہ آج 30 لاکھ افراد بے گھر ہیں اور ملک میں جگہ جگہ خودکش حملے ہو رہے ہیں۔ قبائلی علاقوں پر ڈرون حملے ہوتے ہیں اور فوج اپنے علاقوں میں انجانے دشمنوں سے نبرد آزما

Marfat.com

ہے۔ سول حکومت عملاً ختم ہو چکی ہے۔ پولیس کا کہیں بھی کنٹرول نہیں ہے۔ راستے بند، رکاوٹیں دہشت گرد حملوں کو نہیں روک پا رہی ہیں تو صرف اس لیے کہ پرویز مشرف نے سی آئی اے کو قبائلی علاقوں میں اپنے ایجنٹ بھرتی کرنے کی کھلی اجازت دی تھی۔

اب علماء پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ فرقہ واریت کے خلاف متحد ہوں اور عوام کو منتشر نہ ہونے دیں بلکہ یک زباں ہو کر امریکہ کو یہاں سے نکل جانے کا پیغام دیں۔ یہی اس وقت کی ضرورت ہے۔

(لیفٹیننٹ جنرل (ر) حمید گل)

روزنامہ نوائے وقت لاہور، 15 جون 2009ء

Marfat.com

سرفرازی ہوگئی حاصل تمہیں دارین کی

دہشت گردی کا نشانہ بننے والے اسلام کے عظیم ترین اشخاص کو اگر زیرِ قلم لایا جائے تو کئی دفتر تیار ہوں۔ مگر راقم ان تمام شہداءِ کرام کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے عصرِ حاضر میں ملتِ اسلامیہ کی نامور علمی شخصیت حضرت علامہ الحاج الحافظ القاری ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز احمد نعیمی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضری دیتا ہے۔ جو 12 جون 2009ء/ 18 جمادی الثانی 1430ھ بروز جمعۃ المبارک کو ایک بدقماش دہشت گرد کا نشانہ بنے اور جہاں بھر کو روتا چھوڑ گئے۔ ان کی شہادت کی خبر پوری دنیا میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ شہروں کے شہر ان کے سوگ میں بند ہو گئے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب شہید کے ساتھ ان کے چار ارشد تلامذہ نے بھی حق تلمذ ادا کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

عبادت اور شہادت:

گو شہادت خود عبادت ہے مگر جب عبادت پر شہادت کا لباس سج جائے تو اس شہید کی رفعت و عظمت کے کیا کہنے۔ ممدوحِ پاکستان، مخدومِ عالم اسلام، حضرت ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ کو جب شہادت کا منصب نصیب ہوا۔ اس وقت آپ خطبہ و نماز جمعہ ایسی بلند تر عبادت کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے اپنے دفتر تشریف لائے۔ جہاں کبھی اپنے وقت کی عظیم علمی و روحانی ہستی، آپ کے والد ماجد مفتی اعظم استاذ الاساتذہ

Marfat.com

حضرت علامہ مفتی محمد حسین صاحب نعیمی علیہ الرحمۃ جلوہ افروز ہوا کرتے تھے۔ باوجودیکہ وہ علوم وفنون کے بحرِ بیکراں تھے مگر اسوۂ حسنہ ان کی فطرتِ ثانیہ بن چکی تھی، درویشی، عاجزی، انکساری ان پر نازاں تھی۔ جامعہ نعیمیہ کی ایک ایک اینٹ ان کی عظمت پر شاہد و ناطق ہے۔ بعینہٖ حضرت علامہ مفتی ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید علیہ الرحمۃ بھی اپنے والد ماجد کے کمالاتِ جلیلہ، خصائل و خصائصِ حمیدہ کا پیکر جمیل تھے، آگے بڑھنے سے پہلے ذرّا عبادت وشہادت سے جو نتائج مرتب ہوتے ہیں، ان کی ہلکی سی جھلکی ملاحظہ فرمایئے:

عبادت ہے شجر لیکن شہادت ہے ثمر اس کا
عبادت ہے دُعا لیکن شہادت ہے اثر اس کا

عبادت بے شبہ بے چین دل کو چین دیتی ہے
شہادت چین لے کر عظمتِ دارین دیتی ہے

عبادت کی حقیقت ہے محبت میں فنا ہونا
شہادت کی حقیقت ہے فنا ہو کر بقا ہونا

اس دور میں اگر ان اشعار کا کسی کو مصداق گردانا جا سکتا ہے تو بلا شبہ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی شہید علیہ الرحمۃ کی ذات ستودہ صفات کو سمجھا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔

عجیب بات ہے کہ دہشت گرد نے آپ کو سلام کیا، آپ نے جواباً سلام فرمایا۔ پھر معانقہ کرتے ہوئے آپ نے جنت کی راہ اختیار فرمائی اور دہشت گرد جہنم کا ایندھن بن گیا۔

حضرت ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ کی علمی، تدریسی، تحریری، تقریری، تبلیغی، ملکی، ملّی، قومی اور مسلکی خدمات کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔ مرحوم، سچے، سُچّے، حنفی، سُنّی، بریلوی، نعیمی ہونے کے باوجود وسیع قلب اور کشادہ ذہن کے مالک تھے۔ علم وعمل کا

Marfat.com

پیکر جمیل تھے۔ تصنع و بناوٹ اور خوشامد کا ان میں نام ونشان تک نہ تھا۔ وہ سچے عاشق رسول اور محبِ غوثِ اعظم تھے۔ وہ ہر محفل کی جان اور پہچان تھے۔ استحکامِ پاکستان کے لیے موصوف کی جدوجہد مثالی تھی۔ اور اپنے اسی مشن کی تکمیل کی تگ ودو میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کی بارگاہ میں سرخرو ہو گئے۔

ڈاکٹر صاحب کی شہادت نے جہاں بھر کو رُلایا، یگانے، بیگانے، اپنے، پرائے سبھی روئے، پاکستان رویا، ہندوستان رویا، عرب، شام، اردن، عراق و ایران رویا، مسلم روئے، غیر مسلم روئے، آخر ان میں کیا بات تھی؟ کیا خوبی تھی؟

عرش پہ دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھا وہ طیب و طاہر گیا

راقم السطور سے بیرونی ممالک کے متعدد علماءِ کرام نے فون پر حضرت ڈاکٹر صاحب شہید کی اچانک شہادت پر تعزیت کی اور کہا کہ ہمارے جذبات علامہ راغب نعیمی صاحب تک پہنچا دیں۔ خصوصاً بولٹن برطانیہ سے علامہ محمد ایوب اشرفی صاحب مدظلہ جو حضرت صدر العلماء علامہ سیّد غلام جیلانی میرٹھی اشرفی علیہ الرحمۃ کے داماد اور تلمیذ رشید ہیں۔ وفورِ جذبات سے انتہائی دکھ، درد کا اظہار کرتے ہوئے فرما رہے تھے کہ میرے پاس الفاظ نہیں جن سے حضرت کی خدمت میں کماحقہٗ نذرانہ پیش کر سکوں۔ بہرحال رضائے مولیٰ از ہمہ اولیٰ

منافقین، امریکہ، اسرائیل اور بھارت کا جو ایجنڈا دہشت گردی کی صورت میں پورا کرنے کی ناپاک کوشش کر رہے ہیں، ان شاء اللہ العزیز ناکام ہوں گے۔

دُعا ہے اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ ﷺ حضرت ڈاکٹر صاحب کی شہادت کو عالم اسلام، پاکستان، سُنّیت، مدارس اور جامعہ نعیمیہ کے استحکام کا باعث بنائے۔ حضرت

Marfat.com

علامہ راغب نعیمی صاحب اور دیگر تمام جسمانی و روحانی پسماندگان کو صبرِ جمیل و اجرِ جزیل عطا کرے اور حضرت ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ کو جوارِ رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے۔
آمین ثم آمین

(علامہ محمد منشاء تابش قصوری)
ماہنامہ مجلّہ النظامیہ لاہور۔ جولائی 2009ء

Marfat.com

یہ نگر سو مرتبہ لوٹا گیا

مولانا ڈاکٹر سرفراز نعیمی دین دار آدمی تھے اور دلدار آدمی تھے، مگر دنیا دار نہ تھے، بہت سادہ اور آسودہ، وہ سیاسی مولاؤں کی طرح نہ تھے۔ امیر کبیر وہ بھی تھے مگر فقیر بھی تھے۔ فقیری میں امیری اور امیری میں فقیری کی۔ ان کے عظیم والد بھی ایسے ہی تھے۔ وہ اپنے والد کے جیسے تھے۔ خاکسار اور شاندار اور روادار۔ دین کی بات یقین کے ساتھ کرتے تھے۔ وہ حق الیقین کی منزل پر تھے۔ وہ اطمینان سے بھرے ہوئے تھے مگر ان کا دل اضطراب سے بھی لبریز تھا۔ انہوں نے اس دریا کو چھلکنے نہ دیا۔ ایسا کچھ بھی اپنے رویئے اور ارادے سے جھلکنے نہ دیا۔ درویش اور دوست تھے۔ دین و دنیا کی بھلائی ان کی آرزو میں زندہ رہتی تھی۔

وہ اسلامی اقدار اور مسلمانوں کی عظمت گم گشتہ کی حفاظت پر مامور تھے مگر ہم ان کی حفاظت نہ کر سکے۔ حکومت کیوں اعتراف نہیں کرتی کہ وہ ناکام ہوگئی ہے۔ نعیمی صاحب نام نہاد طالبان کے خلاف حکمرانوں سے زیادہ سرگرم تھے۔ وہ بہت مخلص تھے۔ حکمران تو مخلص ہیں کہ نہیں ہیں۔ مرکزی حکومت کے لیے تو میں مایوس ہوں۔ وہ تو نہ جانے کس حال میں ہے؟ کس خیال میں ہے؟ صرف مذمت کرنے اور امریکہ کی خدمت کرنے کے سوا ان کا کوئی ایجنڈا ہی نہیں۔ مگر پنجاب حکومت کو کیا ہوا اور وہ بھی شہباز شریف کی حکومت کہاں گئی؟ ان کی انتظامیہ کے دور میں یہ دوسرا واقعہ ہوا ہے۔

Marfat.com

جب وہ ایک مہینے سے کچھ زیادہ دن حکومت میں نہ تھے تو دو واقعات ہوئے تھے۔ ان کی حکومت کو دوبارہ آئے کچھ زیادہ دن نہیں ہوئے۔ لگتا ہے کہ حکومت کسی کی بھی ہو، یہ ہو رہا ہے، یہ ہوتا رہے گا۔ شہباز شریف جامعہ نعیمیہ پہنچے۔ غم زدہ تھے، وہ غم کو دشمن نہ بننے دیں۔ نواز شریف نعیمی صاحب کے جسد خاکی کے پاس آبدیدہ کھڑے تھے۔ آنسوؤں کو لہو کا گواہ کون بنائے گا؟ شہید نعیمی شریف برادران کے سچے ساتھی تھے۔ شریف برادران سچ کا ساتھ دیں۔ انہیں پتہ ہے کہ سچ کیا ہے اور جھوٹا کون ہے؟ حکومت سے طاقتور یہ کون لوگ ہیں؟ ان کے پیچھے کون ہیں؟ ہمارے حکمرانوں کو پتہ ہے مگر انہیں پتہ نہیں ہے۔ تو کیا وہ اس میں شریک ہیں۔ اسے صدر مشرف نے آغاز کیا مگر امریکہ تو پہلے سے بڑھ کر امریکہ کی غلامی کی اور حالات مزید خراب ہوئے۔

پیپلز پارٹی والے ہر مسئلے کے لیے کہتے ہیں کہ انہیں یہ ورثے میں ملا ہے۔ امریکہ کی اطاعت بھی انہیں ورثے میں ملی ہے۔ حکومت بھی اسی کے لیے انہیں ورثے میں ملی ہے۔ دہشت گردی امریکہ نے یہاں بھجوائی ہے جو ہمارے حکمران صدر مشرف نے خود بلائی ہے۔ اب اسے صدر زرداری نے خوش آمدید کہا ہے۔ وہ بہت نچلے درجے کے امریکی اہلکار رچرڈ ہالبروک کے سامنے ہاتھ پاؤں باندھے کھڑے تھے۔ صدر مشرف رچرڈ باؤچر کے لیے نیاز مندی کی انتہا کرتے تھے۔ ایک تو یہ رچرڈ ہماری جان نہیں چھوڑتے۔ امریکیوں کو شبہ ہے کہ پاکستان کا ہر نیا حکمران پہلے جیسا بلکہ اس سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ اس لیے امریکہ اپنا کوئی چھوٹا ملازم پہلے کے جیسا بلکہ اس سے زیادہ پاکستان دشمن یہاں بھیجتا ہے۔ وہ پاکستانی حکمرانوں کو بھی اپنا ایک چھوٹا سا ملازم سمجھتے ہیں۔

یہ باتیں ایک تسلسل ہیں جو پاکستان میں برپا ہیں۔ مگر میں مولانا نعیمی کی شہادت پر بہت پریشان اور بے بس ہوں۔ حکمران ہر ایسے موقع پر صرف مذمت کرتے ہیں اور بڑی ڈھٹائی سے کرتے ہیں۔ ہر بار کرتے ہیں اور بار بار کرتے ہیں۔ نہ جانے

Marfat.com

وہ کیا چاہتے ہیں ؟ معذرت کے ساتھ اور دکھ کے ساتھ عرض کر رہا ہوں کہ وہ پاکستان کے حکمران نہیں۔ جس ملک پر حکومت کرتے ہیں اس کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ اس طرح دھماکہ کبھی حکمرانوں، افسروں اور پولیس افسروں کے دفتروں میں نہیں ہوتا۔ لبرٹی چوک میں ہوا، چند پولیس ملازموں کی جانیں گئیں۔ جن کو پولیس افسران نے اپنا کریڈٹ بنا کر پیش کیا۔ مناواں پولیس سنٹر پر بھی بیچارے پولیس ملازم دہشت گردی کا شکار ہوئے۔ 15 ریسکیو سنٹر پر حملے میں آئی ایس آئی کے دفتر سے فائرنگ کی وجہ سے دہشت گردوں کو جرأت نہ ہوئی کہ وہ زیادہ نقصان کرتے۔

آئی ایس آئی کے لیے میرے دل میں بڑی قدر ہے۔ امریکہ اس کے خلاف ہے تو یہ اس کی نیک نامی اور کامرانی کی دلیل ہے۔ جو کردار اس ممتاز خفیہ تنظیم نے سوویت یونین کو اس خطے سے مار بھگانے میں انجام دیا تھا۔ وہ کردار امریکہ کو نکال باہر کرنے میں ادا نہیں کیا جا رہا ہے۔ اب سوات وغیرہ میں ان کو مار پڑی ہے۔ تو وہ نہتے شریف شہریوں کی طرف آئے ہیں مگر انہوں نے مولانا نعیمی جیسے خاص آدمی کو بھی ٹارگٹ کیا۔ ہمیں جو ملنا چاہیے نہیں ملتا۔ ایک بڑے سچے اور اچھے عالم دین تک دہشت گرد پہنچ گئے خفیہ تنظیمیں کہاں تھیں۔ اسلام دشمنوں کا دشمن سرفراز نعیمی کیا ان کے لیے آسان شکار تھا۔ کیا حکمران اور افسران ہی اہم لوگ ہیں۔ یہ اطلاع تو دیتے ہو کہ اتنے دہشت گرد شہر میں داخل ہو گئے ہیں مگر انہیں پکڑتے نہیں۔ انہیں اپنا کام اتنی آسانی اور روانی سے کون کرنے دیتا ہے؟ خفیہ تنظیمیں کس خفیہ کام میں لگی ہوئی ہیں؟ لاہور پولیس کیوں اعتراف نہیں کرتی کہ وہ ناکام ہو گئی ہے۔

میرے دل میں آئی جی پولیس طارق سلیم ڈوگر کے لیے عزت ہے۔ وہ بہت مہارت اور دیانت سے کام کرنے والے آدمی ہیں مگر وہ بتائیں کہ جامعہ نعیمیہ کے اندر گھس کے ایک ظالم دہشت گرد نے وہ کر دکھایا جو ہمیں شرمندہ کرنے کے لیے کافی

Marfat.com

ہے۔ مسجدوں کی حفاظت پر پولیس مامور ہوتی ہے۔ جامعہ نعیمیہ کے لیے ڈیوٹی پر لوگ کون سی ڈیوٹی دے رہے تھے۔ ڈاکٹر مولانا سرفراز نعیمی تو نام نہاد طالبان کے خلاف سینہ سپر تھے اور تم بھی تو کہتے ہو کہ ہم ان کے مقابلے میں ہیں۔ تمہیں کچھ نہیں ہوتا اور ہمارے لوگ مرتے جا رہے ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ پاک فوج اور آئی ایس آئی اس مہم میں کامیاب ہوگی مگر اس سے پہلے ناکامیاں کیوں ہیں؟ انہیں ناکامیاں کہتے ہوئے دل لرزتا ہے۔ آخر عوام اور عوام میں سے خواص لوگ ہی کیوں مارے جاتے ہیں؟

یہ ایک سوال ہے جس کا کوئی جواب ہمارے حکمرانوں، افسروں، پولیس افسروں اور خفیہ تنظیم والوں کے پاس نہیں۔ انہیں پاکستان کے دشمنوں نے لاجواب کر دیا ہے۔ اب تو پاکستانی خفیہ تنظیموں پر حرف آنے لگا ہے۔ ہمیں سی سی پی او لاہور، ایڈیشنل آئی جی پرویز راٹھور اور ایس ایس پی لاہور شفیق گجر سے پوچھنے کا حق ہے جبکہ میں ان دونوں کے لیے بھی دل میں نرم گوشہ رکھتا ہوں مگر آج میرا دل ٹوٹا ہوا ہے اور یہ کئی بار ٹوٹا ہے۔ ٹوٹتا ہی رہتا ہے۔ کبھی افسران اور حکمران کی طرف سے یہ بیان نہیں آیا کہ یہ ہماری غفلت سے ہوا ہے۔ یہ ہماری ناکامی بلکہ بدنامی ہے۔

مولانا نعیمی جیسے جید انسان کی حفاظت ہماری پولیس اور دوسرے ذمہ دار اداروں کا فرض نہیں تھا؟ یہ شہادت مولانا کو امر کر گئی مگر تمہیں کہاں کھڑا کر گئی؟ تم جہاں بھی ہو اپنے آپ کو کٹہرے میں سمجھو۔ مگر یہ نظر نہ آنے والی عدالت فیصلہ کرے گی۔ پولیس عام شہریوں کو جگہ جگہ پر ذلیل و خوار کرتی ہے۔ ایک تو وہ غم سے نڈھال ہوتے ہیں۔ اوپر سے انہیں پولیس صرف کاروائی ڈالنے کے لیے بے حال کر دیتی ہے۔ بدحال وہ پہلے ہی حکمرانوں کے ہاتھوں ہو چکے ہیں۔ اب علماء کیا کریں گے۔ حکمران اور افسران کہتے ہیں ہم سے تعاون نہیں ہوتا۔ تعاون کرنے والوں کے ساتھ یہ حال ہوتا ہے

Marfat.com

اور انتشار بڑھانے کی منصوبہ بندی خود ہمارے ہاں ہو رہی ہے۔ پاکستان خطرے میں ہے اور حکومت کرنے والے خوشحال ہوتے جا رہے ہیں۔ مولانا نعیمی نے کہا کہ یہ ایٹمی پاکستان کے خلاف جنگ ہے، مگر جنگ کا میدان تو گھر ہیں، مسجد ہے اور ٹوٹا ہوا دل ہے۔

یہ نگر سو مرتبہ لوٹا گیا

اپنوں کی لوٹ مار ختم نہیں ہوتی، غیروں سے کیا گلہ ہے؟ حکمران، سیاستدان اور طالبان اسلام کو بدنام کر رہے ہیں مگر یہ بھی تو دیکھو کہ مسلمان ڈاکٹر سرفراز نعیمی جیسے لوگ بھی ہیں اور ایسے بہت سے مولانا ہیں جن پر ہمیں فخر کرنا چاہیے۔ ہم مولانا نعیمی شہید کے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے اپنے جسم و جاں کا نذرانہ پیش کر کے ہمیں سرخرو کیا ہے۔ حکمران تو طالبان کے خلاف کاروائی اپنی حکومت بچانے اور امریکہ کو خوش کرنے کے لیے کر رہے ہیں اور امریکہ بھارت کو خوش کر رہا ہے۔ ہمارے اصل حکمران تو مولانا نعیمی شہید جیسے لوگ ہیں۔ حکمران تو اپنی جان بچانے کے علاوہ کچھ نہیں کرتے۔ امریکہ بھی طالبان کے خلاف نہیں۔ وہ انہیں استعمال کر رہا ہے۔ حکمرانوں میں جرأت نہیں کہ وہ بھارت، افغانستان، اسرائیل اور امریکہ کا نام بھی لیں۔ حالانکہ وہ ہی اصل دشمن ہیں۔ حکمران تو دشمنوں کے بہانے سے اپنوں کے دشمن ہیں۔ پورا ملک میدانِ جنگ بنا ہوا ہے اور حکمران محاذ پر نہیں ہیں۔ وہ صرف اپنی فوج امریکہ کے کہنے پر بھارتی بارڈر سے فاٹا اور وزیرستان لے گئے ہیں۔ اس طرح امریکہ ہمیں ڈی سٹیل کرنا چاہتا ہے۔ بھارت کے لیے تر نوالہ بنانا چاہتا ہے۔ حکام ناکام ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ عوام سرخرو ہیں ابھی تک۔ مگر بنے کا گیا؟

(ڈاکٹر محمد اجمل نیازی)

روزنامہ نوائے وقت۔ 15 جون 2009ء

Marfat.com

تم ناحق کرچیاں چن چن کر اک آس لگائے بیٹھے ہو؟

یہ عجیب دھچکا تھا۔ جناب علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی شہید ہو گئے۔

اب ٹیلیویژن لگاتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہے۔ نہ جانے کون سی گھڑی۔۔۔ کیسی گھڑی۔۔۔ کیسی خبر لے آئے، پہلے سکول، کالج، ہوٹل، درسگاہیں۔۔ اور اب مساجد کے اندر بھی۔۔۔

ایک ایک دن میں کئی کئی شہروں میں۔۔۔ خون سے لتھڑی ہوئی لاشیں، ٹوٹے ہوئے اعضاء، کراہتی ہوئی زندگی، بین کرتے ہوئے لواحقین۔۔۔

یہ کب تک ہوتا رہے گا۔۔۔؟

ہر شہید ہونے والا فرد انتہائی قیمتی ہوتا ہے۔۔ معذور اور اپاہج ہو جانے والے کسی کے دشمن نہیں تھے، پھر زندگیاں اور خوشیاں ان سے کیوں چھینی جا رہی ہیں۔ حکومت کی ساری تجویزیں اور تاویلیں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں اور ایک دھماکہ ہو جاتا ہے۔ ابھی پہلوں کی صف بکھرتی نہیں ایک اور بچھا دی جاتی ہے۔۔۔

وقت کی کس منحوس اور بے درد گھڑی میں پاکستان داخل ہو گیا ہے؟ محترم ڈاکٹر علامہ محمد سرفراز نعیمی ایک بہت بڑے عالم دین ہی نہیں، بہت بڑے انسان تھے۔ ہر دور میں ان کی بیداغ شخصیت غیر متنازعہ رہی، وہ متعصب نہیں تھے۔ وہ ہمیشہ دوسروں کی بات بڑے تحمل سے سنا کرتے تھے۔۔ ان کے دلائل میں بڑا وزن ہوتا تھا۔

Marfat.com

مجھے ان کے ساتھ کئی ملاقاتوں کا شرف حاصل ہوا، ان کی منکسر المزاجی اور عالی ظرفی کی اس سے بڑی اور کیا مثال ہو گی کہ جب ان کے مدرسہ میں خواتین کا جلسۂ تقسیم اسناد ہوا تو خود مجھے دعوت نامہ دینے میرے گھر تشریف لائے۔ مجھے دو تین بار ان کی درسگاہ کے اجتماعات میں جانے کا اتفاق ہوا۔ ہمیشہ وہاں جا کر اور ان طالبات سے مل کر ایک روحانی خوشی ہوتی تھی۔ وہاں ان کی تعلیم ہی مکمل نہیں ہوتی تھی بلکہ وہاں طالبات کی تربیت سازی بھی ہوتی تھی۔ آنے والے دنوں کے لیے نئی نسل کی مائیں تیار کی جاتی تھیں۔

دو تین بار ہم نے انہیں ہمدرد کی مجلس شوریٰ میں بھی مدعو کیا۔ وہاں اسلام کے حوالے سے ہم نے جس موضوع پر بولنے کی انہیں دعوت دی۔ انہوں نے ہمیشہ بڑے متوازن اور مدبرانہ انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ وہ ایک عظیم سکالر تھے۔ تقریر کرتے وقت کبھی کسی کی دل آزاری نہیں کرتے۔ انتہا پسند بھی نہیں تھے۔ وہ جانتے تھے کہ اسلام کی بات کرنے والوں کا لب ولہجہ کس قدر میٹھا اور دل میں اتر جانے والا ہونا چاہیے۔ انہوں نے اپنے عظیم المرتبت والد ماجد کے مشن کو بڑی خوبصورتی سے آگے بڑھایا اور جامعہ نعیمیہ کو طلباء و طالبات کے لئے ایک مثالی درسگاہ بنا دیا۔

تبھی باری تعالیٰ نے انہیں شہادت کے درجے پر فائز کیا۔ وطن کی مٹی پر قربان ہو جانا کتنی پر وقار موت ہے اور موت بھی ایسی کہ پہلے جمعۃ المبارک کی نماز پڑھائی۔ اپنے ربّ کے حضور سربسجود ہوئے، اسی کا ذکر کیا۔ اسی کو گواہ بنایا۔ اسی کے دربار میں حاضری دی۔ کیسی حاضری دی کہ حاضری منظور ہو گئی۔

پر یہ آنکھ تر کیوں ہوئی جاتی ہے۔۔۔ آفرین ہے ان کے ساتھیوں پر جو نماز کی صف میں بھی ہم جلیس تھے اور رتبۂ شہادت میں بھی ہم جلو ہوئے۔۔۔ وہ سارے عظیم لوگ۔۔۔ وہ سب ہی ہمارے خراج کے لائق ہیں۔۔۔ جس جس شہر میں خودکش

Marfat.com

حملے ہوئے ہیں ۔۔۔انہوں نے ہمارے وطن کے عزیز اور عظیم لوگ چھین لئے ہیں ۔اللہ کی رحمت ہو ان سب شہیدوں پر جو اس وطن کے لیے اپنا لہو دے رہے ہیں۔

مگر کب تک ۔۔۔میڈیا یہ خون میں لتھڑے ہوئے مناظر دکھاتا رہے گا۔۔۔ ریزہ ریزہ شیشے اور زمین بوس عمارتیں ۔۔۔کب تک مسجدوں کے گنبد آہ وبکا سنتے رہیں گے ۔۔۔روز ہی اعلان ہوتا رہے گا۔خودکش حملہ آور کا سر مل گیا۔۔۔کتنے سر ملے ہیں آپ کو، کیا ان کا پہاڑ بنائیں گے ۔کتنی جیکٹیں مل چکی ہیں آپ کو ۔۔۔کیا ان جیکٹوں سے لٹے پٹے لوگوں کے لیے شامیانے بنائیں گے۔

کتنے اعضاء ملے ہیں آپ کو ۔۔۔کیا وہ واقعی انسانی اعضاء تھے ۔۔۔دیکھو تو سہی وہ درندوں کے اعضاء تو نہیں تھے ۔۔۔کب تک ثبوت اکٹھے کرتے رہو گے۔۔؟

تم ناحق بوٹیاں چن چن کر
اک آس لگائے بیٹھے ہو ۔۔۔
تم ناحق ہڈیاں چن چن کر
اک آس لگائے بیٹھے ہو ۔۔۔
تم ناحق دھبے دھو دھو کر
اک آس لگائے بیٹھے ہو ۔۔۔
بوٹیوں کا مسیحا کوئی نہیں
ہڈیوں کا مسیحا کوئی نہیں
دل ٹوٹ گئے ۔۔۔
گھر پھوٹ گئے ۔۔۔
کب جانے والے لوٹ سکے
تم ناحق کرچیاں چن چن کر

Marfat.com

اک آس لگائے بیٹھے ہو
شیشوں کا مسیحا کوئی نہیں
جو ٹوٹ گیا سو ٹوٹ گیا!

(بشریٰ رحمٰن)

روزنامہ نوائے وقت لاہور۔14 جون 2009ء

Marfat.com

پاکستان کو عراق بنانے کی سازش

مفتی محمد سرفراز نعیمی کی دہشت گردی کے اندوہناک سانحہ میں المناک شہادت محض ایک جید عالم دین کا قتل ہی نہیں بلکہ ایک ایسی سازش ہے جس کا مقصد پاکستانی معاشرہ کو مذہبی فرقہ بندی کی ایک اور ایسی تقسیم کی طرف دھکیلنا ہے تا کہ پہلے سے ہمارے متزلزل قومی و مذہبی اتحاد کو تار تار کر دیا جائے اور مذہب کے نام پر قتل و غارت کا یہاں وہ بازار گرم ہو جس میں کوئی مسجد، کوئی عالم دین، کوئی فرد، کوئی گھر اور کوئی شہر محفوظ نہ رہ سکے۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی صاحب کی شہادت پاکستان میں ایک ایسے فتنہ کا بیج بونے کی کوشش ہے کہ یہاں عراق جیسے حالات پیدا کیے جا سکیں اور ملک خانہ جنگی کی ایک ایسی حالت کو پہنچ جائے، جہاں ہمارے دشمنوں کے لیے پاکستان کو تقسیم اور اس کے ایٹمی ہتھیاروں پر قبضہ کرنا آسانی ممکن ہو جائے۔ ہمارے ہاں ابھی شیعہ سنی فسادات قابو میں نہیں آئے کہ اب دیوبندی اور بریلوی مسلکی اختلافات کو دشمنی میں تبدیل کیا جا رہا ہے اور یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ اس نئی سازش کا تعلق سوات میں ملٹری آپریشن کے Fallouts سے ہے، جس کا شاید ہم میں سے کسی نے سوچا بھی نہیں تھا۔ معلوم نہیں کہ ابھی ہمیں اور کیا کچھ دیکھنا باقی ہے۔۔۔

مفتی سرفراز نعیمی صاحب کی شہادت کے اگلے روز متین صلاح الدین لکھتے ہیں کہ دو تین ہفتہ قبل ان کی مفتی صاحب سے ملاقات ہوئی، جس میں انہوں نے

Marfat.com

پاکستان کے موجودہ حالات کے حوالے سے سوال کیا جس کے نتیجے میں مولانا فرمانے لگے:

"امریکا اور بھارت چاہتے ہیں کہ پاکستان کو توڑ دیا جائے اور ہمارے ایٹمی پروگرام کو تباہ کر دیا جائے۔" جب ان سے طالبان کے نام پر پاکستان میں امریکا اور "را" کی اپنے ایجنٹوں کے ذریعے تخریبی کارروائیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو مفتی نعیمی صاحب کا کہنا تھا کہ " ہم افغانستان کے اصل طالبان کی بات نہیں کرتے ۔۔ ہم ان کے خلاف ہیں جو دین کا نام لے کر مزاروں اور مساجد کو نشانہ بنا رہے ہیں۔۔"

متین صلاح الدین مزید لکھتے ہیں۔ میں نے عرض کیا دیکھئے مولانا مسئلہ تو بنیادی طور پر یہی ہے کہ امریکہ نے معصوم مسلمانوں کے خلاف جنگ شروع کی اور غدار فوجی ڈکٹیٹر مشرف نے اس کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا اور امریکا کے خلاف جہاد کرنے والوں کے خلاف لڑنا شروع کر دیا۔۔۔ اور اب امریکا یہاں شورش برپا کر کے ہمارے ملک میں فوجی مداخلت کا جواز پیدا کرنا چاہتا ہے۔ کچھ اور گفتگو ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ مولانا آپ ان سب معاملات پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور ہمارا ان باتوں پر اتفاق ہے تو فرمایئے کہ اس صورتحال کا کیا حل ہے؟ مولانا شہید نے اس امر پر اتفاق فرمایا کہ ایسی کوشش کی جائے کہ ایک بنیادی نکتے پر علماءِ کرام اور محبِ وطن حلقوں کو اکٹھا کیا جائے اور وہ یہ کہ باقی سب بھول کر ملک بچانے کے لیے امریکی غلامی سے نجات حاصل کی جائے۔۔۔ امریکا کی پالیسی سے جان چھڑائی جائے۔۔۔ اربابِ اختیار کو مجبور کیا جائے کہ 9/11 کے بعد کے مشرف کے فیصلے کو واپس لے کر پاکستان، افغان سرحد سیل کر دے۔۔۔ یہ واضح کر کے کہ افغان طالبان سے ہمارا کوئی جھگڑا نہیں، شرپسندوں کو کچل

Marfat.com

دیا جائے۔۔۔۔

مضمون کے آخر میں متین صاحب لکھتے ہیں:

"جامعہ نعیمیہ پر حملہ وطن عزیز کی سرحدوں کے اندر سے نہیں باہر سے ہوا ہے، دشمن ملکی اختلافات کو دشمنی میں تبدیل کر کے ایک نہ بجھنے والی آگ بھڑکا کر ہمارے گھر کو خاکستر کرنا چاہتا ہے۔ مولانا شہید کے چاہنے والے اور عقیدت مند انجانے میں دشمن کی گھناؤنی سازش کا آلہ کار بننے سے خود کو بچا کر ان کا مشن پورا کریں۔"

مفتی سرفراز شہید کی جانب سے ملک کو درپیش دہشت گردی اور عسکریت پسندی جیسے مسائل کے حل کے لیے دی گئی تجویز بھی وہی ہے جو ایک سنجیدہ طبقہ کی جانب سے بار بار پیش کی جا رہی ہے یعنی امریکا کی غلامی سے آزادی اور 9/11 کے نتیجے میں جنرل مشرف کی طرف سے اختیار کی گئی مسلم کش نام نہاد دہشت گردی کے خلاف جنگ سے پاکستان کی لاتعلقی۔ لیکن ہمارا المیہ یہ ہے کہ موجودہ حکومت اس اصل مرض کی تشخیص کے باوجود محض ظاہری اثرات پر توجہ مرکوز کئے ہوئے ہے۔ امریکا کے ڈر اور ڈالروں کے لالچ میں ہمارے حکمران مشرف کی پالیسی کو نہ صرف برقرار رکھے ہوئے ہیں بلکہ ان کی کمزوریوں نے امریکا کو پاکستان پر مزید مسلط کر دیا ہے جس کی وجہ سے آگ اور خون کی ایک ایسی ہولی کھیلی جا رہی ہے، جس کو اگر روکا نہ گیا تو تباہی ہمارا مقدر ہو گی۔ صدر آصف علی زرداری نے بعد از نصف شب قوم سے خطاب میں، جبکہ لوگوں کی اکثریت محوِ خواب تھی، اس بات کا عہد کیا کہ وہ دہشت گردوں کے خلاف آخری حصہ تک جنگ لڑیں گے۔ صدر زرداری امریکی خواہش کے مطابق طاقت کے ذریعے دہشت گردی عسکریت پسندی اور طالبانائزیشن کے حل پر بضد ہیں۔ صدر کی طرف سے سوات میں

Marfat.com

کنٹونمنٹ کے قیام اور فوج کی تنخواہ میں اضافہ بلاشبہ ایک خوش آئند اقدام ہے مگر کاش ہمارے حکمران دشمن کی اس سازش کو سمجھ سکیں، جس کی وجہ سے ہمارے نوجوان خودکش بم باندھ کر اپنے ہی ہم وطنوں کی جانیں لے رہے ہیں، ان کے ہاتھوں میں ہتھیار تھما دیئے گئے ہیں، جس کا نشانہ ان کی اپنی فوج اور پولیس ہیں۔ ایسے حالات پیدا کر دیئے گئے ہیں جہاں بھائی کو بھائی کا دشمن بنا دیا گیا ہے۔ مفتی نعیمی کو شہید کرنے کا مقصد اس دشمنی کو مزید پھیلانا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ آنے والے دنوں میں کچھ اور علماء حضرات کو دشمن اپنی دہشت گردی کا نشانہ بنانے کی کوشش کریں گے تاکہ فرقہ واریت کے ایک نئے دور کا یہاں آغاز کیا جاسکے۔

ان حالات میں حکومت سیاسی جماعتوں اور علماء حضرات کو مل بیٹھ کر اس بنیادی حل کی طرف قدم بڑھانا ہوگا۔ جس کا ذکر مفتی نعیمی صاحب نے اپنی گفتگو میں کیا۔ مزید معصوموں کی جانوں کو بچانے کے لیے حکومت کو امریکا کی دہشت گردی کے خلاف جنگ سے جان چھڑانی پڑے گی۔ ڈرون حملوں کے خاتمہ کے لیے ایک واضح حکمت عملی پر عمل پیرا ہونا پڑے گا۔ سوات اور قبائلی علاقوں میں فوجی آپریشن روک کر طالبان سے بات چیت کر کے سیاسی اور پرامن حل کی طرف قدم بڑھانا ہوگا۔ اگر مغربی طاقتیں اپنے معصوم لوگوں کی جانوں کو بچانے کی خاطر شمالی آئرلینڈ میں دہشت گردوں کے ساتھ بات کر سکتی ہیں اور اس عمل کی مکمل حمایت کر سکتی ہیں تو ہم ایسا کیوں نہیں کر سکتے اور ہمارے لیے ایسا کرنے میں امریکا کی طرف سے کیوں ممانعت ہے۔

آپریشن سے مسائل حل نہیں ہوتے بلکہ مزید گھمبیر ہو جاتے ہیں۔ لال مسجد ملٹری آپریشن نے اس ملک میں خودکش بمباروں کی ایک نہ ختم ہونے والی کھیپ تیار کی۔ جیسا کہ خدشہ تھا، موجودہ سوات ملٹری آپریشن نے بھی دہشت گردی کے واقعات میں نہ صرف بے پناہ اضافہ کر دیا ہے بلکہ اسے ایک نیا مگر انتہائی سنگین رخ دے دیا۔ نااہل اور

Marfat.com

ناسمجھ سیاسی قیادت نے فوج کو ایک ایسی جنگ میں جھونک دیا جو کبھی جیتی نہیں جا سکتی۔ فوجی آپریشن نے مسائل کو نہ کبھی پہلے حل کیا نہ اب کر سکتے ہیں۔

توقع یہ تھی کہ سوات آپریشن چند ہفتوں میں ختم ہو جائے گا مگر یہ طول پکڑتا جا رہا ہے۔ اب تک سو سے زائد فوجی جوان اور افسر شہید ہو چکے ہیں جبکہ 1300 سے زائد عسکریت پسندوں کو فوجی ترجمان کے مطابق مارا جا چکا ہے۔ حقیقت میں نجانے ان میں سے کتنے واقعی عسکریت پسند اور دہشت گرد تھے، یہ شاید کبھی معلوم نہ ہو سکے گا۔ دہشتگردی کے واقعات میں جاں بحق ہونے والوں کی کوئی گنتی نہیں اور اب ان واقعات میں کافی حد تک اضافہ ہو چکا ہے۔ فوج کے خلاف لڑنے والوں کو بیرونی امداد کھلے عام مل رہی ہے اور بھاری مقدار میں امریکی اسلحہ پکڑا جا چکا ہے۔

ایسے میں دانش کا تقاضا ہو گا کہ حکومت اپنی موجودہ حکمت عملی میں تبدیلی لائے ورنہ معصوموں کا خون مزید بہنے سے کوئی نہیں روک سکتا اور امریکا، ایک اور عراق بنانے میں کامیاب ہو جائے۔

(انصار عباسی)

روزنامہ جنگ لاہور۔ جون 2009ء

Marfat.com

ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شہادت اور فرقہ واریت کی سازش

ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی المناک شہادت نے پورے ملک کو سوگوار کر دیا ہے۔ وہ اگرچہ بریلوی مکتب فکر کے علماء کرام میں سے تھے لیکن اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کے ناظمِ اعلیٰ ہونے کی حیثیت سے وہ تمام مکاتب فکر کے باہمی اتحاد و اتفاق کا استعارہ تھے۔ انہیں ہدف بنا کر درحقیقت اتحاد پر حملہ کیا گیا ہے، باہمی منافرت پیدا کرنے اور فرقہ واریت کو ہوا دینے کی سازش کی گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب ہمارے رفیق کار اور بے تکلف ساتھی تھے۔ ویسے تو ان میں بہت سی صفات اور خصوصیات تھیں لیکن مجھے ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی سادگی اور درویشی کی صفت بہت اچھی لگتی تھی، وہ عمر بھر ایک پرانی سی موٹر سائیکل کی رفاقت نبھاتے رہے، اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے اجلاس میں تشریف لاتے تو بھی بسوں اور ریل گاڑیوں پر سفر کر کے آ جاتے، ہم نے دینی مدارس کے خلاف اندرونی و بیرونی سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے مشترکہ جدوجہد کی ڈاکٹر سرفراز نعیمی مدارس دینیہ کی پاسبانی اور ترجمانی کو اپنی زندگی کا نصب العین خیال کرتے تھے اور مدارس کے مخالفین کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کا حوصلہ رکھتے تھے۔ مسلکی اختلافات کے باوجود ڈاکٹر صاحب سے ہمیشہ ہمارے خوشگوار تعلقات رہے ، نوک جھونک ، فقرہ بازی ، مسکراہٹوں اور محبتوں کا تبادلہ ہوتا رہتا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے ادارے جامعہ نعیمیہ کو بھی مدارس کے کاز اور اجتماعی مقاصد کے لیے وقف کر رکھا

Marfat.com

تھا۔ انہوں نے کھلی پیشکش فرما رکھی تھی کہ لاہور میں جب بھی اتحاد تنظیمات کا اجلاس کرنا چاہیں ہم جامعہ میں میزبانی کو اپنی سعادت سمجھیں گے۔ صرف مدارس ہی نہیں بلکہ امریکی حملے کے بعد مزاحمتی اور احتجاجی تحریک ہو یا تحفظ ناموس رسالت ﷺ کا مسئلہ، ڈاکٹر نعیمی ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کے مزاج میں بڑا جارحانہ پن تھا، وہ عالمی دہشت گردی کا کھل کر تذکرہ کرتے اور استعماری قوتوں کی سازشوں اور شرارتوں کو ہمیشہ طشت ازبام کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ مجھے ان کے ساتھ بہت سے ملکی اور غیر ملکی اسفار کرنے کا موقع ملا۔ لیکن سفر حج کی رفاقت کو میں کبھی نہ بھول پاؤں گا۔ چونکہ حج کا عمل، محبت اور وارفتگی کا عمل ہوتا ہے اور اس سفر کے رفقاء سے بھی ایک فطری انس ہو جاتا ہے۔ اس لیے اس سفری رفاقت کے بعد ڈاکٹر صاحب کے ساتھ قربتوں اور محبتوں میں مزید اضافہ ہوا۔

حج کے دوران ایک مرتبہ بڑا دلچسپ واقعہ پیش آیا۔ نمازِ مغرب کے لیے ڈاکٹر صاحب دوڑے دوڑے جا رہے تھے، میں اور محترم میاں نعیم الرحمٰن صاحب بھی ان کے ساتھ ساتھ قدموں چل رہے تھے۔ اچانک مجھے دل لگی سُوجھی کیونکہ انہیں لفظی چٹکی کاٹتے ہوئے بڑا لطف آتا تھا۔ اس لیے میں نے ازراہِ مزاح کہا: "ڈاکٹر صاحب! آپ کے مکتب فکر کے بارے میں تو یہ تاثر عام ہے کہ آپ لوگوں کی "وہابیوں" کے پیچھے نماز نہیں ہوتی اور آپ ہیں کہ "وہابیوں" کی اقتداء کے لیے دوڑے جا رہے ہیں" اس پر ڈاکٹر صاحب بہت ہنسے اور دیر تک ہنستے رہے۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شہادت بلاشبہ ایک بہت بڑا سانحہ ہے لیکن اس سے بڑا حادثہ یہ ہے کہ ان کی شہادت کو انتشار و افتراق کا ذریعہ بنانے کی منظم سازش ہو رہی ہے۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شہادت کو مسلکی تناظر میں دیکھنے کی بجائے دہشت گردی کے عمومی حالات اور امن وامان کی موجودہ دگرگوں صورتحال کے تناظر میں دیکھنا چاہیے۔

Marfat.com

ہمیں افسوس ہے کہ بعض مہربانوں نے ایک ایسے وقت میں جب ملک سنگین بحرانوں سے دوچار ہے اور تاریخ کے نازک ترین دور سے گزر رہا ہے۔ اختلاف رائے کے ایک معاملے کو خوامخواہ مخالفت اور فرقہ وارانہ رنگ دینے کی کوشش کی۔ مالاکنڈ اور قبائلی علاقہ جات میں جاری آپریشن کے حوالے سے اس وقت ہر طبقہ فکر میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ سیاسی جماعتوں میں سے بعض جماعتیں آپریشن کی حامی ہیں جبکہ بعض جماعتیں آپریشن کو خرابی کی جڑ قرار دے رہی ہیں۔ دانش وروں میں سے کئی حضرات بالخصوص کئی بڑے صحافتی ادارے عمومی آپریشن کو مسائل میں اضافے کا سبب گردانتے ہیں، ایسے میں علماء کرام میں آپریشن کے بارے میں اختلاف رائے ایک فطری امر ہے۔ چنانچہ دیوبندی، اہلحدیث، جماعت اسلامی، تنظیم اسلامی اور خود بریلوی مکتب فکر کے کئی حضرات اور جماعتیں کھل کر اپنے موقف کا اظہار کر چکی ہیں کہ عمومی آپریشن سے ملک و قوم کا نقصان زیادہ ہوتا ہے فائدہ کم۔۔۔ ہم نے مشرقی پاکستان میں آپریشن کا تجربہ کیا، اس کے نتائج ہمارے سامنے ہیں، ہم نے بلوچستان میں آپریشن کیا تو کیا حاصل ہوا؟ قبائلی علاقوں میں ایک عرصے سے کئی آپریشن کئے گئے، ان کے نتیجے میں لاکھوں لوگ بے گھر ہو گئے، بھارتی دھمکیوں کے جواب میں خود کو پاکستان کے پاسبان قرار دینے والے آج فوج کے خلاف برسرپیکار ہیں، پورا ملک دھماکوں سے گونج اٹھا ہے، ہر طرف لاشیں اور خون دکھائی دے رہا ہے، ایسے میں ضرورت اس امر کی ہے کہ عمومی آپریشن کی بجائے انٹیلی جنس ذرائع سے جرائم پیشہ عناصر کا سراغ لگا کر اور غیر ملکی روابط کا پتہ چلا کر جرائم پیشہ لوگوں اور غیر ملکی ایجنٹوں کی ٹارگٹ کلنگ کی جائے، آپریشن کی آڑ میں بے گناہ شہریوں کے قتل عام کا سلسلہ بند کیا جائے اور اپنی فوج اور عوام کو لڑانے کی بیرونی سازش کو ناکام بنایا جائے۔ یہ موقف عواقب و نتائج اور زمینی حقائق کے لحاظ سے زیادہ مفید، نتیجہ خیز اور پاکستان کے استحکام و سالمیت کے مناسب ہے۔ جبکہ دوسری طرف چند علماء و

Marfat.com

مشائخ (اتفاق سے جن سب کا تعلق صرف بریلوی مکتب فکر سے ہے) کی رائے یہ ہے کہ آپریشن کو اپنے منطقی انجام تک پہنچنا چاہیے اور لاشیں گرنے اور خون بہنے کا سلسلہ اسی طرح جاری رہنا چاہیے، وہ اسے استحکام پاکستان کے لیے ضروری خیال کرتے ہیں۔ دونوں مؤقف اگر صرف اختلاف رائے کا ہر شخص کو حق حاصل ہے۔ اگر اس اختلاف رائے کے اظہار کے دوران صرف دہشت گردی، عسکریت پسندی اور فوجی آپریشن کا موضوع ہی زیر بحث آئے تو بھی کوئی مسئلہ نہیں لیکن خرابی کا آغاز تب ہوتا ہے جب اس صورتحال کو مسلکی رنگ دینے کی کوشش کی جاتی ہے، اس میں فرقہ وارایت کا عنصر شامل کیا جاتا ہے اور پھر اس بدقسمتی میں اس وقت مزید اضافہ ہو جاتا ہے اور جب ایسا ماحول سرکاری سرپرستی میں بنایا جائے۔

امریکہ کی موجودہ حالات میں خواہش اور منصوبہ بندی یہ ہے کہ وہ دراصل اس خطے میں عراق کی طرز پر فرقہ واریت کو ہوا دینا چاہتا ہے، پاکستانی فوج اور عوام کا تصادم ہو یا مختلف مکاتبِ فکر کے مابین محاذ آرائی، یہ سب امریکی خواہشات ہیں اور اس میں نقصان صرف اور صرف اسلام اور پاکستان کا ہو رہا ہے۔ معروف خاتون کالم نگار محترمہ طیبہ ضیاء نے عمران خان کے حوالے سے لکھا ہے کہ ان کی جہاز میں چار امریکی گوروں سے ملاقات ہوئی جو چند مخصوص علماء ومشائخ سے مل کر آ رہے تھے۔ عمران خان اور طیبہ ضیاء تو صاف لفظوں میں ایک مسلک کا نام لیتے ہیں لیکن ہمارے خیال میں امریکی ایجنڈے کی تکمیل کرنے والوں اور دہشت گردی کا ارتکاب کرنے والوں کا کسی مسلک سے تعلق نہیں ہوتا۔ اسی طرح محترم حمید گل نے ”زلمے خیل زاد“ کی بیوی کی طرف سے تیار کی گئی ایک رپورٹ کا حوالہ دیا ہے، جس سے پاکستانی معاشرے کو صوفی یعنی بریلوی، وہابی یعنی دیوبندی، اہلحدیث، جماعتِ اسلامی وغیرہ شیعہ اور سیکولر مسلمانوں کے چار خانوں میں بانٹ کر باہم دست وگریباں کرنے کی سازش کا پتہ چلتا ہے۔ ان چشم کشا

Marfat.com

انکشافات کے باوجود بھی اگر کوئی اس فرقہ وارانہ مہم کا حصہ بنتا ہے تو اس پر افسوس ہی کیا جاسکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہم نے اللہ کے فضل و کرم سے اس مہم کا کوئی جواب نہیں دیا۔ ہمیشہ صبر و تحمل اور حکمت و بصیرت سے کام لیا اور ان شاء اللہ آئندہ بھی احتیاط سے کام لیتے رہیں گے۔ حالانکہ کئی جذباتی نوجوانوں کی طرف سے تسلسل سے یہ تجاویز اور فرمائشیں سامنے آتی رہیں کہ "علماء و مشائخ" کا ایک مخصوص گروہ مسلسل کانفرنسوں، ریلیوں اور اجلاسوں کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے، اس کا جواب دینا چاہیے لیکن ہم نے جوابی کانفرنس اور کنونشن تو دور کی بات جوابی بیان تک دینے سے گریز کیا۔ آپ دیوبندی، اہلحدیث، جماعتِ اسلامی اور بریلوی مکتب فکر کے سنجیدہ طبقہ کے سرکردہ حضرات میں کسی کا دو لفظی بیان نہیں دکھا سکتے جس سے اس فرقہ وارانہ مہم کو مزید ہوا ملتی ہو بلکہ سب نے اسے سازش ہی قرار دیا۔ یہاں یہ بات بھی ریکارڈ پر لانا ضروری ہے کہ ہم متاثرہ علاقوں میں مزارات پر قبضے، نعشوں کی بے حرمتی، مسلک کی بنیاد پر امتیازی سلوک اور دیگر تمام قابل اعتراض امور کو بھی اسی سازش کا حصہ سمجھتے ہیں اور ہم نے ہمیشہ ان چیزوں کی کھل کر مذمت کی ہے۔

اس سارے معاملے میں لمحہ فکریہ یہ ہے کہ اب یہ معاملہ لفظی جنگ سے آگے نکل کر خون کی ہولی کی طرف چل نکلا ہے۔ جنرل (ر) حمید گل ایسے باخبر لوگ اسے امریکی کارروائی قرار دے رہے ہیں، اس لیے اس موقع پر تمام مکاتب فکر کے علماء و قائدین کو دانشمندی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ موجودہ ملکی صورتحال، قبائلی علاقہ جات کے معاملے، دہشت گردی اور عسکریت پسندی کے ایشو کو عمومی تناظر میں دیکھنا ہوگا اور اسے مسلکی رخ اختیار کرنے سے بچانا ہوگا بصورتِ دیگر آج اگر ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو خاک و خون میں تڑپا گیا تو کل نہ کوئی عالم دین بچے گا اور نہ ہی کوئی مسجد و مدرسہ محفوظ رہے گا

Marfat.com

بلکہ اس بات کا بھی سخت اندیشہ ہے کہ یہ جنگ کہیں اس ملک کے گلی کوچوں میں نہ پھیل جائے۔ ہمیں اس صورتحال کی سنگینی کا ادراک بھی کرنا ہوگا اور تدارک بھی۔

(محمد حنیف جالندھری)

روزنامہ اوصاف لاہور، 25 جون 2009ء

Marfat.com

آپ ہمیشہ سالارِ کارواں رہے

ظالموں نے اپنی درندگی و دہشت گردی کے لیے چمنستانِ عالم کا وہ پھول چنا جو اپنی مہک ، خوبصورتی اور ظاہری و معنوی حسن کے لحاظ سے پورے چمن کا نکھار تھا۔ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی اپنے علم و فضل، تدبر و تفکر، فہم و فراست اور ایمان و تقویٰ کے لحاظ سے منفرد و ممتاز تھے۔ انہوں نے ہمیشہ اتحادِ امت کی بات کی۔ پوری امت کو متحد و منظم کرنے کے لیے سرگرم عمل رہے۔ جامعہ نعیمیہ ہمیشہ امت کے اتحاد کی علامت رہا ہے۔ ان کے والد گرامی نامور عالم دین حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی صاحب مرحوم ایک ایسی شخصیت تھے کہ جن کا احترام ہر مکتبہ فکر اور ہر طبقۂ زندگی میں یکساں موجود تھا۔ وہ ملک کی ان چند شخصیات میں شامل تھے کہ جو سب کو اکٹھا اور متحد و متحرک کر سکتے تھے۔ اسی لیے انہوں نے ہمیشہ اتحاد امت کے لیے بھرپور جدوجہد کی۔ قرار داد مقاصد کا معاملہ ہو یا تحریک ختم نبوت۔ تحریک نظام مصطفےٰ ﷺ ہو یا شہری آزادیوں کے لیے چلائی جانے والی مہم۔ دینی مدارس کے تحفظ کی جنگ ہو یا سوشلزم ،کمیونزم ، سیکولرازم کی یلغار کے آگے بند باندھنے کا مرحلہ، علاقائیت ولسانیت کی بنیادوں پر امت کے اتحاد کو تباہ کرنے کی سازش کو ناکام بنانے کا مقدس فریضہ ہو یا انسداد فواحش و منکرات کی تحریک ، حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی صاحب ہمیشہ سالارِ کارواں رہے۔ انہوں نے ہمیشہ معتدل و متوازن طرزِ فکر اپنایا اور کبھی بھی مسالک کی بنیاد پر اختلافی فضا کو پروان نہ چڑھنے دیا۔

Marfat.com

والد گرامی حضرت مولانا گلزار احمد مظاہری مرحوم کے ساتھ ان کے خصوصی قلبی
تعلقات تھے۔ اباجی کو انہوں نے کئی بار جامعہ نعیمیہ میں مدعو کیا۔ اسی طرح وہ خود اباجی کی
دعوت پر علماء اکیڈمی منصورہ میں متعدد مرتبہ لیکچر دینے کے لیے تشریف لائے۔ وہ علماء
اکیڈمی کی تربیت، علماء و ائمہ کلاس کے مستقل مربی تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے خود تجویز
فرمایا کہ اس کلاس میں میرے لیکچر کا موضوع عقیدۂ توحید ہو اور مولانا عبدالرحمٰن اشرفی
صاحب کو آپ عشق رسالت کے موضوع پر خطاب کی دعوت دیں۔ چنانچہ ان کی تجویز
کے مطابق علماء اکیڈمی کی اس کلاس میں کہ جس میں دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث مسلک
کے علماءِ کرام شامل تھے، انہوں نے عقیدۂ توحید پر اتنا زبردست، ہر لحاظ سے مکمل جامع
قرآن وسنت کی تعلیمات سے مکمل ہم آہنگ ایسا خطاب فرمایا کہ اہلحدیث علماء نے
بھی کہا کہ ایسا خطاب تو کوئی بڑے سے بڑا اہلحدیث عالم بھی نہیں کرسکتا۔ دلچسپ امر یہ
ہے کہ مولانا عبدالرحمٰن اشرفی صاحب کے عشق رسالت کے موضوع پر خطاب پر یہی
تبصرہ بریلوی مسلک کے علماءِ کرام کا تھا۔

حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی صاحب کی رحلت امت کے لیے ایک بہت
[illegible]مہ اور اتحاد امت کی تحریک کے لیے ایک بہت بڑا دھچکا تھا، تاہم حضرت ڈاکٹر
[illegible]می صاحب شہید نے اس خلاء کو بطریقِ احسن پورا کیا۔ انہوں نے نہ صرف یہ کہ
[illegible]یہ کی عظیم الشان علمی درسگاہ کے علمی و تدریسی تسلسل کو جاری رکھا بلکہ اپنے حسن
[illegible]سے اسے وسعت بھی دی۔ نصاب تعلیم میں بھی بہترین تبدیلیاں کیں اور ایک
[illegible]صورت لائبریری اور کانفرنس ہال کا اضافہ بھی کیا۔ اسی طرح انہوں نے اپنے
[illegible]ت والد گرامی کی اعلیٰ ترین روایات کی پوری پاسداری کی اور جلد ہی وہ بھی
کی علامت بن گئے۔ وہ ہر مکتبۂ فکر کے یکساں راہنما تھے۔ انہیں دیوبندی
کے مدارس میں بھی بلایا جاتا۔ جماعتِ اسلامی کی طرف سے جب بھی اور
انہیں خطاب کی دعوت دی گئی وہ ضرور تشریف لائے اور اپنے بہترین علمی

Marfat.com

خطاب سے قلب وروح کو تسکین کا سامان فراہم کیا۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی صاحب نے ملی مجلس شرعی بھی قائم کی۔ ان کی طرف سے مجھے خط ملا کہ ہم نے جماعتِ اسلامی کی طرف سے آپ کا نام اس مجلس کے لیے تجویز کیا ہے۔ میں نے خط کے ذریعے ان کا شکریہ ادا کیا اور میٹنگ کے ایجنڈا میں امریکہ نواز پالیسی کے خاتمہ کے سلسلہ میں ان کی تجویز کا خیر مقدم کیا اور یہ بھی گزارش کی کہ امریکہ کے ساتھ بھارتی عزائم کی بھی مذمت کرنی چاہیے۔ یہ ڈاکٹر صاحب کی اعلیٰ ظرفی ہے کہ انہوں نے میری تجاویز سے اتفاق کیا۔

ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی کی شہادت جہاں ایک بہیمانہ اور سفاکانہ اقدام ہے اور دینی اقدار پر براہِ راست حملہ ہے۔ وہیں یہ ایک بہت بڑی عالمی سازش کا بھی ایک حصہ ہے، ہمارے دشمنوں کو سب سے زیادہ خوف امت کے اتحاد سے ہوتا ہے۔ اس لیے وہ ہمیشہ امت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی سازشیں کرتے رہتے ہیں۔ الحمد للہ! کہ علمائے کرام، دینی جماعتوں اور صلحائے امت نے ہمیشہ اس سازش کا مقابلہ کیا اور اسے ناکام بنایا۔ یہی وجہ ہے کہ شیعہ سنی کو باہم متصادم کرنے کی ہر کوشش ناکام ہوئی۔ اب بھی ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی شہید کو اسی لیے نشانہ بنایا گیا کہ اس کے ذریعے سے امت مسلمہ کے اتحاد کو نقصان پہنچایا جائے لیکن ان شاء اللہ ہمارے دشمنوں کی یہ سازش بھی ناکام رہے گی اور ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی شہید کا مقدس لہو اتحادِ امت کے اس عظیم الشان قلعہ کی حفاظت کرے گا۔

اللہ کریم شہید کی شہادت کو قبول فرمائے، انہیں اعلیٰ علّیین میں جگہ دے اور اس شہادت کے صدقے پاکستان کو ہمیشہ سلامت وقائم رکھے۔ آمین

(ڈاکٹر فرید احمد پراچہ)

روزنامہ طاقت لاہور۔ 14 جون 2009ء

Marfat.com

شہیدِ اسلام ...... پیکرِ عجز وانکسار

عام طور پر کسی بڑی شخصیت کی زندگی میں کوئی کمال ایسا نمایاں ہوتا ہے کہ اس شخصیت کی زندگی پر وہی کمال حاوی ہو جاتا ہے اور اس کے سوانح لکھنے والوں یا اس کی زندگی کے حوالے سے اپنے تأثرات کا اظہار کرنے والوں کے لئے یہ آسانی ہو جاتی ہے کہ وہ اسی جہت سے اس شخص کی زندگی پر اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہیں اور اسی کمال کو دنیا والوں کے سامنے نمایاں کر کے پیش کرتے ہیں لیکن شہید اسلام ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی علیہ الرحمۃ ان شخصیات میں سے ہیں جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمہ جہتی کمالات اور خصائص ومزایا سے نوازا تھا کہ لکھنے والوں کو سمجھ نہیں آتا کہ آپ کے کون سے کمال پر گفتگو کی جائے اور آپ کی زندگی کی کون سی جہت کو نمایاں کیا جائے:

دامانِ نگہ تنگ و گلِ حسنِ تو بسیار
گل چیں بہارِ تو ز داماں گلہ دارد

آج کے دور میں کسی شخصیت میں اتنے اوصاف وکمالات کا جمع ہونا ''الشاذ کالمعدوم'' کے درجے میں ہے۔ آپ علومِ جدیدہ کے ماہر، بالغ نظر عالم، بہترین مدرّس، بلند پایہ محقق اور مایہ ناز قلمکار ہونے کے ساتھ عالی ہمت مجاہد، عظیم مفکر اور بہترین مصلح ومربی تھے۔ شعائرِ اسلام کے محافظ، حریم نبوت کے پاسبان، گلشنِ دیں کے باغباں، دینِ اسلام کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنہ کے لئے شمشیر بے نیام تھے اور تحفظِ

Marfat.com

ناموسِ رسالت کے لئے ہر ممکن قربانی دینے کے لئے ہمہ وقت مستعد رہنے والے جانثار و جانباز مجاہد تھے۔

آپ اگرچہ رسمی معنوں میں شیخ طریقت اور کسی خانقاہی مسندِ ارشاد پر متمکن نہ تھے لیکن راہِ طریقت کی سب سے بڑی خوبی آپ میں بدرجۂ اتم موجود تھی یعنی اپنی ذات، اپنے اوصاف اور اپنے کمالات کی نفی، تواضع، کسر نفسی اور اپنے کچھ نہ ہونے کا احساس جو راہِ سلوک کے بڑے بڑے مقامات طے کرا دیتا ہے۔ اس لحاظ سے دیکھیں تو آپ دورِ حاضر کے بہت بڑے صوفی بھی تھے۔ لیکن فقط تسبیح و مناجات کے صوفی نہیں بلکہ وسعتِ افلاک میں تکبیر مسلسل کہنے والے اور خانقاہی جمود کے برعکس رسمِ شبیری ادا کرنے والے عظیم صوفی جو امتِ مسلمہ کی قیادت کا فریضہ سرانجام دے سکیں۔

آپ جیسا نمودِ علم، نمائشِ ذات اور خودستائی سے کوسوں دور رہنے والا مردِ مجاہد مجاہد اب کہاں نظر آئے گا۔ جو اپنی ذات کے فروغ کی بجائے ہمیشہ فروغ دین اور اعلاء کلمۃ الحق کے لئے مصروف رہا اور آخر کار اسی مشن میں شہادت کی سرفرازی سے سرفراز ہوا۔

آپ کے سینکڑوں کمالات میں سے فقط ایک کمال یعنی عجز و انکساری کا ایک چشم دید واقعہ عرض کرنا چاہوں گا جس نے مجھے بہت متأثر کیا۔

تنظیم المدارس کی طرف سے سالانہ امتحانات کے لئے بطور ناظم کئی سال جامعہ نعیمیہ میں ڈیوٹی لگتی رہی اور یہ فقیر اپنی ذمہ داری نبھاتا رہا۔ ایک مرتبہ پیپر شروع کروانے میں چند منٹ رہ گئے تھے لیکن مسجد میں ابھی چٹائیاں بچھانے کا کام باقی تھا۔ یہ فقیر چٹائی کا ایک کونہ پکڑے کسی طالب علم کے انتظار میں کھڑا تھا کہ ڈاکٹر صاحب تشریف لائے اور مخصوص شفقت بھرے لہجے میں پوچھا: مولانا! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ پیپر شروع کروانے میں چند منٹ باقی ہیں اور ابھی تک چٹائیاں نہیں بچھائی

Marfat.com

گئیں۔ آپ نے کسی طالب علم بلائے بغیر فوراً چٹائی کا دوسرا کونا پکڑا اور میرے ساتھ مسجد میں چٹائیاں بچھانا شروع کر دیں۔ میں عرض کرتا رہا حضرت آپ کیا کر رہے ہیں؟ مجھے انتہائی شرم محسوس ہو رہی ہے۔ آپ چھوڑ دیں میں کسی طالبعلم سے یہ کام کروالیتا ہوں مگر آپ نے تمام چٹائیاں بچھا کر ہی دم لیا۔

اور میں سوچتا رہ گیا کہ ہزاروں مدارسِ اہلسنت کے ناظم، جامعہ نعیمیہ کے مہتمم اور اتنی بلند و بالا شخصیت کے حامل میرے ساتھ ایک معمولی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ سچ یہ ہے کہ:

سروری در دینِ ما خدمت گری است

آپ کے قریب رہنے والا ہر شخص اس بات کی گواہی دے گا کہ آپ انتہائی منکسر المزاج اور نمائش ذات سے کوسوں دور رہنے والے عظیم انسان تھے۔ جنہوں نے ہمیشہ خدمت کو اپنا شعار بنایا اور ربّ تعالیٰ نے انہیں اپنی نوازشات سے سرفراز فرمایا۔ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

طریقت بجز خدمت خلق نیست
بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

(علامہ حافظ محمد ظہیر بٹ)
ڈائریکٹر مرکز الاسلامی، ڈنمارک
ماہنامہ مجلّہ نوید سحر، جولائی اگست 2009ء

Marfat.com

عظیم شہادت میں عزم کا پیغام

دہشت گردی کے عفریت نے ہمارے عہد کے ایک بہت بڑے عالم اور فقیر منش انسان کو ہڑپ کر لیا ہے۔ جس کے نتیجے میں ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے جو اس قحط الرجال کے زمانے میں شاید ہی پر ہو سکے۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی ان رجالِ کبیر میں سے تھے جو اُمتِ مسلمہ میں اتحاد کے داعی اور اعتدال اور توازن کا ایک خوبصورت پیکر تھے۔ ان کے لیے تمام مکاتبِ فکر کے علماء میں عزت و احترام پایا جاتا تھا۔ گزشتہ کئی ماہ سے وہ دہشت گردی کے خلاف بڑے سرگرم عمل تھے اور ایک متحدہ محاذ بنانے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے۔ وہ بڑے باہمت اور پر عزم دینی رہنما تھے اور خود کش حملوں کو حرام سمجھتے تھے۔ ان کی شبانہ روز کوششوں سے متحدہ علماء کونسل نے خود کش حملوں کے خلاف ایک فتویٰ جاری کیا تھا، جس نے عام لوگوں کا ذہن تبدیل کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا تھا۔ وہ دینی علوم کے علاوہ عصری علوم پر بھی دسترس رکھتے اور عالمی سیاست کے پیچ و خم سمجھتے تھے۔ وہ جس قدر طالبان کی انتہا پسندی اور دہشت گردی کے خلاف تھے، اس قدر وہ امریکہ اور بھارت سے بھی بدظن تھے جو پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں ۔ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو شہادت کا درجہ حاصل ہوا اور ان کے قریبی ساتھی بھی حق کی شہادت دیتے ہوئے کام آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ہمارے علماء کو ایک فتنے کے خلاف مکمل طور پر متحد ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Marfat.com

آج پاکستان جس دور سے گزر رہا ہے وہ ہماری تاریخ کا سب سے نازک اور کٹھن دور ہے، ہم اس وقت بیک وقت داخلی اور خارجی خطرات میں گھرے ہوئے ہیں اور ہمارے ماضی کے حکمرانوں کے عاقبت نا اندیش اور مفاد پرستانہ فیصلوں کی بدولت داخلی خطرات میں اضافہ ہوتا جارہا ہے اور یہ خدشہ پیدا ہو چلا ہے کہ شاید ہم اپنے آپ کو سنبھالنے میں ناکام ہو جائیں۔ دہشت گرد ہم پر نفسیاتی جنگ مسلط کئے جارہے ہیں اور ان کی سب سے بڑی کوشش یہ ہے کہ وہ تمام آوازیں یکے بعد دیگرے خاموش کر دی جائیں جو انتہا پسندی کے خلاف منظم ہو گئی ہیں۔ خودکش حملوں سے پورے ملک میں خوف کی لہر دوڑتی جارہی ہے اور اس تاثر کو تقویت مل رہی ہے کہ ہماری حکومت اور ہماری خفیہ ایجنسیاں بم دھماکوں اور خودکش حملوں کے سامنے بے بس ہیں۔ بعض ذمے دار حکام کی طرف سے جب یہ بیان دیا جاتا ہے کہ خودکش حملے روکے نہیں جاسکتے تو اس کا عوام کے مورال پر ایک بہت بڑا اعصاب شکن اثر ثابت ہوتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ خودکش حملہ آور جہاں تربیت لیتا ہے اور جہاں سے ساز و سامان حاصل کرتا ہے اور جو سواری حاصل کرتا ہے، ان کے بارے میں پیشگی معلومات کیوں حاصل نہیں کی جاتیں۔ دراصل ہمارے ہاں انسداد دہشت گردی کا ایک مرکزی نظام کام نہیں کر رہا۔ فوجی اور سول اداروں میں مؤثر اور قابل عمل رابطوں کا فقدان ہے۔ یہی عالم مرکزی اور صوبائی خفیہ ایجنسیوں کا ہے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں اور خفیہ ایجنسیوں کے مابین مسلسل رابطوں کا فقدان محسوس ہوتا ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم نے عوام کو خود حفاظتی کی تربیت دینے کا سرے سے کوئی انتظام نہیں کیا۔ ان مختلف دائروں میں جو فاصلے موجود ہیں، بمبار اور خودکش حملہ آور انہی کے درمیان سے گزر کر اپنے اہداف تک پہنچ جاتے ہیں۔ ہمیں ان کے خلاف ایک مضبوط حصار قائم کرنا اور پوری قوم کو اس ایک نکتے پر متحد کرنا ہوگا کہ ہم پاکستان کو ہر نوع کی عسکریت

Marfat.com

پسندی اور دہشت گردی سے محفوظ رکھیں گے اور اپنے معاشرے میں اسلحہ اٹھانے والوں کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ ملک میں یہ فضا پیدا کرنے کے لیے ہماری سیاسی، دینی جماعتوں اور سول سوسائٹی کو قائدانہ کردار ادا کرنا ہوگا۔

مفتی سرفراز نعیمی علیہ الرحمۃ کی شہادت نے ہمیں یہ پیغام دیا ہے کہ اصل زندگی باطل کے سامنے ڈٹ جانا اور مشکل سے مشکل وقت میں حق کی شہادت دینا ہے۔ شہادت حق کے ساتھ ساتھ عوام کی قیادت کا فرض ادا کرنا وقت کا سب سے بڑا تقاضا ہے۔ ہم اپنی حکومت کو یہ مشورہ دینا چاہتے ہیں کہ اس نے بریلوی جماعتوں پر مشتمل جو اتحاد قائم کرنے کی کوشش کی ہے وہ اس سے دستبردار ہو جائے اور علماءِ کرام کو آزادی کے ساتھ اپنا کردار ادا کرنے کا موقع دیا جائے۔ ہمارے خیال میں اس وقت سب سے بڑی ضرورت متحدہ علماء کونسل کو فعال اور سرگرم کرنے کی ہے۔ اس میں ہر مکتبہ فکر کے علماء شامل تھے اور انہوں نے فرقہ بندی کی تباہ کاریوں پر قابو پانے میں زبردست کردار ادا کیا تھا اور فرقہ وارانہ تعصب اور تشدد میں حیرت انگیز کمی آ گئی تھی۔ اس میں ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی علیہ الرحمۃ کے والد بزرگوار مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمۃ پیش پیش تھے اور جامعہ نعیمیہ میں تاریخی کردار ادا کیا تھا۔ دینی اور سیاسی جماعتیں مل کر قدم اٹھائیں گی تو چھوٹے چھوٹے اختلافات پس منظر میں چلے جائیں گے اور ان کی مشترکہ قیادت میں ایک عوامی تحریک اٹھ سکتی ہے جو دہشت گردی کے خلاف ایک بہت مضبوط دیوار ثابت ہوگی اور اپنے وطن کی پورے عزم کے ساتھ حفاظت کرے گی۔

(الطاف حسن قریشی)

روزنامہ جناح لاہور۔ جون 2009ء

Marfat.com

ڈاکٹر نعیمی شہید زندہ دلانِ لاہور کو رُلا گئے

جامعہ نعیمہ لاہور کے سربراہ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی اپنے دارالعلوم کی جامع مسجد میں نماز جمعۃ المبارک ادا کرنے کے بعد 12 جون 2009ء کو جامعہ نعیمیہ کے صدر دروازے کے ساتھ اپنے دفتر میں اپنے دفتری امور میں مصروف تھے کہ 2 بج کر 40 منٹ پر ایک خودکش حملے کا ہدف بن گئے۔ ان کو فوری طور پر ایک ہسپتال میں منتقل کیا گیا مگر وہ جانبر نہ ہو سکے۔ یہ خبر الم ناک اندھیرے کی طرح لاہور پر چھا گئی اور پوری ملتِ پاکستان کی طرح زندہ دلانِ لاہور اور عقیدت کیشان ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی بھی دل تھام کے رہ گئے, اس وقت سے اب تک لاہور اُداس اور مغموم چلا آ رہا ہے اور نہ جانے کب تک اُداس اور مغموم رہے گا۔

13 جون 2009ء (بروز ہفتہ 5 بجے شام) ان کے جنازے میں اپنی اشک بار آنکھوں کے ساتھ ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ قبل ازیں سکیورٹی انتظامات کے باعث ڈاکٹر سرفراز نعیمی کے جسد خاکی کو ڈیڈ ہاؤس ہی میں غسل دیا گیا اور وہیں ان کے اہل خانہ، عزیز و اقارب اور خاندان کی خواتین کی بڑی تعداد کو شہید مفتی محمد سرفراز نعیمی کی آخری زیارت کرائی گئی۔ شہید کی صاحبزادی غم والم کی پیکر بنی ہوئی تھیں۔ وہی حال ڈاکٹر نعیمی کی والدہ کا بھی تھا مگر انہوں نے اپنے بیٹے کی شہادت پر صبر کا دامن تھامے رکھا اور فرمایا کہ:

Marfat.com

"میرا بیٹا شہادت کے مرتبے پر فائز ہو چکا ہے۔اب مجھ سے زیادہ خوش نصیب کون سی ماں ہو گی۔"

ان کی اہلیہ نے بھی اپنے مغموم تاثرات کا اظہار کیا اور فرمایا کہ:

"میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی انتہائی شکر گزار ہوں کہ اس کے بے پایاں فضل و کرم سے مجھے اتنے عظیم انسان کی رفاقتِ زندگی حاصل ہوئی۔ وہ ہم سب گھر والوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ مجھے حج کرایا اور ہمیشہ میرا ہر طرح سے خیال رکھا۔"

وہ انتہائی سادہ ، نرم خو اور خاموش طبع انسان تھے۔ اخبارات کے مطالعہ کے شوقین تھے اور سادہ مگر صاف ستھرا لباس زیب تن کرتے تھے۔

ڈیڈ ہاؤس میں ہی ان کو آسودۂ تابوت کر دیا گیا اور پھر ہیلی کاپٹر کے ذریعے ناصر باغ سے ملحق جی سی گراؤنڈ میں لایا گیا جہاں پولیس کے ایک چاق و چوبند دستے نے ان کو گارڈ آف آنر پیش کیا اور سرفراز نعیمی کے صاحبزادے راغب حسین نعیمی نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ وہ محکمہ اوقاف پنجاب میں ڈپٹی ڈائریکٹر ہیں۔ 10 جون 2009ء کو جب ہم "پاکستان بچاؤ کنونشن" کی کوریج کے لیے ایوانِ اقبال پہنچے تو راغب حسین نعیمی ہی نے ہمیں سنبھال کر ہماری نشست تک پہنچایا۔ اس وقت وہ نہایت خوش و خرم نظر آرہے تھے جبکہ 48 گھنٹے کے بعد ہی وہ غم و آلام کی آندھی انہیں اپنی لپیٹ میں لے لینی والی تھی ، ان کے خواب و خیال میں بھی نہیں تھا کہ صرف دو روز بعد انہیں اپنے والد کی نمازِ جنازہ پڑھانا پڑے گی۔

اس وقت تمام لاہور اُداس اور خاموش تھا۔ تمام دکانیں بند تھیں۔ عام تعطیل تھی اور ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی کو سرکاری اعزاز کے ساتھ لحد میں اُتارنے کا اہتمام تھا۔ مگر ان کی زندگی میں ان کے دوست حکمران سرکاری اعزاز کے ساتھ ان کا تحفظ بھی کرتے تو

Marfat.com

ممکن تھا کہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی قوم و وطن کی مزید خدمت کر پاتے، وہ اپنے جس چھوٹے سے دفتر میں ایک خودکش حملہ آور کا ہدف بنے، وہ ایک کھلی کچہری کا منظر پیش کرتا رہتا تھا۔ اس کا ایک دروزہ باہر سڑک کی طرف بھی کھلتا تھا اور ایک دروازہ مسجد کے صحن کی طرف تھا۔ جب بھی جامعہ نعیمیہ میں کوئی سیمینار یا کوئی اور تقریب ہوتی تو صحافی اس کمرے میں بیٹھے رہا کرتے تھے۔ ہمیں بھی کئی بار اس دفتر میں ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی سے گفتگو کا موقع ملا۔ وہ ایک بے خود عالم دین تھے اور جابر سے جابر حکمران کے سامنے بھی اعلائے کلمۃ الحق سے گریز نہیں کرتے تھے۔ وہ اگرچہ درمیانہ قد و قامت کے مفکر و عالم دین تھے۔ مگر جب روسٹرم پر آتے تھے اور اپنے خیالات کا اظہار کرتے تھے اور اپنی تقریر کو آگے بڑھاتے تھے تو ان کی شخصی قامت بھی سامعین کی نگاہوں میں بلند ہوتی چلی جاتی تھی۔

وہ اظہارِ خیالات کے دوران مفادات و مصالح کا کبھی شکار نہ ہوتے تھے۔ وہ خوبی انہوں نے اپنے والد گرامی مفتی محمد حسین نعیمیؒ سے ورثہ میں پائی تھی۔ وہ اپنے والد گرامی ہی کے نقش قدم پر چلتے رہے اور بالآخر اپنے عظیم دارالعلوم جامعہ نعیمیہ میں اپنے والدِ گرامی ہی کے پہلو میں 10 جون کی شام ہزاروں اشک بار آنکھوں اور دھڑکتے دلوں کے درمیان سپردِ لحد ہوئے۔

تیری زباں تھی حق و صداقت کی ترجماں
تجھ کو نہ کر سکے گا فراموش یہ جہاں

(علامہ چودھری اصغر علی کوثر وڑائچ)

روزنامہ نوائے وقت لاہور۔ 15 جون 2009ء

Marfat.com

شہید سرفراز نعیمی کی سرفرازی

ڈاکٹر علامہ سرفراز نعیمی شہید نے خودکش حملے کو حرام قرار دیا تھا۔ پاکستان میں بسنے والے کروڑوں لوگوں کے لیے آپ کے فتوے کی بہت اہمیت تھی۔ قاتل اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو ختم کر کے ان کا نظریہ ختم کر دیا ہے تو وہ جان لیں کہ اس فتوے کی اہمیت اور زیادہ بڑھ گئی ہے، کیونکہ اب اس پر ڈاکٹر صاحب کے خون کی مہر بھی ثبت ہو چکی۔ ظالموں نے ایک ایسے جلیل القدر، درویش صفت جید عالم کو شہید کر دیا ہے جس کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ پردے کے پیچھے چھپا قاتل اب رسوا ہو کر رہے گا۔ مگر افسوس کہ آلہ کار اندھا قاتل نہیں جانتا کہ وہ کیا کر رہا ہے، راہ چلتے بے گناہ شہریوں کو ہلاک کرنا کہاں کی انسانیت ہے۔ جید علماء کو شہید کرنا کہاں اسلام کی خیر خواہی ہے۔ مسجدوں کو شہید کرنا اور پھر ان میں موجود قرآن پاک کی بے حرمتی ہونا کس مسلمان کو گوارا ہے؟

ان سوالوں کا جواب بہت واضح ہے کہ قاتل سوچ چاہتی ہے کہ مسجدیں ویران ہو جائیں اور پاکستان کو کئی حصوں میں کاٹ دیا جائے۔ یہ وہی سوچ ہے جو دنیا بھر کے مسلمانوں پر حملہ آور ہے جو کبھی بھی ایک مضبوط اسلامی ریاست کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اپنی جنگ دوسروں کے گھر چھیڑ کر تباہی کا تماشا دیکھنے والا یہ دشمن درحقیقت تیسرا مقصد حاصل کرنے کے ایجنڈے پر کام کرنے کا ماہر ہے، دوسری قاتل سوچ وہی سوچ ہے جس نے پاکستان کے وجود کو پہلے دن سے ہی تسلیم نہیں کیا، جس نے ہم پر جنگیں مسلط

Marfat.com

کیں، جس نے ہمارے پاکستان کو دولخت کیا، جس نے بڑی ڈھٹائی سے کشمیر پر آج تک غاصبانہ قبضہ جما رکھا ہے، ہم کیسے بھول سکتے ہیں ایسے دشمن کو۔ دشمن کے آلہ کاروں کو کہاں سے کمک ملتی ہے، پیسہ، اسلحہ اور وافر مقدار میں بارود کہاں سے آتا ہے؟ جب تک اس کی ترسیل ختم نہیں کی جائے گی ہم اس جنگ کو سمیٹ نہیں سکتے۔ جب تک ہم مین سپلائی لائن نہیں کاٹیں گے اور جب تک آلہ کاروں اور حقیقی دشمنوں کے رابطے کو ختم نہیں کیا جائے گا، یہ جنگ ختم نہیں ہوگی۔ قاتل ہاتھ کو مروڑ کر اسے ایسی اذیت میں مبتلا کرنا ہوگا کہ جس کی وجہ سے اس کی توجہ بٹ جائے۔ یہ پوری پاکستانی قوم کی آواز ہے۔

ہم امن چاہتے ہیں مگر ہم پر جنگ مسلط کر دی گئی ہے، تو پھر ہم یہ جنگ مردانہ وار لڑیں گے اور اصلی دشمن کے خلاف لڑیں گے۔ بھارت، افغانستان میں اپنے اڈے ختم کرے ورنہ پاکستان کی سترہ کروڑ عوام اٹھ کھڑی ہوئی تو دنیا بھر میں اس کا ہر اڈہ بند ہو جائے گا۔ ہم ملک کی حفاظت کرنا جانتے ہیں، تم اچھی طرح جانتے ہو، جب ہم ڈٹ جاتے ہیں تو ایک میجر عزیز بھٹی شہید اپنے چند سپاہیوں کے ساتھ تمہارے ارادے ملیامیٹ کر دیتا ہے۔ آج بھی لاہور کے بہادر شہریوں کا جذبہ وہی ہے جو اس وقت تھا کہ ہر شخص اپنے سپاہیوں کے شانہ بشانہ دشمن سے لڑنا چاہتا تھا۔ آج بھی ہمارا ہر شہری پورے حوصلے سے ہے اور حقیقی دشمن کے خلاف اٹھا بیٹھا ہے گویا شہر لاہور پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ ہم اپنی لاشیں اٹھائیں گے ضرور مگر دفن کریں گے دشمن کے ناپاک ارادوں کو۔

اب تک تو جنگ دشمن نے ہم پر مسلط کر رکھی تھی مگر جب پاکستان کا ہر پیر وجواں سر بکف ہو کر میدان جنگ میں اترا تو اصلی جنگ تب شروع ہوگی اور وقت آنے والا ہے ہم چپ چاپ یہ منظر نہیں دیکھیں گے۔ عالمی درندو! ہمیں ہماری ماؤں، بہنوں کی چادر کی قسم! ہم تمہارے ناپاک ارادے خاک میں ملا دیں گے۔ پاکستان کبھی ختم نہیں ہوگا۔ ہم خون کے آخری قطرے تک لڑیں گے اور خدا کی قسم! ہمارے خون کے

Marfat.com

آخری قطرے تک تم پاکستان کے وجود کو ختم نہیں کر سکتے ۔ شہیدوں کا خون ضرور رنگ لائے گا۔

وطن کے عظیم سپوت شہید مفتی سرفراز نعیمی نے بلاشبہ وطن کی حفاظت کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا' ان کی قربانی رائیگاں نہیں جائے گی، شہادت مسلمان کے لیے بہت بڑی سرفرازی ہے۔

شہید سرفراز نعیمی کی سرفرازی پر پوری قوم انہیں سلام پیش کرتی ہے۔

(علی مسعود سیّد)

روزنامہ جناح لاہور۔ 17 جون 2009ء

Marfat.com

ایک روشن فکر عالم چلا گیا

شہید محترم ڈاکٹر سرفراز نعیمی کے اندوہناک قتل سے مجھے سخت صدمہ پہنچا ہے۔ تب سے ذہن پریشان اور دل افسردہ ہے۔ ان سے پرانا تعلق تھا بلکہ جب سے صحافت شروع کی ہے، تب سے جب بھی کسی ایشو پر اہلسنّت و جماعت کا مؤقف چاہیے ہوتا تھا تو میرے ذہن میں فوراً ایک ہی شخصیت آتی تھی اور وہ علامہ سرفراز نعیمی صاحب کی دل موہ لینے والی، محبت بھری شخصیت تھی۔ ایسے ہر موقع پر ان سے فوری رابطہ کرتا اور فیضیاب ہوتا۔ میں نے انہیں اپنے مذہبی سفر کی پوری سٹوری سنا رکھی تھی، اس لیے وہ ایسی اپنائیت سے ملتے، جس سے یہ گمان ہوتا کہ وہ تو میرے دوست ہیں۔

حضرت سے میری آخری ملاقات تھوڑا عرصہ قبل مجیب الرحمٰن شامی صاحب کے بیٹے کی شادی میں ہوئی، جس میں میں نے اُن سے عہد کیا کہ میں ان شاء اللہ جلد آپ سے تفصیلی ملاقات کے لیے حاضر ہوں گا۔ جناب رحمٰن بٹ ایڈووکیٹ بھی میرے ہمراہ تھے اور وہ ہماری ساری گفتگو بڑے انہماک سے سنتے رہے۔ ہماری ساری گفتگو مذہبی دہشت گردی کے حوالے سے ہوئی، جس میں ایک مذہبی فرقے کے منفی رول پر وہ بہت زیادہ دکھی تھے اور فرما رہے تھے کہ ہم نے ان کا حریف ہونے کے باوجود شدید اصولی اختلافات کے باوجود اسے فرقہ وارانہ جنگ نہیں بننے دیا، لیکن کسی بھی چیز کی کوئی حد ہوتی ہے۔ یہ فرقہ جس طرح دوسرے مسلمانوں کو دہشت زدہ کر رہا ہے، خودکش

Marfat.com

حملوں کے ذریعے یہ لوگ جس طرح بے گناہ انسانوں کو مار رہے ہیں، اس پر آخر کس طرح خاموش رہا جا سکتا ہے۔ اس سے تو اسلام جیسا پاکیزہ اور امن و سلامتی کا دین پوری دنیا میں رسوا ہو رہا ہے۔

میں نے کہا ڈاکٹر صاحب! آپ پریشان نہ ہوں۔ ان لوگوں کے جو کرتوت ہیں، ان کے چہرے جلد عوام کے سامنے بے نقاب ہو جائیں گے۔ قوم پر یہ حقیقت واضح ہو رہی ہے کہ صوفیائے کرام کا فہم اسلام اور ان کا طریق تبلیغ ہی درست تھا۔ اس حوالے سے ڈاکٹر صاحب ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ ساتھ کھڑے میرے دوست نے کہا کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ کئی باتیں ہم لکھ نہیں سکتے۔ لکھ بھی دیں تو وہ چھپ نہیں سکتیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم بھی دباؤ میں ہیں، لیکن پھر بھی ایک واقعہ مختصر اُحتاط انداز میں یہاں بیان کردوں کہ اس دوران ایک اور لمبی سفید داڑھی والے بزرگ ہمارے پاس آئے اور ان کی ہم دونوں دوستوں کی موجودگی میں ڈاکٹر سرفراز نعیمی صاحب سے خاصی بحث بھی ہوگئی۔ میں یہاں ان بزرگ کا یا ان کے فرقے کا نام نہیں لکھوں گا، لیکن خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہوں گا کہ ان کے تیور مجھے قطعاً اچھے نہ لگے۔

علامہ سرفراز نعیمی طالبان کے مظالم گنواتے ہوئے اپنے غم و غصے کا اظہار کر رہے تھے، جبکہ وہ بزرگ طالبان کا دفاع کرتے ہوئے امریکہ کو برا بھلا کہہ رہے تھے۔ ان کا سارا زور ڈرون حملوں کی مخالفت پر تھا اور وہ طالبان کی کارروائیوں کو اور ان کے حملوں کو جائز ردِعمل قرار دے رہے تھے۔ انہوں نے افغانستان کے حوالے سے بھی کچھ اعداد و شمار پیش کیے، لیکن ڈاکٹر سرفراز نعیمی ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ پشاور میں رحمٰن بابا جیسے عظیم صوفی بزرگ کا کیا قصور تھا؟ طالبان نے ان کے مزار مبارک کو بموں سے کیوں اڑا دیا، ہمارے بزرگوں کے مزاروں کی بے حرمتی آخر طالبان کیوں کر رہے ہیں؟ ہم اسے کیسے برداشت کرلیں؟ اس گفتگو میں، میں نے اور میرے

Marfat.com

دوست نے علامہ سرفراز نعیمی صاحب کو بھرپور سپورٹ کیا اور ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ ہم امن اور شائستگی کے اس مشن میں آپ کے ساتھ ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ انہیں ایک فرقے سے سخت تلخی و ناراضگی تھی۔

افسوس صوفیائے کرام سے محبت کرنے والی یہ نرم خو اور پیاری شخصیت آج ہم میں نہیں رہی، لیکن دہشت گردی اور خودکش حملوں کے خلاف ان کی پرسوز آواز آج بھی میرے کانوں میں گونج رہی ہے۔ جن لوگوں سے ڈاکٹر سرفراز نعیمی صاحب دکھی تھے، اس وقت ٹی وی کے سامنے بیٹھے ہیں۔ انہی کے ہمدردوں کو بار بار علامہ صاحب کے قتل کی مذمت کرتے سن رہا ہوں۔ لگتا ہے کہ ہمارے ٹی وی چینلز پر بھی زیادہ تر پڑھے لکھے جہلاء کی بھرمار ہے۔ جنہیں نہ تو حقائق کے پس منظر کا کچھ علم ہے اور نہ ہی حکمت و دانش ان کے پاس سے گزری ہے۔ انہیں نہیں معلوم کہ کس موقع پر کس سے بات کرانی ہے۔ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ہنوز ہمارا میڈیا سنجیدہ ہے نہ دانشور اور نہ ہی حکومت۔ رہ گئے روایتی مذہبی علماء ان کے تو کیا کہنے۔۔۔ ان میں سے بیشتر کنفیوز ہیں یا جہادی۔۔۔ آج روشن فکر عالم چلا گیا۔

(افضال ریحان)

روزنامہ پاکستان لاہور، 14 جون 2009ء

Marfat.com

علمائے دین کو دہشت گردوں کا پیغام ؟

☆ ---- کیا دہشت گرد "طالبان" نے لاہور کے جامعہ نعیمیہ کے سربراہ اتحادِ امت کے داعی اور خودکش حملوں کو خلافِ اسلام قرار دے کر مخالفت کرنے والے عالم دین کو شہید کر کے علماءِ دین کو یہ پیغام دیا ہے کہ وہ خودکش حملوں کی مخالفت سے باز آجائیں ورنہ۔۔۔؟

یہ سوال ڈاکٹر سرفراز نعیمی اور ان کے چار رفقاء کی شہادت کے بعد دینی حلقوں میں گردش میں ہے۔ ہفتہ کی شام ناصر باغ میں مولانا سرفراز نعیمی کی نمازِ جنازہ کے موقع پر بھی علماءِ دین اس سوال پر غور کرتے اور اس کے حوالے سے سوالات کرتے سنے گئے۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی پر جس طرح خودکش حملہ کیا گیا، اس سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ دہشت گرد ڈاکٹر نعیمی کو نشانہ بنانے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے۔ انہیں دھمکیاں بھی دی گئی تھیں کہ وہ طالبان کے دین کے منافی افعال، خصوصاً خودکش حملوں کی مخالفت ترک کر دیں، لیکن ایک سچے عالم دین کی حیثیت میں ڈاکٹر نعیمی نے نہ صرف اپنے مؤقف میں تبدیلی سے عملاً انکار کیا بلکہ وہ مختلف مسالک کے علماء کو بھی اس مؤقف پر متحد کرتے رہے۔ انہوں نے علماء کی کانفرنس بھی طلب کی اور اس کانفرنس میں بھی خودکش حملوں کی مخالفت کی گئی۔

یہ بات ابھی قطعیت کے ساتھ کہنا شاید ممکن نہ ہو کہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو شہید

Marfat.com

کرنے والی کالعدم تحریک طالبان کا اس حملے اور ڈاکٹر نعیمی کو شہید کرنے کا مقصد دوسرے علماء کو خوفزدہ کرنا ہے۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے تو آج سے چار سال قبل 2005ء میں خودکش حملوں کے خلاف اسلام ہونے کا فتویٰ صادر کیا تھا۔ اس کے بعد بھی کئی مواقع پر انہوں نے مختلف انداز و بیانات میں اپنے مؤقف کو دہرایا تھا۔ چنانچہ خودکش حملوں کے حوالے سے ان کے مؤقف اور "طالبان" کے بارے میں ان کے خیالات ونظریات کے حوالے سے جامعہ نعیمیہ کو ایک مثالی "درس گاہ" قرار دیا جاتا ہے اور صرف ملک کے اندر ہی نہیں بیرونِ ملک بھی اس جامعہ کی افادیت اور جدید علوم کی تعلیم کے حوالے سے معتبریت کا اقرار کیا جاتا ہے۔ پاکستان کا یہ واحد دینی تعلیمی ادارہ ہے جس کا پاکستان میں امریکی سفیروں نے دورہ کیا اور برملا کہا کہ اس درسگاہ میں جدید حوالوں سے اسلام کی تعلیم کو اجاگر کیا جاتا ہے۔

یہ بات بلاشبہ تشویشناک اور خوفناک بھی ہے کہ وطن عزیز میں مساجد اور دینی مقامات ۔۔۔ مساجد اور امام بارگاہوں ۔۔۔ پر خونریز خودکش حملے بڑھ رہے ہیں۔ جمعہ (12) جون کے روز نوشہرہ کینٹ میں سپلائی ڈپو کی مسجد پر عین اس وقت خودکش حملہ کیا گیا جب نمازِ جمعہ کی دوسری رکعت جاری تھی۔ خودکش حملہ آور نے بارود سے بھری گاڑی مسجد کی دیوار سے ٹکرا کر دھماکہ کیا۔ جس میں 12 نمازی شہید اور 100 سے زائد زخمی ہو گئے۔ گزشتہ ہفتے کے دوران جمعہ 5 جون کو دیر بالا کی مسجد میں بھی نمازِ جمعہ کے دوران خودکش حملہ کیا گیا تھا، جس میں 40 نمازی شہید اور 80 زخمی ہو گئے تھے۔ جامعہ نعیمیہ میں خودکش حملہ جمعہ کی نماز ختم ہونے کے بعد اس وقت کیا گیا جب ڈاکٹر سرفراز نعیمی نماز کی ادائیگی کے بعد اپنے ساتھی اساتذہ اور بعض دیگر افراد کے ساتھ مسائل پر بات چیت کے لیے جامعہ کے مرکزی دروازہ کے قریب قائم اپنے دفتر میں آ چکے تھے۔ حملہ آور نوجوان جس نے ایک اطلاع کے مطابق نمازِ جمعہ اسی مسجد میں ادا کی تھی، کمرے میں

Marfat.com

داخل ہوا اور بلند آواز سے السلام علیکم کہا اور ڈاکٹر صاحب کی طرف بڑھا۔ گویا ان سے مصافحہ کرنا چاہتا ہو اور ان کے قریب ہو کر خود کو دھماکے سے اڑا لیا۔ اس لیے ڈی سی او لاہور کا یہ اندازہ بالکل درست معلوم ہوتا ہے کہ دہشت گرد نے ڈاکٹر نعیمی کو باقاعدہ نشانہ بنایا جو خودکش حملوں کو اسلام کی رو سے حرام قرار دیتے چلے آ رہے تھے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ دہشت گرد۔۔۔ طالبان۔۔۔ کا مقصد یہی تھا کہ علمائے کرام کو خودکش حملوں کی مخالفت سے باز رکھا جائے۔

مساجد پر اور بعض سرکاری، خصوصاً پولیس کے اداروں۔۔۔ لاہور اور اسلام ۔۔۔ پر ہونے والے حملوں سے یہ افسوسناک تاثر ابھرتا ہے کہ پولیس اور دوسرے ذمہ دار ادارے تحفظ کے حوالے سے اپنے فرائض صحیح طور پر انجام نہیں دے رہے۔ لاہور میں ریسکیو سنٹر 15 پر حملے سے دو ہفتے قبل یہ اطلاع مرکز سے صوبے کو فراہم کی گئی تھی کہ دہشت گرد لاہور کے چڑیا گھر کے قریب عمارت (یا عمارتوں) کو ہدف بنانا چاہتے ہیں اور ایسا ہی ہوا۔ ریسکیو سنٹر 15 اور آئی ایس آئی کا تحقیقاتی مرکز چڑیا گھر کے قریب ہیں، ان کو نشانہ بنایا گیا اور متعدد بے گناہ اہلکار نیز عام شہری موت کا شکار ہوئے۔ دو تین روز قبل ہی پشاور میں بھی اس نوع کے حملے ہوئے، ان حملوں کو بھی پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی "نالائقی" کا عمل دخل قرار دیا گیا۔

جامعہ نعیمیہ میں خودکش حملہ اور اہم افراد کی جانیں ضائع ہونے کے بعد انسپکٹر جنرل پولیس طارق سلیم ڈوگر کا یہ بیان کہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے تو کبھی پولیس سے تحفظ یا حفاظتی گارڈز کا مطالبہ ہی نہیں کیا تھا۔ حیران کن ہے۔۔۔ اگر آئی جی صاحب کی بات کو بالکل درست تسلیم کر لیا جائے تو کیا ڈاکٹر نعیمی کی طرف سے سکیورٹی طلب نہ کئے جانے کے سبب پولیس کی یہ ذمہ داری ختم ہو گئی کہ ایک اہم دینی سکالر جو طالبان کے غلط اعمال کے خلاف فتویٰ صادر کر چکے ہیں، کے تحفظ کی ضرورت نہیں تھی۔ پولیس نے عام شہریوں

Marfat.com

کی تو جس طرح اور جس انداز میں ناکے لگا کر سکیورٹی کا "انتظام" کیا ہوا ہے۔ سبھی کو معلوم ہے ---۔ یہ بھی سب جانتے ہیں کہ پولیس اپنے افسروں اور دیگر سرکاری بیوروکریٹس اور وی آئی پی کے تحفظ کو ہی اپنی ذمہ داری قرار دیتی ہے۔ ریسکیو سنٹر 15 پر حملے کے بعد سی پی او کے دفتر کے تحفظ کے لیے جس طرح انتظامات کیے گئے۔ شہر کی اہم سڑک فاطمہ جناح روڈ کو عام شہریوں کے لیے ناقابل استعمال قرار دے کر شہریوں کو پریشانی سے دوچار کیا گیا، اس سے پولیس کے رویّے اور ذمہ داری کے احساس کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

لاہور، پشاور اور اسلام آباد میں خودکش حملوں اور کراچی میں اندوہناک فائرنگ کے ذریعے "ٹارگٹ کلنگ" کے اندوہناک واقعات کے بعد پولیس اور دوسرے سول سکیورٹی اداروں کی کارکردگی بہتر بنانے پر مزید توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ گزشتہ روز (جمعہ 12 جون) ایوانِ صدر میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں سکیورٹی کے حوالے سے بھی غور وفکر کیا گیا۔ ملک بھر میں امن وامان اور سکیورٹی کی صورت حال کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ پولیس کی تعداد میں اضافہ اور اسے بہتر اسلحہ سے لیس کیا جانا چاہیے۔ بہتر ہوگا کہ فوج کی نگرانی اور فوجی افسروں کے ذریعے پورے ملک میں پولیس کے مخصوص دستوں کی تربیت کی جائے، تاکہ عسکریت پسندوں، شدت پسندوں اور دہشت گردوں کی انسان دشمن کارروائیوں کا بہتر سدّباب ہو سکے۔ پولیس میں افسروں کے تقرر کے حوالے سے "سیاست" کا خاتمہ بھی ضروری ہے۔ ایسا تقرر صرف اور صرف میرٹ کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ صرف فاٹا تک محدود نہیں۔ دہشت گرد اسے پورے ملک میں پھیلا رہے ہیں، اس کا مقابلہ کرنے کے لیے پورے ملک کی بنیاد پر تیاری اور سول سوسائٹی میں اتحاد بھی ضروری ہے۔

(نذیر حق)

روزنامہ پاکستان لاہور۔ 15 جون 2009ء

Marfat.com

ہمیشہ پاکستان کو دہشت گردی سے بچانے کی بات کرتے تھے!!!

12 جون 2009ء ہمارے ملک کی تاریخ میں المیے، سانحے اور حادثے کے اعتبار سے ہمیشہ یاد رہے گا۔ کیونکہ یہ وہ دن ہے جب ہم اپنے دور کے بڑے مذہبی سکالر، اعتدال پسند مذہبی رہنما اور ملتِ اسلامیہ کی راہنمائی کرنے والے لیڈر سے محروم ہو چکے ہیں۔ مرحوم تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ کے بہت بڑے داعی تھے، جنہوں نے ہمیشہ تحفظ ناموس رسالت کے لیے اپنی قربانی پیش کی، بڑی صعوبتیں برداشت کیں، ہڑتالوں، جلوسوں کی قیادت کی، تکالیف برداشت کیں اور جیل بھی کاٹی، 14 فروری 2006ء میں ڈنمارک اور ناروے میں جب توہین آمیز خاکے شائع ہوئے تو انہوں نے ملک گیر احتجاج کی کال دے دی۔ جلوسوں کی قیادت کی اور احتجاجی ریلیوں میں شرکت کرتے رہے۔ یہ بھی ملتِ اسلامیہ کے لیے ان کا بڑا کارنامہ ہے۔

ان کی شخصیت کی نمایاں خوبی ان کی اعتدال پسندی تھی، انہوں نے ہمیشہ شدت پسندی اور انتہاء پسندی کی مخالفت کی، کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اسلام کو موجودہ دور میں سب سے زیادہ نقصان شدت پسندی اور انتہا پسندی نے پہنچایا ہے اور مسلمانوں کے لیے مصائب اور تکالیف شدت پسندی کی وجہ سے آئی ہیں۔ وہ ہمیشہ کہتے تھے کہ "پاکستان کو انتہا پسندی سے بچانا ہمارا فرض ہے، خواہ اس میں ہماری جان بھی اگر جاتی

Marfat.com

ہے تو جائے۔" انہوں نے ہر مشکل اور کڑے وقت میں قوم کی فکری، مذہبی اور نظریاتی راہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ ان کا ایک کارنامہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے تنظیم المدارس کی سربراہی کرتے ہوئے مذہبی اسناد کو سرکاری سطح پر تسلیم کروایا کیونکہ ان سے پہلے یہ ہوتا تھا کہ مذہبی اور دینی تعلیم کو سروس حاصل کرنے کے لیے اہمیت نہ دی جاتی تھی۔ یعنی سرکاری سطح پر مذہبی ڈگریوں کو تسلیم نہیں کیا جاتا تھا مگر انہوں نے حکومت سے مذاکرات کے ذریعے یہ بات منوائی۔ انہوں نے تنظیم المدارس کے راہنمائی اور اصلاح کے لیے بھی غیر معمولی کام کیے، وہ پورے ملک کے مذہبی اداروں میں گئے، ان کی مشکلات کا جائزہ لیا اور ان کے حل کے لیے اقدامات بھی کئے۔ تمام مکاتب فکر کے علماء ان کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور ان کو بڑا پسند کرتے تھے۔

آپ 1998ء سے لے کر 2000ء تک اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر بھی رہے۔ اس کے علاوہ متحدہ پنجاب علماء بورڈ کے ممبر بھی منتخب کئے گئے۔ 2002ء میں تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان کے ناظمِ اعلیٰ منتخب ہوئے۔ 2006ء میں اتحاد تنظیماتِ مدارس دینیہ کے سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے۔ آجکل اسی تنظیم کے ناظمِ اعلیٰ کے عہدے پر فائز تھے۔ آپ کو علومِ دینیہ، عصریہ اور جدید علوم پر بھی مکمل دسترس اور پورا عبور حاصل تھا۔ کوئی بھی تحریک یا تنظیم ان کی قیادت کے بغیر ادھوری رہتی تھی۔ انہوں نے اسلام کی ترویج، تبلیغ اور خدمات کے لیے بیرونی ممالک کے دورے بھی کئے۔ جس میں سعودی عرب، ایران، لیبیا، بھارت اور ساؤتھ افریقہ کے ممالک شامل ہیں۔

(رحمت علی رازی)

روزنامہ طاقت، لاہور۔ 14 جون 2009ء

Marfat.com

مفتی نعیمی شہید۔۔۔عالمِ باعمل

پاکستان کے ممتاز عالم اور سکالر ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شہادت نے پورے پاکستان کو سوگوار کر دیا۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی بے لوث شخصیت تھے۔ حضورِ اکرم ﷺ کے سچے عاشق تھے اور اپنی زندگی حضورِ اکرم ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے گزار رہے تھے۔ وہ بلاشبہ ایک مذہبی سکالر تھے، جن کو قرآن اور حدیث پر عبور حاصل تھا۔ وہ اتحاد بین المسلمین کے داعی تھے اور فرقہ واریت کے سخت مخالف تھے۔

میں نے سٹار ایشیائی وی چینل کے لیے ان کے مدرسہ میں جا کر ان کا ایک انٹرویو ریکارڈ کیا اور ان سے ملاقات کر کے بہت خوش ہوا تھا۔ کیونکہ وہ مجھے بڑے اخلاق کے ساتھ ملے اور ان کی گفتگو اور کردار میں مجھے خلفائے راشدین کا عکس نظر آیا تھا۔ عالم باعمل ہونا اس دور میں بڑا مشکل کام ہے۔ پاکستان میں عالم تو بہت ملتے ہیں مگر عمل کرنے والے انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ انٹرویو کے دوران ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہیدؒ نے میرے سوالوں کے جوابات بڑی عاجزی اور انکساری اور اعتدال کے ساتھ دیئے۔ وہ کسی مرحلے پر بھی جذباتی نہ ہوئے۔ ان کے جوابات مدلل، بے ساختہ اور منطقی تھے۔ ان کی شہادت نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کے لیے ایک المیہ ہے۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید کا قصور یہ تھا:

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

Marfat.com

ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے طالبان کے بارے میں اپنے موقف کو بڑی جرأت کے ساتھ پیش کیا۔ انہوں نے خودکش حملوں کے خلاف فتویٰ جاری کیا اور امریکہ کی ڈٹ کر مخالفت کی۔ ان کو دکھ یہ تھا کہ طالبان پوری دنیا میں اسلام کو بدنام کرنے کا موجب بن رہے ہیں۔ انہوں نے بڑی بہادری سے سوات میں فوجی آپریشن کی کھل کر حمایت کی اور اس کے حق میں جلوس بھی نکالے۔ ان کا خیال یہ تھا کہ اگر طالبان کا راستہ نہ روکا گیا تو خدانخواستہ پاکستان میں اسلام ہی خطرے میں پڑ جائے گا۔

پاکستان کے اکثر علماء خوف کا شکار ہیں، وہ کھل کر طالبان کی مخالفت سے گریز کرتے ہیں جبکہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید کا خیال یہ تھا کہ پاکستان اپنی تاریخ کے انتہائی سنگین بحران سے گزر رہا ہے لہٰذا اس لمحہ پر خاموش رہنا مجرمانہ غفلت کے مترادف ہو گا۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی طالبان کے دلوں میں کھٹکتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ٹارگٹ کر کے ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو شہید کر دیا اور اس المناک واقعہ کی ذمہ داری بھی قبول کر لی۔

طالبان حالیہ فوجی آپریشن کی وجہ سے سخت بوکھلاہٹ کا شکار ہیں اور وہ فوجی آپریشن کو رکوانے کے لیے آخری وار کر رہے ہیں۔ ان کی کوشش یہ ہے کہ پاکستان کے سیاستدان، مذہبی سکالر اور سول سوسائٹی کے نمائندے ڈر اور خوف کی وجہ سے خاموش ہو جائیں، اپنے گھروں میں بند رہیں اور طالبان کی مخالفت ختم کر دیں۔ پاکستان کے عوام کی اکثریت یہ چاہتی ہے کہ فوج نے جو آپریشن شروع کیا ہے وہ نتیجہ خیز ہونا چاہیے اور اس کو زیادہ طول نہیں دیا جانا چاہیے۔

افسوس کا مقام یہ ہے کہ پنجاب کی حکومت ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی جان بچانے میں ناکام رہی ہے۔ حالانکہ حکومت کو علم تھا کہ جو مذہبی رہنما اور سکالر حکومت کے ساتھ برملا تعاون کر رہے ہیں وہ طالبان کا ٹارگٹ بن سکتے ہیں۔ لہٰذا یہ حکومت کا اوّلین فرض

Marfat.com

ہے کہ وہ علماءِ حق جو کلمۂ حق بیان کرنے میں کسی مصلحت کا شکار نہیں ہوتے ان کو مکمل سیکیورٹی فراہم کی جائے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مفتی سرفراز نعیمی کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(قیوم نظامی)

روزنامہ جناح لاہور۔ 16 جون 2009ء

Marfat.com

اے کارواں ٹھہر! کوئی ساتھی بچھڑ گیا

علماءِ حق، ہر دور میں العلماء ورثۃ الانبیاء کا مصداق بن کر نیابتِ نبوت کا فریضہ بحسن وخوبی سرانجام دیتے رہے، اللہ ربّ العزت نے دنیا کے مختلف ممالک میں ان سے حفاظتِ دین، اشاعتِ علم، تبلیغِ اسلام، احقاقِ حق، ابطالِ باطل اور خدمتِ خلق کا کام لیا۔ اسلام کی رونقیں انہی علماءِ کرام کے دم قدم سے ہیں اور اسلام میں بہار بھی انہی علماء کے مجاہدات سے آئی ہے۔ دینِ ہدیٰ اور علومِ اسلامیہ کے یہ امین فقر و فاقہ اور بوریا وحصیر میں دلوں پر بادشاہی کرتے ہیں اور اسلام کی حفاظت فرماتے ہیں۔

کیا وہ جینا؟ جس میں ہو کوشش نہ دیں کے واسطے
واسطے واں کے بھی کچھ؟ یا سب یہیں کے واسطے

ان ہی پرچم اسلام کو سربلندی دینے والے قال اللہ وقال الرسول کی صدائیں بلند کرنے والے، ایوانِ سیاست پر کپکپی طاری کر دینے والے، قصر امارات میں زلزلہ بپا کر دینے والے، بے باک، جواں مرد، حق گو اور روشن کردار علماءِ قوم میں سے شہیدِ پاکستان، سفیر امن، داعی اتحادِ امت، پیکر وفا، منبع رشد وہدایت، استاذ العلماء، اسیر تحفظ ناموس رسالت، مجاہد ملت، جگر گوشۂ مفتی اعظم پاکستان، حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز احمد نعیمی الازہری شہید علیہ الرحمۃ ناظمِ اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان و مہتمم جامعہ نعیمیہ لاہور ہیں۔ جن کا سانحۂ ارتحال ملتِ اسلامیہ کے لیے بالعموم اور مسلک

Marfat.com

اہلسنت وجماعت کے لیے بالخصوص بہت بڑا صدمہ ہے۔آہ !ایسی شفیق ومہربان اور ہمدرد وغمگسار ہستی ہمیں اپنی محبتوں اور کرم فرمائیوں سے محروم کرگئی۔

وہ چل دیئے تو سعدؔ مجھے اس طرح لگا
جیسے اک اجنبی کو رستے میں رات ہو گئی

قبلہ نعیمی صاحب علیہ الرحمۃ ایک عظیم عاشق رسول اور عظیم مجاہد ملت تھے۔راقم السطور ان کی کون کون سی بات، انداز، خوبی اور قربانی کا تذکرہ کرے۔

راہِ محبت میں ہم نے سوچا سر جھکائیں کہاں سے پہلے
ہر اک ذرّہ پکار اٹھا یہاں سے پہلے یہاں سے پہلے

قبلہ نعیمی صاحب علیہ الرحمۃ کی دینی، سماجی، ملی، ملکی ودیگر خدماتِ دینیہ محتاجِ بیاں نہیں ہیں۔ ان کے اخلاق اور کرم فرمائیوں کا تذکرہ الفاظ میں بیان ہونے سے قاصر ہے۔زندگی اس سادگی، عاجزی اور انکساری میں گزاری کہ ان کی زیستِ خداداد قابل رشک اور لائق صد تحسین وستائش ہے۔الغرض اگر یوں کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ آپ ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے، آپ کی قیادت بے مثال، آپ کی محبت بے مثال، آپ کی نظامت بے مثال تھی۔

شہیدِ پاکستان علیہ الرحمۃ جبل استقامت تھے، آپ اغیار کی دھمکیوں سے خوفزدہ ہونے والے نہ تھے، اس کی ایک چھوٹی سی تمثیل یہ ہے کہ جب درندہ صفت ظالموں نے طرح طرح کے طریقوں سے کبھی فون کے ذریعے، کبھی خطوط کے ذریعے آپ علیہ الرحمۃ کو ڈرانے اور دھمکانے کی مذموم جسارت کی تو آپ اپنے مشن سے ہٹے نہیں بلکہ مثلِ جبل اپنے مشن پر قائم رہے۔

قومی اخبارات میں آپ علیہ الرحمۃ کے حوالہ سے یہ شائع ہوا ہے کہ آخری مرتبہ جب اسلام دشمن دہشت گردوں نے آپ کو فون کے ذریعہ دھمکانے کی کوشش کی تو

Marfat.com

آپ نے ان کو بڑے پیار سے سمجھانے کی کوشش فرمائی۔ فرمایا: بیٹے تم غلط کر رہے ہو، میرے پاس آؤ، میں تمہیں دلائل کے ساتھ قائل کرتا ہوں یا پھر تم یہ ثابت کرو کہ تم ٹھیک ہو۔ لیکن اس بدبخت نے آپ علیہ الرحمۃ کی اس پیار بھری بات کے جواب میں ہٹ دھرمی کا انداز اپنایا اور جان لینے کی دھمکی دی اور کہا کہ ہمارے خلاف بیان دینے سے باز آ جائیں ورنہ ہم آپ کو ہلاک کر دیں گے۔ آپ علیہ الرحمۃ نے اس کو جواب دیا کہ میرے عزیز! شہادت تو میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش ہے۔ اگر تمہارے ہاتھوں میری شہادت لکھی ہے تو آؤ میں حاضر ہوں۔ لیکن میں اپنے مشن سے ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹوں گا۔

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

آپ علیہ الرحمۃ نے تحفظ ناموسِ رسالت کی تحریک میں مثالی کردار ادا کیا۔ اور قید و زنداں کی صعوبتیں بھی بخوشی برداشت کیں لیکن تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ پر آنچ نہ آنے دی۔ گویا کہ

زندگی کا آپؒ کی بس ایک ہی مقصد رہا
حفظ ناموسِ رسالت، شرحِ تعظیمِ نبوی ﷺ

قبلہ نعیمی صاحب علیہ الرحمۃ کی شہادت اہلسنّت و جماعت کے لیے بہت بڑا نقصانِ لاتلافی ہے اور یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ۔ آپ نے ملتِ اسلامیہ کے لیے اتنا کچھ کیا کہ اس کی نظیر عصرِ حاضر میں ملنا انتہائی مشکل ہے۔

چمن میں پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں
زہے وہ پھول جو گلشن بنا دے صحرا کو

Marfat.com

ایک حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ عالم دین کی آنکھ سے نکلے ہوئے آنسو کا ایک قطرہ دوزخ کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ یہ ایک عام عالم دین کی آنکھ سے نکلا ہوا قطرہ ہے جو جہنم کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اور جو مجاہد بھی ہو، عاشق رسول بھی ہو، کامل ولی اللہ بھی ہو، عظیم استاذ بھی ہو، متقی اور پرہیزگار بھی ہو، حلیم الطبع اور بردبار بھی ہو، شہید ملت کے منصب پر بھی فائز ہو جائے اور جس کی نمازِ جنازہ میں عوام کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کے علاوہ ہزاروں علماء و مشائخ اور طلباءِ مدارس دینیہ شریک ہوئے ہوں اس کے خون کے قطرے کا کیا عالم ہوگا؟

اس عالم رنگ و بو میں سدا کون رہا ہے؟ مگر کچھ لوگ دنیا سے رخصت ہونے کے بعد بھی زندہ جاوید ہوئے۔ شہید پاکستان علامہ نعیمی علیہ الرحمۃ اپنی انتھک محنتوں سے لوحِ تاریخ پر وہ نقوش ثبت کر گئے جو رہتی دنیا تک جگمگاتے رہیں گے۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

قبلہ نعیمی صاحب علیہ الرحمۃ نے اپنی متاعِ زیست اشاعتِ دین مصطفیٰ ﷺ اور فروغِ عشقِ رسول ﷺ کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ عقائدِ اہلسنّت کی ترجمانی کا حق قبلہ نعیمی صاحب علیہ الرحمۃ نے بحسن و خوبی ادا کر دیا۔ بقول شاعر مشرق حکیم الامت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمۃ:

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
تو ہندوستاں کا ہر پیر و جواں بے تاب ہو جائے

راقم السطور ایسی عظیم ہستی کے متعلق قلم کو اور کتنی جنبش دے سکتا ہے۔ اسی بات پر اکتفا کرتا ہوں کہ قبلہ مجاہدِ اہلسنّت علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی شہید علیہ الرحمۃ جیسے مقتدر عالمِ دین، دردِ ملت رکھنے والے مجاہد، محسن و شفیق، بے باک حق گو اور سرپرست کا ملنا یقیناً

Marfat.com

مشکل و محال ہے۔ علیٰ کلِ حال تقدیر کو کون ٹال سکتا ہے۔ اس کے فیصلوں کو نہ چاہتے ہوئے بھی سرِ تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔

وائے گل چین عدل کیا خوب تھی تیری پسند
پھول بھی وہ توڑا کہ ویراں کر دیا سارا چمن

آپ کی شہادت پر ہر آنکھ پرنم تھی، ہر جوان اشکبار تھا، ہر شخص آب دیدہ تھا۔

جنگل میں اس طرح اداسی کبھی نہ تھی
اے کارواں ٹھہر! کوئی ساتھی بچھڑ گیا

ایسے ایمان والوں کے متعلق ہی نور مجسم نبی محتشم ﷺ نے فرمایا کہ مومن مرتا ہے تو چالیس روز تک صبح کے وقت اس پر زمین روتی ہے۔ اس کی جائے نماز اشکبار ہوتی ہے۔ قبلہ ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ کی سیرت و کردار کو قیدِ حروف میں محبوس کرنا انجم شماری کے مترادف ہے۔ بقول شاعر ؎

گزر تو جائے گی تیرے بغیر بھی لیکن
بڑی اداس ، بڑی سوگوار گزرے گی

علامہ نعیمی علیہ الرحمۃ کے آثار ونشاں باقی ہیں جو ہمیں بزبانِ حال پکار رہے ہیں کہ یہ کہتے ہوئے آگے بڑھتے چلے آؤ:

ہم تو سجدے تیری راہوں پہ کیے جائیں گے
سرفراز نعیمی تیرے قدموں کے نشاں باقی ہیں

12 جون 2009ء بروز جمعہ نمازِ جمعۃ المبارک کے فوراً بعد 2 بج کر 40 منٹ پر جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور میں ملک دشمن قوتوں کے آلہ کار کے انتہائی مذموم ہتھکنڈے ''خودکش حملہ'' میں آپ کے اپنے ہزاروں چاہنے والے رفقاء، اعزہ واقربا، طلباء اور عوام الناس کو داغِ مفارقت دینے پر میں فقط

Marfat.com

اتنا ہی کہوں گا کہ:

پرجوش تھا جذبہ مگر گفتار تھی دھیمی
اور نہ تھا کوئی وہ شہید سرفراز نعیمیؒ
امت جو پہلے ہی بڑی مسکین حال تھی یارو!
سہنی پڑے گی اس کو اب تو یہ بھی یتیمی
ہر فرعون کے لیے عارفؔ ہوتا ہے کوئی موسیٰ
بدمذہبوں کے لیے تھا شہید پاکستان نعیمیؒ

(صاحبزادہ محمد عارف ستار القادری)

روزنامہ مساوات لاہور۔ 17 جون 2009ء

Marfat.com

ڈاکٹر سرفراز نعیمیؒ ۔۔۔ وقت کا ابوذر

جامعہ نعیمیہ میں بم دھماکے اور ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شہادت کی خبر داتا کی نگری میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور پورا شہر یکلخت سوگ میں ڈوب گیا۔ ہر سو زرد اُداسی بال بکھیرے نوحہ کناں دکھائی دی۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی کے اہل خانہ اور ان کے ارادتمندوں کے لیے ان کی شہادت کی خبر یقیناً حیران کن نہیں تھی۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی ایک مرتبہ امین پارک کی ایک مسجد میں خطاب کے لیے تشریف لائے۔ خطاب ختم ہوا تو صلوٰۃ وسلام کے بعد انہوں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ وہ بارگاہِ ربّ العزت میں گڑگڑا کر سیدنا عمر فاروقؓ کی یہ دُعا مانگ رہے تھے:

"اللھمّ ارزقنی شھادۃ فی سبیلک و امتنی فی بلد رسولک۔"

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے راستے میں شہادت اور تیرے محبوب ﷺ کے شہر میں موت کا خواستگار ہوں۔

یہ دُعا غالباً ان کا معمول تھی۔

12 جون 2009ء بروز جمعۃ المبارک نمازِ جمعہ ادا کرنے کے بعد گھر آ کر کمر سیدھی کرنے کی غرض سے بستر پر لیٹ گیا۔ ابھی نیند اور بیداری کے درمیانے مراحل میں تھا کہ میرا بڑا بیٹا اُسامہ اور چھوٹا بیٹا ایک دم کمرے میں داخل ہوئے اور مجھے جھنجھوڑ کر بتایا: "جامعہ نعیمیہ میں خودکش دھماکہ ہو چکا ہے اور آپ کے دوست ڈاکٹر سرفراز نعیمی زخمی

Marfat.com

ہو چکے ہیں"۔ یہ سننا تھا کہ میری آنکھوں سے نیند ہی نہیں بلکہ حواس بھی اڑ گئے۔ یکدم مجھے محسوس ہوا کہ در و دیوار پر رعشہ سا طاری ہے۔ چند ثانیوں بعد حواس مجتمع ہوئے تو بے ساختہ ہونٹوں پر انا للّٰہ و انا الیہ راجعون کے الفاظ تھے۔ یکدم عرب شاعر کا شعر حافظے کو کچوکے دینے لگا:

القیت مثل السیف فردًا

بیٹے کو ساتھ لیا اور گڑھی شاہو کی جانب چل دیا۔ گلی کوچے مجھے سنسان دکھائی دے رہے تھے۔ شاہراہِ قائد اعظم پر پہنچا تو وہاں کا ماحول بھی افسردگی کی ایک بے نام سی کیفیت کی گرفت میں پایا۔ شملہ پہاڑی تک جانے کب پہنچا۔ کوئین میری کالج سے آگے سڑک پر طلباء کا احتجاجی جلوس دکھائی دیا۔ حافظ جوس والوں کی دکان کے چوک سے بائیں جانب راستے کو پولیس کی تحویل میں دیکھا۔ غم و غصہ میں بھرے عوام قافلہ در قافلہ، طائفہ در طائفہ اور گروہ در گروہ جامعہ نعیمیہ کی طرف رواں دواں تھے۔ پولیس انہیں روک رہی تھی۔ ہر کوئی جامعہ نعیمیہ کی مسجد تک پہنچنا چاہتا تھا۔ لوگ چیخ رہے تھے، چلا رہے تھے اور ان کے ہونٹوں پر نعرۂ تکبیر اللہ اکبر اور نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ کے نعرے تھے۔ وہ ناقص سکیورٹی انتظامات پر پولیس سے اُلجھ رہے تھے۔ وہ احتجاج کر رہے تھے۔ وہ حکومت کو جارحانہ تنقید کا نشانہ بنا رہے تھے۔ حکومت ڈاکٹر سرفراز نعیمی ایسے قرونِ اولیٰ کی جیتی جاگتی تصویر کو سکیورٹی فراہم کرنے سے قاصر رہی تھی۔ ان کا احتجاج مختلف رنگوں میں ڈھل رہا تھا۔ وہ دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔ وہ ایک دوسرے کے کاندھے پر اپنا سر رکھے بچوں کی طرح بلک بلک کر یوں رو رہے تھے کہ جیسے ان کا باپ مر گیا ہو اور وہ یتیم ہو گئے ہوں۔ ہر آنکھ پرنم تھی۔ ہر چہرے کو آنسوؤں کے قطرے چھاؤں برستے مینہ کی بوندوں کی طرح تر کر رہے تھے۔ جسے بھی دیکھا اس کی پلکوں پر اشکوں کے دیپ روشن تھے۔ آنسوؤں کی ایک دیپ مالا تھی جس کی گداز

Marfat.com

حرارت نے ہر ایک کو پگھلا کر رکھ دیا تھا۔ یہ انسان کہاں تھے؟ یہ تو مجسم آنسو تھے۔ متحرک اور متنفس آنسو۔ جامعہ کی طرف سے طلباء کی ایک ریلی آئی، پولیس نے اسے روکنا چاہا۔ ریلی دیکھتی آنکھوں ریلا بن گئی۔ چشم زدن میں ریلی کو روکنے کی پولیس کی کوششیں اس ریلے میں تنکوں کی طرح بہتی نظر آئیں۔ میں اس چوک سے آگے نہ جا سکا۔ حسب روایت اور حسب عادت میری جیب میں پریس کارڈ نہ تھا۔ اس دوران ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شہادت کی خبر کی تصدیق ہو چکی تھی۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شخصیت پر باقاعدہ تعزیتی مضمون تو میں اُس وقت لکھوں گا جب میں اعصابی اور حسیاتی سطح پر خود کو مجتمع کر پاؤں گا۔ اس وقت تو چند افکار پریشاں ہیں جو آپ کی نذر کر رہا ہوں۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی سے جب تک میری ملاقات نہیں ہوئی تھی تو میں اس وقت تک اپنے والد مرحوم کے اس قول کو قول فیصل ہی تصور کرتا تھا کہ اس دور میں "علم کتابوں میں اور عالم قبروں میں ہیں"۔ میں جب بھی ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو ملتا تو مجھے ایک گونہ ابتہاج اور اہتزاز محسوس ہوتا کہ میں نے علم اور عالم دونوں سے بیک وقت ملاقات کر لی۔ میرا کرب اور دکھ تو یہ ہے کہ اب میں اپنی ان ظاہری آنکھوں سے اس عظیم ہستی کو نہ دیکھ پاؤں گا جسے میں پورے شعور وادراک اور حق الیقین کے ساتھ وقت کا ابوذر سمجھتا تھا۔ عالمی دہشت گرد امریکا اور اس کی ایجنٹو کریسی نے ہم سے وقت کے ابوذر کو چھین لیا۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی بخوبی جانتے تھے کہ حق کا قافلہ جب کبھی بھی چلنے لگا ہے، باطل شعاروں نے اس کا راستہ روکنے کی کوشش کی ہے لیکن حق کے قافلے کا سفر روشنی اور خوشبو کے سفر سے استعادہ ہے۔ خوشبو کے جھونکے اور روشنی کی کرن کا راستہ نہ کوئی چٹان روک سکتی ہے اور نہ ہی کوئی آہنی فصیل۔۔۔ بابل کے کوچے، سپارٹا کی پہاڑیاں، ایتھنز کی گلیاں، نیل کی لہریں، دشت سینا کے ذرّے، یروشلم کی عدالتیں،

Marfat.com

مکے کا شہر، ابی طالب کی گھاٹیاں، طائف کی وادیاں، کعبے کا صحن، بدر کا میدان، احد کی خندقیں، خیبر کا قلعہ اور کربلا کے ریگزار اس امر پر شاہد و عادل ہیں کہ سچ کے پرستاروں کو ہر دور میں ابتلاء اور کربلا کی آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ باطل کے پرستاروں نے حق کے پرچم میں اپنے گریباں کے چاک سمونے والے مجاہدوں کا راستہ روکنے کی لاکھ کوششیں کیں لیکن ڈاکٹر سرفراز نعیمی ایسے بادۂ حق کے متوالے سرمدی انداز میں اس شاہراہ پر گامزن رہے۔

(حافظ شفیق الرحمٰن)

روزنامہ دن لاہور، 14 جون 2009ء

Marfat.com

خودکش حملوں اور بم دھماکوں میں اضافہ

جذبات میں جب اشتعال کے الاؤ جلنے لگیں تو حقیقتوں کا ادراک آسان نہیں رہتا، یہ استحکام پاکستان کے خلاف کڑی در کڑی سازش ہے۔ آنے والا وقت ثابت کر دے گا کہ پاکستان بم دھماکوں اور خودکش حملوں کے جس گرداب میں پھنس چکا ہے یہ امریکی آشیر باد کے ساتھ بھارت کی منصوبہ بندی ہے، جس کی واقعاتی شہادت یہ ہے کہ بم دھماکوں اور خودکش حملوں کے ذریعہ پاکستان میں دہشت گردی کے واقعات میں ممبئی بم دھماکوں کے فوراً بعد سے بہت زیادہ اضافہ ہوگیا ہے۔ عین اس وقت جب یہ خونیں واردات جاری تھی اور بھارتی حکومت بھی اس واقعہ میں ملوث افراد سے لاتعلقی کا اظہار کر رہی تھی، ایک بھارتی صحافی نے ٹی وی کے ایک مشہور اینکر پرسن سے گفتگو کرتے ہوئے بڑے جارحانہ انداز میں دھمکی دی تھی "پاکستان کو اس کا جلد بھرپور جواب مل جائے گا"۔ حالانکہ بھارت ان واقعات میں تادمِ تحریر پاکستان کی انوالومنٹ ثابت نہیں کرسکا، لیکن پاکستان کے خلاف بھارت کا خبث باطن کا مظاہرہ مسلسل جاری ہے۔

ممتاز عالم دین ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شہادت بھی اسی سازش کی کڑی ہے۔

پاکستان میں سنیوں کے دو مکاتب فکر (بریلوی اور دیوبندی) کے درمیان تصادم کی سازش کو بڑی منصوبہ بندی کے ساتھ آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ بڑے ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ غور کرنا چاہئے کہ بریلوی مکتب فکر کے وہ علماء جو حکومتی سرپرستی میں طالبان

Marfat.com

مخالف تحریک میں پیش پیش تھے، ان کی جگہ ایک ایسے عالم دین کو جو اپنے اعتدال، رواداری اور شخصی شرافت کی ایک واضح پہچان رکھتا تھا، کیوں نشانہ بنایا گیا؟ اللہ تعالیٰ متذکرہ بالا علماء کو عمر خضر عطا فرمائے۔

الیکٹرانک میڈیا سے بار بار کہا گیا کہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی طالبان کے خلاف تھے، یہ پورا سچ تو نہیں ہے، پورا سچ یہ ہے کہ وہ ان انسانیت سوز مظالم جو طالبان کے نام پر کیے جا رہے ہیں ان کے خلاف تھے۔ انہوں نے خودکش حملوں کو حرام قرار دیا تھا، انہوں نے مزارات کو شہید کرنے کے مکروہ فعل کو اسلام دشمنوں کی سازش قرار دیا تھا۔ انہوں نے تو اس اخبار نویس کو ہفت روزہ ''ندائے ملت'' کے لیے دیئے گئے انٹرویو میں مالاکنڈ ڈویژن میں نفاذ شریعت کے اقدامات اور بعد ازاں ان پر عملدرآمد کے لیے مستند دیوبندی علماء کے ساتھ مستند بریلوی علماء کے اشتراک سے ایک باقاعدہ نگران بورڈ تشکیل دینے پر اتفاق کیا تھا۔ تصور کیا جائے اگر مالاکنڈ ڈویژن میں ایسا بورڈ تشکیل پا جاتا تو کیا اس علاقے میں نفاذ شریعت کے عمل سے کوئی بے دین، سیکولر یا غیر ملکی ایجنڈے کی آلہ کار قوت رکاوٹ ڈال سکتی تھی۔ یہ بھی غور طلب بات ہے کہ الیکٹرانک میڈیا پر ڈاکٹر سرفراز نعیمی کے امریکہ مخالف رویہ کی تقریباً پردہ پوشی کی کوشش کی جارہی ہے۔ یہ ہرگز لاشعوری یا غیر دانستہ کوشش نہیں ہے اور ایسا کیوں ہے؟ اس حوالے سے قیاس آرائی کی بجائے تھوڑا انتظار کر لینا چاہیے کہ وقت، صداقت کی طرح منافقت اور دجل وفریب سو پردوں سے بھی باہر لے آتا ہے۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے تو یہ بھی کہا تھا کہ ''امریکہ پاکستان کے اندر کسی حال میں امن نہیں چاہتا۔ طالبان امریکہ کے خلاف بدلہ لینے کے لیے کوئی کارروائی کریں، حتیٰ کہ پاکستان میں دہشت گردی کی کوئی بھی واردات ہو اس کا فائدہ ہر صورت میں امریکہ کو پہنچتا ہے۔ روس کی شکست کے بعد امریکہ اسلام کو اپنا مدمقابل سمجھتا ہے۔ اپنے ناپاک عزائم کے لیے امریکہ امت مسلمہ کے خلاف گہری

Marfat.com

سازش میں مصروف عمل ہے، جس کی تکمیل کے لیے امریکی یلغار نے دینی مدارس کا رخ کر رکھا ہے۔ امریکہ کا خیال ہے کہ امت مسلمہ کی ذہنی و فکری نشوونما میں دینی مدارس کا اہم کردار ہے، اس لیے دینی مدارس کو مکمل طور پر ختم یا غیر موثر نہیں کیا جائے گا۔ اس وقت تک امریکہ اپنے منصوبے اور سازش میں کامیاب نہیں ہو سکے گا"۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی کے ان خیالات پر غور کر کے فیصلہ کیا جائے گا کہ وہ کون کون سی قوتیں ہو سکتی ہیں جو ایسے خیالات کے حامل عالم دین کو برداشت کر سکتی ہیں۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شہادت کا سانحہ اس طرح رونما ہوا کہ نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد وہ جامع مسجد سے ملحقہ اپنے دفتر میں معمول کے کاموں کے لیے آئے۔ چند لمحوں کے بعد ایک اٹھارہ انیس سال کا نوجوان دفتر میں آیا اور السلام علیکم کے بعد ہاتھ ملانے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا اور اسی دوران اس نے خود کو بارودی جیکٹ سے اڑا لیا۔ جس میں چار کلوگرام دھماکہ خیز مواد تھا۔ دھماکے سے مسجد اور قریبی عمارتوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ ان کے دفتر میں دھواں پھیل گیا، چیخ و پکار کی آواز سن کر طلباء اور نمازی ادھر گئے تو ڈاکٹر نعیمی شدید زخمی حالت میں پڑے تھے۔ انہیں فوری طور پر رکشہ میں نزدیک ترین واقع ریلوے ہسپتال لے جایا گیا، لیکن وہ زخموں کی تاب نہ لا کر خالق حقیقی سے جا ملے۔ اس دھماکہ میں مولانا خلیل شاہ، حافظ راشد اور مقامی اخبار کے سب ایڈیٹر عبدالرحمٰن بھی شہید ہو گئے۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی انتہائی سادہ طبیعت کے مالک تھے، وہ اپنی 63 سالہ زندگی میں پرانی موٹر سائیکل پر ہی کسی سکیورٹی کے بغیر گھومتے پھرتے۔ ان کی گزر اوقات ان 6 ہزار روپے کی قلیل رقم پر تھی جو تنخواہ کے طور پر انہیں جامعہ نعیمیہ سے ملا کرتی تھی اور اسے کرامت ہی کہا جا سکتا ہے کہ اس قلیل رقم میں انہوں نے پانچ بیٹیوں اور ایک بیٹے کی شادی کا فریضہ انجام دیا۔ دین کے معاملے میں ان کے اخلاص کا یہ عالم تھا کہ حقوقِ

Marfat.com

نسواں بل اور خاکوں کی اشاعت کے خلاف تحریکوں میں دیوبندیوں اور اہلحدیثوں کے ساتھ مل کر بھرپور حصہ لیا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دیگر مکاتب فکر میں بھی احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

ان کی نماز جنازہ بروز ہفتہ 13 جون کو ناصر باغ میں ادا کی گئی اور انہیں ان کے والد محترم مفتی محمد حسین نعیمی کے پہلو میں جامعہ نعیمیہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ مفتی محمد حسین نعیمی قیامِ پاکستان کے بعد مراد آباد (یوپی، انڈیا) سے ہجرت کر کے لاہور آئے۔ انہوں نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے پلیٹ فارم سے اپنے استاذ مولانا نعیم الدین مراد آبادی کی قیادت میں تحریک پاکستان میں عملاً حصہ لیا۔ مفتی محمد حسین نعیمی کے میاں نواز شریف کے والد میاں محمد شریف سے ذاتی تعلقات قائم ہو گئے تھے جو دونوں بزرگوں کی وفات کے بعد ان کی اولادوں نے اسی انداز سے برقرار رکھے۔ میاں نواز شریف اس نسبت سے انہیں بڑے بھائی کا درجہ دیتے تھے۔ اس سانحہ کی خبر سن کر میاں نواز شریف اپنے آنسو نہ روک سکے۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے حفظ قرآن مجید جامعہ نعیمیہ چوک دالگراں، تجوید وقرأت جامعہ کریمیہ، درس نظامی جامعہ نعیمیہ گڑھی شاھو، عربی اور اسلامیات میں ایم اے پنجاب یونیورسٹی سے کیا۔ مصر کی جامعہ الازہر سے علومِ اسلامیہ کی ڈگری لی، بعدازاں پنجاب یونیورسٹی سے پی۔ ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ بہرحال ایک عالی دماغ تھا، نہ رہا۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی پوری زندگی فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور ملک وقوم کے مفاد میں اتحاد بین المسلمین کے اعلیٰ مشن کے لیے گزری ہے۔ اب ان کے پیروکاروں کا بہترین جذبہ انتقام یہ ہے کہ وہ نہ صرف اس مشن کو آگے بڑھائیں بلکہ سنیوں کے دو مکاتب فکر کو آپس میں لڑانے کی سازش کو ناکام بنا دیں۔ جمعیت علماءِ پاکستان سے توقع رکھنی چاہیے کہ وہ اس سلسلے میں اپنا روایتی کردار ادا کرے گی اور مولانا شاہ احمد نورانی ؒ

Marfat.com

کے جانشین بلاتاخیر دینی جماعتوں کی کانفرنس بلا کر انہیں موقع فراہم کریں گے کہ وہ کوئی ایسا متفقہ لائحہ عمل تیار کر سکیں، جس سے سنیوں کے ہی مابین تصادم کی سازش ناکام بنا کر فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو مضبوط کیا جا سکے۔

(اسرار بخاری)

ہفت روزہ ندائے ملت، لاہور

18 تا 24 جون 2009ء

Marfat.com

مفتی سرفراز نعیمی علیہ الرحمۃ کی شہادت

ملک میں نئی فرقہ وارانہ جنگ شروع کروانے کے لیے دشمن نے چال چل دی ہے۔ اہلسنّت کی ایک بہت بڑی شخصیت مفتی ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی کو ایک پندرہ سالہ لڑکے کے ہاتھوں بم دھماکے میں شہید کر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے ہمراہ چار مزید افراد شہید ہوئے جبکہ خود کو جیکٹ سے اڑانے والے لڑکے کے اپنے جسم کے بھی پرخچے اڑ گئے۔ زخمیوں کی تعداد بھی درجنوں میں ہے۔ لاہور غم وغصہ میں ڈوبا ہوا ہے۔

ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی صحیح معنوں میں درویش منش عالم دین تھے۔ ان کا شمار اعتدال پسند مذہبی رہنماؤں میں ہوتا تھا۔ وہ تنظیم المدارس اہلسنّت کے ناظمِ اعلیٰ اور تحفظِ ناموسِ رسالت محاذ کے صدر تھے۔ دو برس قبل عالمی اخبارات میں حضورِ اکرم ﷺ کے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے خلاف تحفظ ناموسِ رسالت کے لیے ریلی کی قیادت کرنے پر انہیں تین ماہ تک جیل میں پابندِ سلاسل رہنا پڑا۔ ان کے ساتھی مجرموں میں مسلم لیگ ن کے مرکزی رہنما خواجہ سعد رفیق اور سیّد زعیم حسین قادری بھی شامل تھے۔ جیل سے رہائی کے بعد یہ حضرات اور علامہ احمد علی قصوری دفتر نوائے وقت میں چیف ایڈیٹر نوائے وقت گروپ جناب مجید نظامی سے ملاقات کے لیے آئے تو نظامی صاحب نے راقم الحروف کو بھی اس ملاقات میں شامل کر لیا۔ میری موجودگی میں خواجہ سعد رفیق نے نظامی صاحب کو جیل میں مفتی سرفراز نعیمی کی عاجزی اور انکساری سے کیے گئے

Marfat.com

مظاہروں کی تفصیل بتائی تو مفتی صاحب کی عزت میری نگاہوں میں اور بھی بڑھ گئی۔

مفتی ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی کی میاں نواز شریف بڑے بھائی کی طرح عزت کرتے تھے۔ مفتی محمد حسین نعیمی مرحوم اور میاں محمد شریف مرحوم کا بھی آپس میں بھائی چارہ تھا۔ مفتی صاحب ان دنوں جامعہ نعیمیہ دالگراں چوک کے روح رواں اور اس مسجد کے امام و خطیب تھے جبکہ میاں نواز شریف، شہباز شریف کی فیملی دالگراں چوک سے 100 گز سے بھی کم فاصلے پر رہائش پذیر تھی۔ میاں نواز شریف نے اپنے اس پرانے گھر جو کہ اب خالی پلاٹ کی شکل میں موجود ہے، اس کے پڑوس کی عمارت میں قائم ایک سکول کی تقریب میں مفتی محمد حسین نعیمی مرحوم اور اپنے میاں محمد شریف مرحوم کے تعلقات اور مفتی محمد سرفراز نعیمی کے ساتھ اپنے بچپن کے گزرے ہوئے دنوں کی یادیں تازہ کیں۔ مفتی ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی بھی اس تقریب میں موجود تھے۔

میاں نواز شریف جامعہ نعیمیہ کی اس برس ہونے والی سالانہ تقریب میں سکیورٹی کے تمام تر خدشات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے تھے، لیکن اب میاں نواز شریف کے چھوٹے بھائی میاں شہباز شریف کی پنجاب میں حکومت ہونے کے باوجود پولیس مفتی ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی کی جان کی حفاظت نہیں کر سکی۔ شاید اس قسم کے واقعات کی پولیس روک تھام بھی نہ کر سکے کیونکہ علماءِ کرام سے اگر کوئی عقیدت مند بن کر ملنے آئے تو بھلا کیونکر وہ اس سے ملنے سے انکار کر سکتے ہیں۔

البتہ خطرناک بات یہ ہے کہ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی مرحوم کے جنازے والے دن علماءِ اہلسنّت کے چار پانچ گھنٹے تک جاری رہنے والے اجلاس میں بعض علماءِ کرام نے جان توڑ کوشش کی کہ مفتی ڈاکٹر صاحب مرحوم کے واقعۂ شہادت میں بیت اللہ محسود کے علاوہ مولانا فضل الرحمٰن اور مولانا سمیع الحق کو بھی نامزد کیا جائے۔ بعض نے قاضی حسین احمد کو بھی پارٹی بنانے پر اصرار کیا۔ ان ہی کے پیروکاروں نے مفتی ڈاکٹر محمد سرفراز

Marfat.com

نعیمی کے نمازِ جنازہ کے موقع پر قاضی حسین احمد، مولانا فضل الرحمٰن اور مولانا سمیع الحق کے خلاف نعرے بازی کی تھی۔ اللہ بھلا کرے اہلسنت کے ان ہوش مند رہنماؤں کا جنہوں نے مولانا فضل الرحمٰن، مولانا سمیع الحق اور قاضی حسین احمد و دیگر علماءِ دیوبند کو ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید کے واقعۂ شہادت میں ملزم نامزد کرنے کی مخالفت کی کیونکہ اگر یہ کام شروع کر دیا جاتا تو دیگر مسالک کی مساجد اور شخصیات پر حملوں کی صورت میں مخالفین کو پھنسانے کی جنگ شروع ہو جاتی۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید کے واقعۂ شہادت کا المناک پہلو یہ ہے کہ استحکام پاکستان کی جنگ لڑنے والے، سوات کے فوجی آپریشن کی حمایت کرنے والے اس عالم دین اور مدرّس کی شہادت پر صدر پاکستان آصف علی زرداری اور وزیر اعظم سیّد یوسف رضا گیلانی کو چپ لگ گئی ہے۔ اپنے بیانات میں انہوں نے ضرور افسوس کا اظہار کیا لیکن حکومت کے ان دونوں بڑوں میں سے کسی ایک نے بھی نہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی کے صاحبزادے ڈاکٹر راغب حسین نعیمی اور نہ ہی ڈاکٹر سرفراز نعیمی کے بھائیوں میں سے کسی سے ٹیلی فون پر اظہارِ تعزیت کیا۔

وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید کی نمازِ جنازہ کے موقع پر ایسے حکومتی اقدامات کروائے جس کے باعث نمازِ جنازہ کے بعد ڈاکٹر سرفراز نعیمی کا جسد خاکی ناصر باغ سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے جامعہ نعیمیہ لایا گیا جہاں انہیں ان کے والد مفتی محمد حسین نعیمی کے پہلو میں سپردِ خاک کیا گیا۔

اگلے روز اتوار کو ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید کی ختم قل کی تقریب ہوئی۔ صبح نو بجے قرآن خوانی سے شروع ہونے والی یہ تقریب لگ بھگ ساڑے پانچ گھنٹے پر محیط تھی۔ قرآن خوانی کے بعد علماءِ کرام اور نامور قاری حضرات نے کلامِ پاک کی قرأت پیش کی، جس کے بعد محفل نعت برپا ہوئی۔ اس میں بھی ملک کے معروف نعت خوانوں نے حصہ

Marfat.com

لیا۔ تقریب میں وفاقی وزیر مذہبی امور حامد سعید کاظمی، وزیر مملکت مذہبی امور سید نور الحق قادری، صاحبزادہ فضل کریم، حاجی حنیف طیب، مفتی منیب الرحمٰن، مولانا محمد صدیق ہزاروی رکن اسلامی نظریاتی کونسل سمیت ملک بھر سے آئے ہوئے علماءِ کرام، مشائخ عظام، اساتذۂ کرام اور مدارس کے طالبعلموں نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔ قرآن خوانی، نعت خوانی اور محفل قرأت کے بعد تقریب تعزیتی جلسۂ عالم میں تبدیل ہوگئی۔ جس میں مقررین نے ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید کو شعلہ نوا خطیب نہیں بلکہ آگ بجھانے والا خطیب قرار دیا۔ وہ ایک ایسے عالم دین تھے جو مدرّس بھی تھے۔ انہوں نے خودکش حملوں کو حرام قرار دینے کا فتویٰ پاکستان میں سب سے پہلے دیا جس کی سزا کے طور پر انہیں شہید کیا گیا۔

مقررین نے انہیں سب سے بڑے قومی اعزاز کا مستحق قرار دیا۔ البتہ اس حوالے سے صاحبزادہ حاجی فضل کریم نے مطالبہ کیا کہ مفتی ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی شہید کو پاکستان کا سب سے بڑا سویلین اعزاز دیا جائے جبکہ حاجی محمد حنیف طیب نے رائے ظاہر کی کہ ڈاکٹر نعیمی نے پاکستان کی بقاء کی جنگ لڑتے ہوئے شہادت پائی لہٰذا انہیں ''نشانِ حیدر'' دیا جائے۔ مقررین نے صدر پاکستان آصف علی زرداری اور وزیر اعظم سیّد یوسف رضا گیلانی کی جانب سے مفتی ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی شہید کے ورثاء سے اظہارِ تعزیت نہ کرنے پر گہرے دکھ اور ناراضگی کا اظہار کیا۔ ختم قل کے موقع پر سخت ترین حفاظتی اقدامات کئے گئے تھے۔ جامعہ نعیمیہ آنے والوں کی پانچ جگہ تلاشی لی گئی اور ساڑھے پانچ گھنٹے جاری رہنے کے بعد تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ دعا سے پہلے صاحبزادہ ڈاکٹر راغب حسین نعیمی کی دستار بندی ہوئی اور انہوں نے اپنے والد اور دادا کے مشن پر چلنے کا عہد کیا۔

(فرخ سعید خواجہ)

ہفت روزہ ندائے ملت، لاہور 18 تا 24 جون 2009ء

Marfat.com

ڈاکٹر سرفراز نعیمیؒ کی شہادت کراچی کو بھی سوگوار کر گئی

کراچی میں ابھی "ٹارگٹ کلنگ" کا سلسلہ جاری تھا کہ لاہور سے علامہ سرفراز نعیمی کی شہادت کی خبر آ گئی۔ ان پر خودکش حملہ کی اطلاع ملتے ہی سنی تحریک، جماعتِ اہلسنّت اور جمعیت علماءِ پاکستان کے کارکن سڑکوں پر آ گئے اور انہوں نے کراچی پریس کلب کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ حاجی حنیف طیب، شاہد غوری، صاحبزادہ ریحان، قاری ابرار نے مفتی سرفراز نعیمی کی شہادت کو حق و باطل کی جنگ کا حصہ قرار دیتے ہوئے اسے دشمنوں کی مذموم حرکت قرار دیا۔ جماعت اہلسنّت کی اپیل پر تین روزہ سوگ منایا گیا۔ اس دوران اہلسنّت کے تمام مدارس بند رہے۔

تنظیم المدارس کے صدر مفتی منیب الرحمٰن اور علامہ شاہ تراب الحق نے اسے دشمنوں کی گھناؤنی سازش قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ایک ایسا سانحہ ہے کہ جس کی تلافی ممکن نہیں۔

سنی تحریک کے رہنما ثروت اعجاز قادری نے کہا ہے کہ مفتی نعیمی اہلسنّت کے ممتاز راہنما اور عظیم انسان تھے۔ انہیں دشمنوں نے اس لیے راستے سے ہٹایا کہ وہ ان کی نشاندہی کرتے تھے اور ملک سے دہشت گردی کے خاتمہ کے لیے علماء کو متحد کرنے میں مصروف تھے۔

Marfat.com

ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے لندن سے ٹیلی فون کر کے علامہ سرفراز نعیمی کی شہادت پر گہرے رنج و غم اور دکھ کا اظہار کرتے ہوئے ملتِ اسلامیہ کو متحد اور پرامن رہنے کی اپیل کی۔ انہوں نے کراچی اور سندھ بھر کے شہریوں سے اس واقعے پر یوم سوگ منانے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ جن لوگوں نے جامعہ نعیمیہ پر خودکش حملہ کیا وہ انسانیت کے دشمن ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دکھ کی اس گھڑی میں صبر و تحمل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے، دشمنوں نے یہ سانحہ اسی لیے بپا کیا ہے کہ قوم آپس میں الجھ پڑے۔ انہوں نے سیاسی اور مذہبی جماعتوں کی گول میز کانفرنس بلانے کی اپیل بھی کی تاکہ تمام مسلمان اور محب وطن پاکستانی ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوسکیں۔

سندھ کے سابق وزیر اعلیٰ اور معروف سیاستدان غلام مصطفیٰ جتوئی نے اس خودکش حملے کو پاکستان کے خلاف گہری سازش قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ حالیہ دنوں میں ملک میں ہونے والے خودکش حملوں اور اس قسم کے واقعات کے پیچھے مجھے ملک کے خلاف بڑی بین الاقوامی سازش نظر آ رہی ہے۔ مولانا سرفراز نعیمی کی شہادت کی خبر سنتے ہی کراچی میں کشیدگی کی فضا پیدا ہوگئی تھی۔

(سیّد ساجد یزدانی)

ہفت روزہ ندائے ملت، لاہور

18 تا 24 جون 2009ء

Marfat.com

مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ

آہ! مولانا سرفراز نعیمی ! شہید کے رویے اور اخلاق کی بھی ہر کوئی تعریف کرتا ہے۔ راقم کا بھی شہید سے کئی سال پہلے سے ملنا جلنا ہے۔ کئی سال پہلے نوائے وقت میں کام کے دوران ان سے ملاقات ہوئی اور تا شہادت رابطہ رہا۔ شہید بڑے بندہ پرور اور تعلق نبھانے والے انسان تھے۔ ابھی یہاں تھے؟ ابھی وہاں ہیں۔ بڑے گُنی انسان تھے۔ ان کا اچھا رویہ ہر کسی سے برابر تھا۔ ذہن میں یہ سوال بھی کلبلانے لگتا ہے کہ مفتی صاحب کا قصور کیا تھا؟ انہوں نے کسی کا کیا بگاڑا ہوگا؟ کیا نقصان کیا ہوگا؟

ان کی تو باتوں سے، ان کے رویّے سے پتہ ہی نہیں چلتا تھا کہ ان کا مسلک کیا ہے؟ بزرگوں کے یو پی سے 47ء میں ہجرت کر کے آنے کے باوجود کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ مراد آباد یو پی سے آنے والوں میں سے ہیں۔ مفتی سرفراز نعیمی شہید، مولانا محمد حسین نعیمی مرحوم کے فرزند تھے۔ رشید ابن رشید تھے۔ اکڑ، ناز، گھمنڈ سے کوسوں دور تھے۔ تقویٰ کے غرور کا شائبہ تک نہ تھا۔ مفتی تھے مگر بات بات پر فتویٰ جھڑنے، بلند و بانگ دعویٰ کرنا ان کی سرشت کا حصہ نہیں تھا۔

یہ اور اس طرح کی سینکڑوں باتیں مفتی مولانا سرفراز نعیمی کی شہادت کے بعد ان کے چاہنے والوں سے سنیں، اخوت اور بھائی چارہ کی خوبیاں مفتی صاحب میں بدرجہ اتم پائی جاتی تھیں۔ ان کا مثبت رویہ اور شرافت کے سبب ہی آج ہر کوئی دکھی ہے۔ ہر

Marfat.com

آنکھ اشکبار ہے۔

مرحوم کی شہادت کے بعد جس طرح نہ صرف سکتے کی صورت پیدا ہوگئی ہے بلکہ ہر طرف سناٹا چھا گیا ہے۔

(رفیق غوری)

روزنامہ نوائے وقت۔ 15 جون 2009ء

Marfat.com

عظیم شہادت

شدت پسندوں کے خلاف ملک میں ایک طرف "آپریشن راہ راست" جاری ہے جس میں اگرچہ فوجی جوانوں کو بھی قربانیاں دینی پڑ رہی ہیں لیکن شدت پسندوں کو بھی مسلسل پسپائی پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ مالاکنڈ ڈویژن میں آپریشن کے نتیجے میں سوات اور بونیر کے لاکھوں خاندانوں کو نقل مکانی کرنا پڑی۔ بے گھر ہونے والوں کے لیے سرکاری بلکہ سماجی، رفاعی اداروں کے ساتھ مختلف این جی اوز اور مخیر حضرات بھی بڑھ چڑھ کر کام کر رہے ہیں۔ جبکہ اسی دوران وطن عزیز کے مختلف شہروں میں خودکش حملوں کا نیا سلسلہ چل نکلا ہے۔

جمعۃ المبارک کے دن نمازِ جمعہ کے فوراً بعد لاہور اور نوشہرہ میں ہونے والے دو دھماکوں نے ایک بار پھر پاکستانیوں کو خون کے آنسو رلا دیا۔ صوبہ پنجاب کے دارالحکومت لاہور اور سرحد کے شہر نوشہرہ میں ہونے والے دھماکوں میں ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی سمیت درجنوں افراد ہلاک ہو گئے جبکہ زخمیوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ جنہیں مختلف ہسپتالوں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ یہ دھماکے حکومتی اداروں کی غفلت اور نا اہلی کا بھی منہ بولتا ثبوت ہیں۔ حال ہی میں لاہور، راولپنڈی اور پشاور میں ہونے والے ریسکیو 15 پر خودکش حملوں کے بعد یہ امید تھی کہ حکومتی ادارے فول پروف سکیورٹی کے انتظامات کریں گے مگر حالیہ دھماکوں نے ان کی کارکردگی کا پول کھول دیا ہے۔

Marfat.com

اطلاعات کے مطابق لاہور میں ہونے والا دھماکہ گڑھی شاہو میں جامعہ نعیمیہ میں نمازِ جمعہ کے بعد ہوا جس میں جامعہ کے سربراہ مفتی سرفراز نعیمی سمیت چار افراد ہلاک ہو گئے۔

واضح رہے کہ جامعہ نعیمیہ کے مہتمم اور تنظیم المدارس اہلسنت کے اہم رہنما مفتی سرفراز نعیمی خودکش حملوں کے مخالف اور سوات آپریشن کے حامی تھے اور انہوں نے اس حوالے سے کئی کنونشن بھی منعقد کئے۔ انہوں نے خودکش حملوں کو حرام قرار دینے کا فتویٰ بھی جاری کیا تھا اور اسی ادارے کے طلبہ سوات میں جاری آپریشن کے حق میں ریلیاں بھی نکالتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر نعیمی یہ مؤقف بھی رکھتے تھے کہ ذاتی طور پر کسی کو کوڑے لگانا درست نہیں اور انسانی جان لینا انتہائی غلط اقدام ہے۔ دھماکے میں جامعہ نعیمیہ کے آفس سیکرٹری اور ڈاکٹر سرفراز نعیمی کے قریبی ساتھی ڈاکٹر خلیل بھی شدید زخمی ہوئے۔ دہشت گردی کے خلاف فتوے دینے پر ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو دھمکیاں ملتی رہیں۔ وہ اہم مذہبی سکالر تھے۔ بعض عینی شاہدین کے مطابق معلوم ہوا ہے کہ خودکش حملہ آور ڈاکٹر سرفراز نعیمی کے دفتر میں داخل ہوا اور اس نے اپنے آپ کو دھماکے سے اڑا دیا جبکہ بعض پولیس اہلکاروں کا کہنا ہے کہ خودکش حملہ آور نے مین گیٹ سے مسجد میں داخل ہونے کی کوشش کی اور اسے روکا گیا تو اس نے خود کو بارود سے اڑا لیا۔

درویش صفت عالم دین ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے دو روز قبل ایوانِ اقبال میں "پاکستان بچاؤ کنونشن" منعقد کروایا تھا لیکن پاکستان بچانے کے لیے کنونشن کا انعقاد کرنے والے ڈاکٹر سرفراز نعیمی دو روز بعد اپنے آپ کو خودکش حملہ آور سے نہیں بچا سکے۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی پچھلے چند ماہ سے اہلسنّت کے علماءِ کرام کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے میں مصروف تھے۔

وطن عزیز کو دہشت گردوں اور خاص طور پر ان کے بھیس میں را، موساد اور سی

Marfat.com

آئی اے کے ایجنٹوں پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے تا کہ ملک کے اہم اور حساس مقامات اور اہم شخصیات کی حفاظت کو یقینی بنایا جا سکے اور دشمنوں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملانے کے لیے قوم کو تمام باہمی اور مسلکی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر یکجان اور یک آواز ہونا پڑے گا۔

(خالد یزدانی)

روزنامہ نوائے وقت لاہور۔13 جون 2009ء

Marfat.com

آہ! ڈاکٹر سرفراز نعیمی

جامعہ نعیمیہ کے سربراہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی دہشت گردی کی کارروائی میں شہید کر دیئے گئے۔ وہ شرافت اور تدبر وتحمل کا پیکر تھے۔ اپنے والد مفتی محمد حسین نعیمی کی طرح ڈاکٹر سرفراز نعیمی اتحاد بین المسلمین کے زبردست داعی تھے۔ والد کی طرح وہ بھی سچ بات کہنے سے کبھی نہیں گھبرائے۔ مشرف کے ابتدائی دور میں ان کو کلمۂ حق کہنے کی بناء پر ملازمت سے نکال دیا گیا۔ وہ خودکش حملوں کے مخالف تھے اور اس کا برملا اظہار کرتے تھے۔ انہوں نے دیگر بہت سے علماء کی طرح سوات میں جاری آپریشن کی مخالفت کی۔ وہ سوات میں علماء کرام کو ذبح کرنے اور مزاروں کی بےحرمتی پر رنجیدہ اور ایسے اقدامات کی کھل کر مخالفت کرتے تھے۔ ایسے وہ اکیلے نہیں تھے دیگر بہت سے علماء اور مشائخ بھی اسی قسم کے بیانات جاری اور سیمیناروں سے خطاب کرتے رہتے ہیں۔

جس طریقے سے ان کو خودکش حملے میں شہید کیا گیا اس سے انگلیاں ایک خاص گروہ کی طرف اٹھ سکتی ہیں لیکن اس بات کو بھی خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا کہ دشمن اپنے مخصوص اور مذموم مقاصد حاصل کرنے کی کوشش میں ہو۔ ڈاکٹر صاحب کی شہادت سے بین المسلمین اتحاد کو یقیناً بہت بڑا دھچکا لگا ہے۔ لیکن ہم سب کو اس نازک اور جذبات سے بھرپور موقع پر خود پر قابو رکھنا ہے۔ حضرت سرفراز نعیمی ہم سے رخصت ہو چکے ہیں لیکن ہمارے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ اب ہمیں ان کی تعلیمات کو مشعل

Marfat.com

راہ بنانا ہے اور مجموعی کے ساتھ ساتھ اتحاد بین المسلمین کے لیے انفرادی طور پر اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اس میں حکومت کو بھی اپنی ذمہ داری ادا کرنا چاہیے جس نے دہشت گردی کے خلاف جنگ کو اپنی جنگ قرار دے رکھا ہے، جس کی آڑ میں دشمن کو بھی اپنے ایجنڈے پر عمل کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی شہادت بھی اسی نام نہاد جنگ کا شاخسانہ ہے۔ حکومت جتنا جلد ممکن ہو اس جنگ سے جان چھڑائے۔

پولیس نے دعویٰ کیا ہے کہ خودکش حملہ آور کا سر مل گیا، اعلیٰ حکومتی عہدیداروں کی طرف سے دہشت گردی کی مذمت بھی ہو رہی ہے۔ ملزموں تک پہنچنے کے حسب معمول دعوے کئے جا رہے ہیں لیکن خودکش حملوں کی وجوہات کے خاتمے کی کوشش نہیں کی جا رہی۔ اگر دشمن ان حملوں میں ملوث ہے تو دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ سے نکل کر اس دشمن کا یکسو ہو کر مقابلہ کرنا آسان ہوگا۔

خدائے بزرگ و برتر مولانا سرفراز نعیمی اور ساتھیوں کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ ان کی لواحقین اور چاہنے والوں کو صبر عطا فرمائے۔ یقیناً یہ روح فرسا سانحہ ہے۔ جامعہ نعیمیہ کے طلباء اور حامی جذباتی ہیں۔ ہمیں ان جذبات کو قابو میں رکھنا ہے۔

(فضل حسین اعوان)

روزنامہ نوائے وقت لاہور، 13 جون 2009ء

Marfat.com

ڈاکٹر سرفراز نعیمی علیہ الرحمۃ کی تحفظ ناموسِ رسالت کے لئے بے مثال خدمات

ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی وطن عزیز کے نہ صرف بہت بڑے عالم دین تھے بلکہ ایک قائد بھی تھے، جنہوں نے ہر کڑے وقت میں خود میدان میں نکل کر ملت کی راہنمائی کا فریضہ ادا کیا۔ وہ انتہائی سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ ہر قسم کے تصنع، بناوٹ اور تکلفات سے بالکل پاک تھے۔ آج کے جدید دور میں بھی وہ اپنی بہت ہی پرانی موٹر سائیکل پر خود سفر کرتے تھے۔ راقم کا گھران کے جامعہ کے قریب ہی واقع ہے، میں نے خود انہیں موٹر سائیکل پر سفر کرتے، خرید وفروخت کرتے اور عام انسانوں کی طرح لوگوں میں گھلتے ملتے دیکھا۔ انتہائی عاجزی سے انہوں نے اپنی زندگی گزاری۔

آپؒ نے سود کے حوالے سے ایک مفصل محققانہ مقالہ لکھا تھا جو مسلمانوں کے لیے راہنمائی کا باعث ہے۔ آپ بڑے سچے اور کھرے انسان تھے، جو بات بھی کہتے، صاف، سیدھی اور بے لاگ کہتے۔ آپؒ انتہائی سادہ مزاج کے حامل عمدہ انسان تھے۔

آپؒ نے دفاعِ اسلام محاذ اور تحفظ ناموسِ رسالت محاذ کے پلیٹ فارم سے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپؒ نے مغربی ممالک میں نبی کریم ﷺ کے اہانت آمیز خاکوں کے شائع کرنے پر 14 فروری 2006ء کو ملک گیر احتجاج کی کال دی اور اس حوالے سے انہوں نے دیگر قائدین کے ساتھ مل کر ان تھک کام کیا اور جیل

Marfat.com

بھی کاٹی۔

جب 23 اپریل 2000ء کو پرویز مشرف کا یہ بیان آیا کہ ہم قانون ناموسِ رسالت ﷺ 295 (سی) کے طریقۂ تفتیش میں تبدیلی کر رہے ہیں اور آئندہ ڈی سی او کی اجازت کے بغیر ایسے کیس کی ایف آئی آر درج ہی نہیں ہوگی تو ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی شہید جو سچے عاشق رسول تھے، نے ایک میٹنگ کال کی اور متفقہ طور پر "تحفظ ناموسِ رسالت محاذ" قائم کروایا اور تمام مدارس اور علماء کے ساتھ رابطہ بھی کیا اور محاذ کو کامیاب کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔

ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی شہید نے ایک آمر پرویز مشرف کے دور میں جس طرح ڈٹ کر آواز اٹھائی شاید ہی کسی نے ایسی آواز بلند کی ہو۔ اس میں انہیں کافی مقدمات کا بھی سامنا رہا، اہلِ خانہ کو گرفتار اور زدوکوب کیا گیا مگر نعیمی صاحب کے قدم ہرگز نہیں ڈگمگائے۔ آپؒ ڈٹے رہے اور بالآخر مشرف کو واضح طور پر اعلان کرنا پڑا کہ 295 (سی) میں ترمیم نہیں کی جائے گی اور یوں ایک سچے عاشق رسول نے اپنا فرض بخوبی ادا کیا۔

آپؒ ملک میں جاری شدت پسندی اور انتہا پسندی کی لہر کے خلاف بہت متحرک رہے اور آپؒ نے کھل کر ہمیشہ اپنا درست نقطہ نظر پیش کیا۔ وہ اکثر کہتے تھے کہ پاکستان کو انتہا پسندی سے بچانا ہمارا فرض ہے، اس میں ہماری جان بھی جاتی ہے تو جائے۔ آپؒ بہت درد رکھنے والے انسان تھے اور آج واقعی آپؒ نے جان کا نذرانہ پیش کر دیا۔

1998ء میں بانی جامعہ مفتی محمد حسین نعیمی کی وفات کے بعد ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی ادارے کی نظامت کی ذمہ داری نبھا رہے تھے۔ آپ اپنے والد ماجد کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ ڈاکٹر صاحب جہاں سادگی و درویشی کا پیکر تھے وہاں جابر حکمرانوں کے

Marfat.com

سامنے فضل حق خیر آبادی کی سی للکار سے بھی متصف تھے۔ آپ جہاں علومِ دینیہ میں دسترس رکھتے تھے وہاں علومِ عصریہ اور کئی ایک زبانوں کے زیور سے بھی آراستہ تھے۔ آپ اپنی محنت، تجربہ اور قائدانہ صلاحیتوں کی بدولت دینی حلقوں میں ہر دل عزیز تھے۔ ہر تحریک اور تنظیم ڈاکٹر صاحب کی قیادت کے بغیر ادھوری نظر آتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ بیک وقت کئی تنظیمات کی ذمہ داری کو بطرزِ احسن سرانجام دے رہے تھے۔

ڈاکٹر محمد سرفراز احمد نعیمی ایک عظیم باپ کے بیٹے ہونے کے ناطے کبھی احساس برتری میں مبتلا نہ ہوئے، سستی اور آرام طلبی کو کبھی اپنا شعار نہ بنایا، آپ عیش کوشی کی وجہ سے اسلاف اور بزرگوں کے کارناموں پر سوالیہ نشان نہیں بنے۔ قبلہ مفتی محمد حسین نعیمی نے بھی ان کو صاحبزادگی کے جراثیموں سے محفوظ رکھا تاہم ڈاکٹر صاحب نے بھی بہترین ثمرات کی حامل متحرک زندگی گزاری۔

ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی نے اتحاد اہل سنت کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ جب 2006ء میں تحفظ ناموس رسالت محاذ کی تحریک میں حصہ لینے کی وجہ سے سلاخوں کے پیچھے تھے، تو اس وقت اہل سنت کی تمام دینی و مذہبی جماعتوں نے اتحاد پیدا کرنے کے لیے جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی میں ایک اجلاس منعقد کیا اور حضرت پیر سیّد امین الحسنات شاہ صاحب کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی گئی جس میں ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی، مفتی محمد خان قادری اور خالد حبیب الٰہی ایڈووکیٹ تھے۔ اس کمیٹی نے پورے پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں اہلسنّت و جماعت کے قائدین اور عہدیداران کے ساتھ انفرادی اور مشترکہ میٹنگز کیں۔ جامعہ نعیمیہ لاہور میں ایک اجلاس ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں جمعیت علماء پاکستان (نورانی گروپ)، مرکزی جمعیت علماء پاکستان (فضل کریم گروپ) اور نظام مصطفیٰ پارٹی نے شرکت کی۔

Marfat.com

ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی جامعہ نعیمیہ کو معاشرے کے لیے فعال اور سرگرم بنانے کے لیے ہمیشہ کاربند رہے۔ ڈاکٹر صاحب جامعہ کو اس امر کا علمبردار بنانا چاہتے تھے کہ قوم وملت کی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ منفرد راہوں پر عمل پیرا ہوا جائے۔ چنانچہ 1965ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ میں جامعہ نعیمیہ کے ایک دستے کو جانباز فورس کا نام دیا گیا اور اس فورس نے عملاً جنگ میں شرکت بھی کی۔ طلبہ نے 1970ء میں تحریک نظام مصطفیٰ میں اپنا کردار ادا کیا۔ ضیاء الحق کے دور میں اسلامی اقدار اور نفاذ دین میں حصہ ادا کرنے کے لیے قاضی کورس کا اجراء کیا تا کہ ایسے افراد پیدا کئے جائیں جو ذہنی اور فکری طور پر انگریزوں کے غلام نہ ہوں بلکہ اسلامی نظام کو نافذ کر کے عوام کی صحیح دادرسی کرسکیں۔

2001ء میں جب مشرف حکومت نے 295 سی ختم کرنے کا عندیہ ظاہر کیا تو اس وقت جامعہ کے طلباء اور اساتذہ نے اپنا کردار ادا کیا اور جیلوں کی سختیاں برداشت کیں۔ جب 2006ء میں ڈنمارک اور ناروے میں توہین رسالت پر مبنی کارٹونوں کی اشاعت ہوئی تو پھر بھی جامعہ کے طلبہ نے جیلوں کی سلاخوں کے پیچھے پابند سلاسل ہو کر دنیا کو پیغام دیا کہ عزت اور ناموس مصطفیٰ ﷺ کی خاطر جامعہ نعیمیہ کے طلباء پیچھے رہ جانے والے نہیں۔

ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی نے تحفظ ناموسِ رسالت محاذ اس وقت تشکیل دیا جب مشرف حکومت کو 295 سی کے نفاذ میں کامیابی نہ ہوئی اور 295 سی کے طریقہ کار میں اس انداز سے تبدیل کرنے کی ناکام کوشش کی گئی کہ توہین رسالت کے مرتکب شخص کو راہ فرار دی جائے۔ اس موقع پر لاہور کی اہل سنت کی تمام سیاسی، تعلیمی جماعتوں کے مشترکہ پلیٹ فارم سے تحفظ ناموس رسالت محاذ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

آپ نے دین اسلام کی تبلیغ کے سلسلے میں کثیر ممالک کے دورے کئے، جن

Marfat.com

میں یورپی و مغربی ممالک کے علاوہ سعودی عرب، ایران، مالٹا، لیبیا، بھارت اور ساؤتھ افریقا شامل ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں بھی موریشس، ساؤتھ افریقہ، جرمنی، ناروے، عرب امارات، بنگلہ دیش، نیپال، امریکہ اور برطانیہ کے رہنے والے موجود ہیں۔ جنہوں نے قبلہ ڈاکٹر صاحب کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا اور اپنے اپنے ممالک میں تبلیغی سرگرمیاں سرانجام دے رہے ہیں۔

(عبدالمجید ساجد/عبدالقیوم نعیمی)

روزنامہ جنگ، لاہور۔ 13 جون 2009ء

Marfat.com

ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شہادت
اسلامیانِ پاکستان کا ناقابلِ تلافی نقصان

ڈاکٹر سرفراز نعیمی درجہ شہادت پر فائز ہو گئے ہیں۔ ان کی زندگی، تمام تر علم و آگہی اور دین و نیک نیتی کے لیے وقف تھی، ان کے اخلاص و تحرک، صلح جوئی اور تحمل کا تقاضا تھا کہ جس طرح دنیا میں وہ ہر ایک کے ہاں عزت و اکرام کا مقام رکھتے ہیں، اسی طرح ان کا سفر آخرت بھی شاندار ہو۔ سو آج وہ دنیا سے رخصت ہوئے ہیں تو ہر آنکھ ان کے لیے اشک بار اور ہر زبان پر اُن کی مدحت و مقام کے الفاظ و کلمات ہیں۔ ہر طبقہ فکر سے سنجیدہ فکر لوگ ان کی اس طرح رخصتی پر غمگین، افسوس زدہ اور فکر مند ہیں۔ وہ سوچ رہے ہیں کہ صلح جو اور معتدل مزاج ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو اگر خون میں نہلایا جا سکتا ہے تو پھر کون ہے جو زندگی کا حق دار ٹھہرے گا؟

ڈاکٹر سرفراز نعیمی جتنی بڑی شخصیت کے مالک تھے، اتنی ہی ان میں تواضع اور انکساری تھی۔ سادہ و پروقار اور متانت سے لبریز، کسی بات پر اختلاف ہوتا تو مسکراتے ہوئے اختلاف رائے کا اظہار کرتے۔ اُن کی مجلس میں ہر ایک کو راہ تھی۔ ان کے مدرسہ و مکتب میں بند ہونے کے لیے دروازے موجود نہ تھے۔ جامعہ نعیمیہ کے "کلاس روم" بھی "کھلے عام" تھے۔ فرش نشین طلبہ جہاں، علم و آگہی حاصل کرتے اور بصیرت کے رمز آشنا بنتے تھے، ان کے لیے یہ روشن راہیں کھولنے والا متین و سنجیدہ شخص یہی ڈاکٹر

Marfat.com

سرفراز نعیمی تھا جو آج ہر ایک کو غم زدہ و رنجیدہ کر کے آخرت کی راہ پر گامزن ہو چکا ہے۔

یوں تو ان کی علمی شخصیت ہر ایک کے ہاں مقبول تھی، ذرائع ابلاغ ان کی روشن فکر و خیال سے راہنمائی حاصل کرتے ہی رہتے تھے مگر روزنامہ پاکستان سے ان کا ایک خاص تعلق بن چکا تھا۔ جناب مجیب الرحمٰن شامی سے بھی بہت اچھے تعلقات تھے اور ہم جیسے طالب علموں سے بھی وہ شفقت و محبت کا سلوک کرتے رہتے تھے۔ "پاکستان فورم" مستقل طور پر ان کی "فکر گاہ" تھا، جہاں وہ روزمرہ مسائل و معاملات پر روشنی بکھیرتے رہتے۔ دینی و معاشرتی حوالے سے (شاید ہی) کوئی ایسا فورم ہو، جہاں وہ تشریف نہ لائے ہوں۔ وہ بروقت آتے اور موضوع کی مناسبت سے جچے تلے انداز میں، مدلل گفتگو کرتے۔ کسی کی بات سے اگر اختلاف ہوتا تو مسکراتے ہوئے کوئی علمی یا لفظی چٹکلہ چھوڑتے اور پھر مسکراتے مسکراتے اپنی اختلافی رائے کا اظہار کر جاتے۔ میں نے ان کو ہر ایک سے ہنس کر ملتے اور ہر ایک کو ان سے مسکرا کر ملتے دیکھا ہے۔ ہر ایک کے ہاں ان کے لیے احترام تھا۔ وہ واقعتاً ایک علمی شخصیت کے مالک تھے۔ جن کے ہاں اختلاف رائے، مخالفت اور بلاوجہ کی تلخی کا باعث کبھی نہیں بنتا۔ ان سے اختلاف رکھنے والے بھی ان سے مخالفت کا سوچ نہیں سکتے تھے۔ وہ ایسے بالکل نہ تھے کہ جن کے حوالے سے اس طرح کی خونی واردات سے متعلق سوچا بھی جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ جب اس سانحہ کی خبر ملی تو دل و دماغ ماننے کو تیار نہ تھے، ہم کیا کوئی بھی اُن کے بارے میں اس طرح کی خبر سننے اور ماننے کو تیار نہ تھا۔

جن ظالموں نے یہ مذموم ترین کارروائی کی ہے، ان کو کیا خبر کہ انہوں نے اسلامیانِ پاکستان کا کتنا بڑا نقصان کیا ہے۔ اس طرح کے معتدل اور روشن فکر علماء کرام بہت کم ہیں کہ جن کے پاس بیٹھ کر مختلف فرقوں کے درمیان اختلافی معاملات کو نمٹایا جا سکے۔ ملک وقوم کے دشمن اور اسلام و مسلمانوں کے مخالف تو چاہتے ہیں کہ فرقہ واریت کو

Marfat.com

پھیلا کر مسلم معاشرے میں ایسا زہر گھول دیا جائے کہ پھر کسی بیرونی دشمن کی ضرورت ہی نہ رہے۔ ایسے میں ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شخصیت ایک تریاق کی حیثیت رکھتی تھی کہ جن کے پاس بیٹھ کر دشمنوں کی کارروائیوں کو ناکام اور فرقہ واریت کا علاج کیا جا سکتا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کی سربراہی میں قائم کئی تنظیمیں اور فورم تھے، مگر "مجلس شرعی علمی" محض اسی غرض سے تھی کہ مختلف مکاتب فکر کے جید علماء کرام و مقتدر زعماء مل بیٹھ کر امت مسلمہ کے مسائل کا حل ڈھونڈ سکیں۔ گزشتہ تھوڑے عرصہ میں اس مجلس کے کئی اجلاس یکے بعد دیگرے ہو چکے تھے۔ اُن کی روشنی میں، میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ

"ڈاکٹر سرفراز نعیمی" کو اگر سوات آپریشن کی حمایت کی وجہ سے ٹارگٹ بنایا گیا تو غلط بنایا گیا ہے۔"

بہرکیف جانے والا غم زدہ کر کے اپنے سفر پر چلا گیا، پیچھے باتیں اور دکھ رہ گیا ہے یا فکرمندی بچی ہے کہ کوئی اور ایسا، اس طرح کے سانحے کے حوالے نہ ہو جائے۔ ہاتھ دعاؤں کے لیے اٹھ رہے ہیں۔

بارِالٰہ! اس ملک و قوم کی حفاظت فرما، جو گم کردہ راہ ہیں ان کو ہدایت دے اور ڈاکٹر نعیمی صاحب کی ذات کو ہمارے لیے حوصلہ و ہمت اور استقامت کا ذریعہ بنا دے۔

اَللّٰھُمَّ اغفرله و ارحمه و عافیه واعف عنه۔ (آمین)

(رانا شفیق پسروری)

روزنامہ پاکستان لاہور۔ 14 جون 2009ء

Marfat.com

بڑے عالم کا بیٹا بھی بڑا عالم

بڑے عالم کا بیٹا بھی بڑا عالم ہو، ایسا ہوتا ہے مگر کم کم اور درویش باپ کا بیٹا بھی درویش ہو۔ ایسا بھی ہوتا ہے مگر کم کم اور مریدوں، ارادت اور عقیدت مندوں کی تعداد لاتعداد ہو، نذرانوں کے ڈھیر لگ سکتے ہوں لیکن پیر پھر بھی قناعت پسند ہو اور قناعت بھی مثالی۔ ایسا بھی ہوتا ہے لیکن بہت ہی کم۔

مفتی محمد حسین نعیمیؒ بہت بڑے عالم تھے اور درویش بھی۔ ان کے صاحبزادے ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے دینی و دنیاوی دونوں قسم کے علوم حاصل کئے اور باپ کی طرح بڑا نام کمایا لیکن درویشی اور استغناء کا وہ راستہ بالکل نہیں چھوڑا جو ان کے بڑے نام والے باپ نے چنا تھا۔ انہیں تقریبات میں بلایا جاتا تو وہ اپنی سادہ سی موٹر سائیکل پر سوار ہو کر جا پہنچتے۔ بڑی بڑی کاروں کے ہجوم میں ڈاکٹر صاحب کا موٹر سائیکل ان کی درویشانہ عظمت کی کہانی بیان کرتا تھا۔ کبھی موٹر سائیکل خراب ہوتا تو رکشے پر پہنچ جاتے۔ عظیم الشان مدرسے میں قائم ان کا معمولی سا دفتر اور اس کا سادہ سا فرنیچر بوریا نشینی کا عنوان تھا۔

فرقہ وارانہ منافرتوں کے اندھیروں میں ڈاکٹر سرفراز نعیمی اعتدال کا روشن مینارہ تھے۔ دہشت گردوں کے ہاتھوں ان کی شہادت دوہرا سانحہ ہے۔ ایک بڑے عالم دین کی موت اور ساتھ ہی فرقہ وارانہ ہم آہنگی کا حصار کمزور پڑ گیا ہے۔

Marfat.com

خدا ان کی مغفرت فرمائے۔ان کے درجات بلند کرے اور پاکستان کو دہشت گردی، خودکش اور غیر خودکش بم دھماکوں، ٹارگٹ کلنگ کے عذاب سے نجات دے۔

(عبداللہ طارق سہیل)

روزنامہ ایکسپریس لاہور، 15 جون 2009ء

Marfat.com

اللہ کے گھر میں خون

لاہور اور نوشہرہ کی مساجد میں ایک ہی روز ہونے والے خودکش حملے اب یہی تقاضا کرتے ہیں کہ تمام مسالک اور نظریات سے تعلق رکھنے والی قوتیں کھل کر ان دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کے لیے متحد ہوں۔ لاہور کے خودکش حملے میں جو شخصیت شہید ہوئی وہ تمام مکاتب فکر میں یکساں مقبول اور معتبر تھی۔ مفتی محمد حسین نعیمی مرحوم کے صاحبزادے، جامعہ نعیمیہ کے مہتمم، تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان کے ناظم اعلیٰ اور تحریک تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ کے سربراہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی ایک اعتدال پسند عالم تھے۔ وہ بریلوی مسلک کے ممتاز ترین علماء میں سے تھے۔ تاہم قدامت پرست نہیں تھے ان کے دارالعلوم میں جدید تعلیم کا بھی اہتمام تھا اور کمپیوٹر کورسز بھی کرائے جاتے تھے۔ وہ اپنے مسلک پر سختی سے قائم رہتے ہوئے بھی دوسروں کے مسلک کا پورا پورا احترام کرتے تھے۔ تحریک تحفظ ناموسِ رسالت میں کئی متحارب سنی تنظیموں نے شرکت کی اور ان کی قیادت پر اتفاق کیا۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی ان دنوں دہشت گردی کے خلاف سرگرم عمل ہونے کے باوجود اللہ کے بھروسے پر رہتے اور ایک موٹر سائیکل پر سفر کرتے تھے۔ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو کی بنیاد اور تعمیر ان کے والد مفتی محمد حسین نعیمی مرحوم نے رکھی تھی جو اپنے پایہ کے ایک بہت بڑے عالم اور مفتی تھے جن کا فتویٰ چلتا تھا۔ مفتی محمد حسین نعیمی مرحوم نے اپنی

Marfat.com

خطابت کی ابتداء جامع مسجد چوک دالگراں سے کی تھی۔ اس مسجد کا اہتمام برانڈرتھ روڈ کے تاجر حضرات کی کمیٹی کرتی تھی۔ مفتی محمد حسین نعیمی اپنے کردار اور خطابت کے حوالے سے بہت مقبول تھے، وہ بھی دھیمی آواز میں گفتگو کرتے تھے سابق وزیراعظم میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے والد میاں محمد شریف (مرحوم) ان کے معتقد تھے کہ جب سرائے سلطان کے قریب اتفاق برادرز کا کارخانہ تھا تو شریف خاندان بھی اسی مسجد میں نماز ادا کرتا تھا۔ مفتی محمد حسین نعیمی اپنے کردار اور مؤقف میں کافی مضبوط تھے، اس لیے ان کو سرکاری تنبیہ کا بھی سامنا رہتا تھا، پھر دورِ ایوبی میں یہ مسجد بھی اوقاف میں شامل کر لی گئی جس کے بعد مفتی محمد حسین نعیمی نے ایک نئے دارالعلوم اور جامع مسجد کی بنیاد رکھی، گڑھی شاہو میں زمین لے کر یہ جامعہ تعمیر کرانا شروع کیا اور بالآخر یہ ایک بڑا ادارہ بن گیا۔ مفتی محمد حسین کے صاحبزادوں میں سے ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے والد کی سرپرستی میں باقاعدہ دینی تعلیم حاصل کرنا شروع کی اور فارغ التحصیل ہونے کے بعد والد ہی کے ساتھ جامعہ کا انتظام سنبھالا۔ ان کی وفات کے بعد ساری ذمہ داری ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید نے سنبھال لی۔ انہوں نے اس جامعہ کی توسیع کے ساتھ ساتھ اسے جدید علوم کا بھی مرکز بنالیا۔

جامعہ نعیمیہ اپنی تحریکوں کے مرکز کے طور پر بھی کام آیا اور یہاں بڑے بڑے اجتماعات ہوئے اور کئی تحریکوں کا سلسلہ بھی شروع ہوا۔ حتیٰ کہ متحدہ مجلس عمل کے اجلاس بھی یہاں ہوتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی اتحادِ ملت کے بہت بڑے داعی تھے۔ اس لیے متحدہ مجلس عمل کے علاوہ بھی ان تمام اجتماعات اور تقریبات میں شرکت کرتے جو اتحاد بین المسلمین کے لیے ہوتی تھیں، والد کی طرح نرم گفتار اور دھیمے لہجے میں دلیل سے بات کرنے والے سرفراز نعیمی تمام دینی حلقوں میں یکساں طور پر مقبول اور محترم تھے۔ وہ یقینی طور پر ایک اعتدال پسند دینی راہنما اور عالم تھے۔ ان کی ذات سے کسی کو

Marfat.com

شکایت نہیں ہوتی تھی۔ عقیدے میں پختہ کار ہونے کی وجہ سے انہوں نے کبھی مسلکی تنازعات کو ہوا دینے کی کوشش نہیں کی۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں بھی مقبول تھے اور ہمیشہ صحافت سے تعلق رکھنے والے حضرات سے ان کے ہمیشہ اچھے مراسم رہے۔

پاکستان میں جب دہشت گردی نے زور پکڑا اور دہشت گردوں کی طرف سے مساجد اور مزاروں کو نشانہ بنایا گیا تو وہ یہاں متحرک ہو گئے۔ اس سے پہلے ختم نبوت کے مسئلہ پر وہ تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ کی بنیاد رکھ چکے تھے۔ جس میں ان کے مسلک اہلسنّت کی تمام تنظیمیں شامل ہو چکی تھیں۔ سوات اور دیر میں بیگناہوں کی شہادتوں، مساجد اور مزاروں کی بے حرمتی نے ان کو تڑپا دیا تو وہ تحریک تحفظ ناموس رسالت ہی کے پلیٹ فارم سے متحرک ہو گئے۔ انہوں نے طالبان اور صوفی محمد کے اسلام کو رد کر دیا اور قرار دیا کہ طالبان اور صوفی محمد اسلام کو بدنام کرنے کا ذریعہ بن گئے اور وہ دہشت گرد ہیں۔ اس حوالے سے ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے فوجی آپریشن کی بھی حمایت کی تاہم ساتھ ہی ساتھ وہ امریکی مداخلت کے بھی خلاف تھے اور برملا طور پر امریکیوں کو افغانستان سے نکل جانے کے لیے کہتے رہے۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی ایسی سرگرمیوں نے دہشت گردوں کو پریشان کیا اور ان کو نشانہ بنایا گیا۔ ابھی گزشتہ ہفتے ہی ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی قیادت میں ایک بڑا مظاہرہ ہوا تھا۔ ناصر باغ سے اسمبلی ہال تک جلوس بھی نکالا گیا تھا۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو خصوصی ہدف بنانا اور ان کے دفتر میں خودکش حملہ کر کے ان کو شہید کرنا اچھے نتائج کا حامل نہیں ہوسکتا وہ خود معتدل اور مقبول تھے، مخالف مسالک کے لوگ بھی حیران اور ششدر رہ گئے ہیں۔ اب ایک لازمی وقت آ گیا ہے کہ دین مصطفیٰ ﷺ کے نام لیوا علماء کرام اپنے تحفظات کو خیرباد کہیں، تمام مسالک (بشمول

Marfat.com

حلقہ دیوبند) کو اب بہت ہی کھل کر ان دہشت گردوں کی نہ صرف مذمت کرنا ہوگی بلکہ ان کے خلاف متحدہ جدوجہد میں شریک ہونا ہوگا، یہ پہلے بھی کیا گیا اور اب پھر ثابت ہے کہ دہشت گرد سوات اور قبائلی علاقوں میں شکست سے دوچار ہونے کے بعد ملک کے اندر دہشت پھیلا رہے ہیں۔ نوشہرہ اور لاہور دونوں شہروں میں عبادت گاہوں پر ہی حملہ کیا گیا۔ اس سے قبل دیر بالا میں بھی نمازِ جمعہ کے وقت حملہ کیا گیا تھا۔ گزشتہ جمعہ کو دیر بالا اور جمعہ کو لاہور اور نوشہرہ میں مساجد کو بیک وقت نشانہ بنا کر ثابت کر دیا گیا کہ ان دہشت گردوں کا دین سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی ہمارے لیے بھی محترم تھے۔ وہ "روزنامہ پاکستان" کی دعوت پر سارے کام چھوڑ کر آ جاتے تھے۔ ہم نے متعدد مسائل پر فورم کئے ہیں جن میں مختلف مسالک کے علماء کرام کو مدعو کیا جاتا جن میں ڈاکٹر سرفراز نعیمی ضرور شرکت کرتے اور ہمیشہ اچھی اور مدلل گفتگو کرتے تھے۔ ان کی موت سے ایک بہترین انسان، اچھا دوست اور میزبان استاد، روشن خیال، اعتدال پسند عالم دنیا سے رخصت ہوا۔ یہ نقصان اور خلاء سالوں پُر نہیں ہو سکے گا۔

(چودھری خادم حسین)

روزنامہ پاکستان لاہور، 13 جون 2009ء

Marfat.com

ایک اور آواز دب گئی!!!

صوبائی دارالحکومت میں قائم قدیم دینی درسگاہ جامعہ نعیمیہ کے روح رواں ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی خودکش حملے میں شہادت سے عالمِ اسلام ایک ممتاز اعتدال پسند سکالر سے محروم ہوگیا۔ یہ آواز وہ تھی جو ملک میں جاری دہشت گردی کی لہر طالبان اوران کی انتہا پسندی کے خلاف ہر سطح پر زوروشور سے اٹھ رہی تھی کہ گذشتہ نمازِ جمعہ کے فوری بعد اس درس گاہ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خاموش کردی گئی۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی 1945ء کو سہارن پور میں پیدا ہوئے ، ابتدائی تعلیم دالگراں مسجد برانڈرتھ روڈ سے حاصل کی۔ مڈل اور میٹرک گورنمنٹ اقبال ہائی سکول گڑھی شاہو سے کیا۔ 1966ء میں درس نظامی کا آغاز کیا۔ آپ کے ابتدائی اساتذہ میں مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد حسین نعیمی اور صوفی اعجاز تھے۔ درس نظامی کے ساتھ ساتھ ایف اے اور بی اے کا امتحان پاس کیا۔ 1972ء میں لاہور بورڈ سے فاضل عربی میں گولڈ میڈل حاصل کیا۔ بعدازاں ایم اے عربی، اسلامیات کیا۔ 1982ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایل ایل بی کیا۔ 1986ء میں جامعہ الازہر مصر میں مدارسِ دینیہ کے علماء کے ترتیب دیئے گئے نصاب ''شہادۃ دعوت الاسلامیہ'' کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد 1992ء میں پنجاب یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ 1998ء سے 2000ء تک اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر رہے۔ اس کے بعد انہیں متحدہ پنجاب بورڈ کا ممبر بنایا گیا اور 2002ء میں تنظیم

Marfat.com

المدارس اہلسنت کا ناظمِ اعلیٰ منتخب کیا گیا۔ 2006ء میں اتحاد تنظیماتِ مدارس کے سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے۔ جامعہ نعیمیہ لاہور ہی نہیں بلکہ پاکستان کی مشہور تعلیمی، اصلاحی اور تعمیری اوصاف کی حامل عظیم درسگاہ ہے، جسے 1953ء میں مفتی محمد حسین نعیمی نے جامعہ نعیمیہ کے نام سے قائم کیا۔ 1959ء میں جامع مسجد چوک دالگراں میں طلباء کی کثرت کی وجہ سے یہ جگہ ناکافی ہوگئی اور دارالعلوم کے لیے وسیع وعریض اور کشادہ جگہ کی ضرورت محسوس کی جانے لگی۔ چنانچہ 17 اگست 1960ء میں مفتی محمد حسین نعیمی اور گیارہ اراکین نے جامعہ نعیمیہ کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ جامعہ نعیمیہ تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان سے الحاق شدہ ہے۔ شہر کے مختلف مقامات پر جامعہ نعیمیہ کے ذیلی ادارے بھی ہیں جن میں جامعہ سراجیہ نعیمیہ مغلپورہ بھی ہے۔ جامعہ سراجیہ 7 کنال رقبہ پر مشتمل ہے اور یہاں زیرِ تعلیم طالبات کی تعداد 550 کے قریب ہے۔ جامعہ نعیمیہ میں صبح کے وقت دینی تعلیم جبکہ شام کو کمپیوٹر کلاسز ہوتی ہیں۔ جامعہ کی لائبریری 28 ہزار کتب پر مشتمل ہے، 1977ء سے جامعہ نعیمیہ میں میٹرک، ایف اے اور بی اے کی تعلیم کا سلسلہ بھی شروع ہے۔ 1993ء میں یہاں شعبہ کمپیوٹر قائم کیا گیا تاکہ طلباء کو جدید تقاضوں کے مطابق تعلیم دینے کا سلسلہ شروع ہو سکے، سابق وزیرِاعظم پاکستان نے اس کا افتتاح کیا تھا، یہاں سے ہزاروں غیر ملکی طلباء بھی تعلیم حاصل کر کے اپنے اپنے وطن میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے سعودی عرب، بھارت، ایران، لیبیا، مغربی افریقہ، مالٹا، متحدہ عرب امارات، برطانیہ اور ایران کے تبلیغی دورے بھی کیے ہوئے تھے جبکہ انہیں انگریزی، عربی، اردو اور فارسی زبان پر مکمل عبور حاصل تھا۔ انہوں نے نہایت سادہ زندگی بسر کی۔ میاں نواز شریف سے ان کے قریبی روابط تھے، میاں نواز شریف کی جلاوطنی کے دور میں انہوں نے ان کے حق میں بیانات بھی دیئے اور میاں برادران کی واپسی کا مطالبہ بھی کیا۔ مفتی محمد سرفراز نعیمی نے دنیا بھر سے ہزاروں

Marfat.com

شاگرد چاہنے والوں کے علاوہ بیوہ ایک بیٹا اور 4 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ دنیا کے درجنوں ممالک میں ان کے شاگردان کی شہرت کی خبر سنتے ہی سوگوار ہو گئے۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی کا شمار اعتدال پسند سوچ رکھنے والے مذہبی رہنماؤں میں ہوتا تھا۔ گزشتہ دنوں انہوں نے ایک غیر معمولی قدم اٹھاتے ہوئے 21 مذہبی جماعتوں کا ایک طالبان مخالف اتحاد قائم کیا۔ مئی میں انہوں نے برطانوی اخبار "دی ٹائم" کو انٹرویو دیا، جس میں انہوں نے طالبان کو تباہ کرنے کی ہر کوشش کی حمایت کا اعلان بھی کیا تھا اور کہا تھا "وہ پاکستان بچائیں گے"۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو بظاہر طالبان پر تنقید کرنے کے نتیجے میں جاں بحق کیا گیا، اس سے قبل چارسدہ سے تعلق رکھنے والے مولانا حسن جان کو طالبان مخالف فتویٰ دینے پر قتل کر دیا گیا تھا۔ اس سے قبل مذہبی رہنماؤں میں طالبان کی مخالفت میں بولنے کا رواج بھی نہیں تھا۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شہادت مذہبی گروپوں کے درمیان واضح ہوتی خلیج کی طرف بھی اشارہ ہے۔ مگر اس وقت اس "تیسرے ہاتھ" کو بھی نہیں بھولنا چاہیے جو وطن عزیز کو کمزور کرنا چاہتا ہے اور سازشوں کے ذریعے فرقہ وارانہ مفادات کو ہوا دینا چاہتا ہے کیونکہ کوئی مسلمان کسی عالم دین کو قتل کرنے کی جرأت کر سکتا ہے اور نہ ہی مسجد پر حملے کا سوچ سکتا ہے۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی ایک درویش صفت انسان تھے، وہ سادہ مزاج، سادہ لباس اور سادہ وضع قطع کے انسان تھے، وہ موٹر سائیکل پر بھی گھومتے پھرتے تھے اور "پروٹوکول" پر بھی یقین نہیں رکھتے تھے۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شہادت سے پیدا ہونے والا خلاء مدتوں پورا نہیں ہو سکتا اور تاریخ انہیں ہمیشہ یاد رکھے گی۔

(محسن نثار چودھری/اورنگ زیب بیگ)

روزنامہ انقلاب لاہور، 13 جون 2009ء

Marfat.com

ڈاکٹر سرفراز نعیمی پاکستان پر قربان ہو گئے

موت العالِم موتُ العالَم۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی بھی دہشت گردوں کے خلاف لڑتے پاکستان پر قربان ہو گئے۔علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا تھا کہ:

مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

ڈاکٹر سرفراز نعیمی وطن عزیز کے پہلے بے باک عالم دین تھے جنہوں نے "خالی ہاتھ "دہشت گردی کے خلاف علم جہاد بلند اور خودکش حملوں کو حرام قرار دیتے ہوئے باقاعدہ فتویٰ جاری کیا۔شہادت تک وہ "پاکستان بچاؤ" تحریک کی قیادت کر رہے تھے اور اسی راہ میں شہید ہو گئے۔ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے 1948ء میں برصغیر پاک وہند کے عظیم عالم دین علامہ مفتی محمد حسین نعیمی کے گھر آنکھ کھولی۔مفتی محمد حسین نعیمی مفسر قرآن مولانا نعیم الدین مراد آبادی کے شاگرد رشید تھے۔جنہوں نے اپنے استاذ کے حکم پر بھارت سے پاکستان ہجرت کی اور یہاں مختلف دینی وملی خدمات کے علاوہ 1950ء میں عظیم دینی درسگاہ جامعہ نعیمیہ کی بنیاد ڈالی۔جن دنوں جامعہ نعیمیہ کا قیام عمل میں آیا۔شریف فیملی بھی اسی علاقے میں رہائش پذیر تھی لہٰذا اس گھرانے کے بیشتر افراد مفتی محمد حسین نعیمی کے مقتدی تھے۔

1998ء میں مفتی محمد حسین نعیمی کی وفات کے بعد ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے ملک

Marfat.com

کی معروف دینی درسگاہ جامعہ نعیمیہ کے ناظم اعلیٰ کی ذمہ داریاں سنبھال لیں اور زندگی کی آخری سانس بھی اسی عظیم درسگاہ میں لی۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی ہر دل عزیز شخصیت تھے۔ان کے خلوص سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ وہ درویش طبع، خوددار انسان، ظاہری اور باطنی طور پر ایک تھے۔ جو زبان پر ہوتا وہی دل میں ہوتا۔ مرحوم سادہ مزاج، سادہ لباس اور سادہ وضع قطع کے انسان تھے اور پروٹوکول پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ وہ ظاہری نمود و نمائش کو کبھی قریب نہ آنے دیتے۔ ان کو خودنمائی سے شدید اختلاف تھا۔

آج کے جدید دور میں کہ جب بڑے بڑے علماء بھی لینڈ کروزر، پجاروز اور پراڈو جیسی لگژری گاڑیوں کے دلدادہ نظر آتے ہیں، اس زمانے میں ڈاکٹر سرفراز جیسے درویش منش بھی موجود تھے جو " کھٹارہ موٹر سائیکل " کو ہی اپنا ہم سفر سمجھتے تھے۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے جنرل پرویز مشرف کے دور حکومت میں حکومت کی جانب سے فراہم کی جانے والی سکیورٹی یہ کہتے ہوئے واپس کر دی کہ "زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے"۔ لیکن جب سکیورٹی اہلکاران کے دفتر میں پہنچ گئے اور اصرار کیا کہ ہم آپ کے ساتھ سکیورٹی کے فرائض سرانجام دینا چاہتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ "صاحب ! میرے پاس تو یہ ٹوٹی پھوٹی موٹر سائیکل ہے، آپ میرے پیچھے بیٹھ جائیں اور ڈیوٹی انجام دیتے رہیں۔" یہ سن کر پولیس اہلکار واپس چلے گئے۔

2008ء میں روزنامہ "آج کل" کے اجراء کے بعد راقم ڈاکٹر سرفراز نعیمی کے انٹرویو کے لیے جامعہ نعیمیہ آیا اور ان کے دفتر میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔ اچانک ہی ایک " کھٹارا موٹر سائیکل " آئی۔ ایک میانہ قد شخص اترا اور اندر داخل ہوا۔ جس کا ان کے ترجمان نے یوں تعارف کرایا: " یہ ہیں ڈاکٹر سرفراز نعیمی "۔ ڈاکٹر صاحب نے اس انٹرویو میں خودکش حملوں کو واضح طور پر حرام قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ " دہشت گرد

Marfat.com

صرف دہشت گرد ہوتا ہے، اس کا کوئی مذہب ہے نہ وہ مسلمان ہے"۔

ہمارے معاشرے میں اکثر مدارس کے بانی روزگار کے فکر سے آزاد ہوتے ہیں اور مدرسہ ہی ان کا ذریعہ کمائی ہوتا ہے۔ لیکن سرفراز نعیمی نے ایک انٹرویو میں انکشاف کیا "محکمہ اوقاف سے ریٹائرمنٹ کے بعد 6979 روپے پنشن ملتی ہے جبکہ جامعہ نعیمیہ سے ملنے والی تنخواہ 9800 روپے ہے۔ میں نے انہیں وسائل کے ساتھ پانچ بچوں کی شادیاں کیں اور انہیں وسائل پر آج بھی گزارا کر رہا ہوں۔ انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا کہ میں نے آج تک جامعہ نعیمیہ سے موٹر سائیکل کے لیے پٹرول لیا نہ کبھی یہاں سے کھانا کھایا۔ یہ احتیاط پسندی اور قناعت میرے والد گرامی کی تربیت کا اثر ہے۔ جس پر میں خدا کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی عورتوں کے حقوق کے بھی علمبردار تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ جاگیرداری اور ہندوانہ اثرات عورتوں کے حقوق میں رکاوٹ ہیں۔ بہنوں، بیٹیوں کو جائیداد سے حصہ نہ ملنا معاشرے میں ان کے کم تر مقام کی بنیاد ہیں۔ اسلام نے عورتوں کو وراثت میں حق دار ٹھہرایا ہے تو کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ ان کو حق سے محروم رکھے۔

بدبخت لوگ اپنی جاگیریں بچانے کے چکر میں قرآن سے بچوں کی شادیاں کر دیتے ہیں یا کاروکاری جیسے گھناؤنے ہتھکنڈے بروئے کار لاتے ہیں۔ اگر میراث کے مطابق اسلامی قوانین پر عمل ہو تو 25 سال کے اندر جاگیرداری نظام کا مکمل خاتمہ اور عورتوں کے حقوق محفوظ ہو جائیں گے۔

29 مئی 2009ء کو ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہید نے "آج کل" فورم میں گفتگو کرتے ہوئے کہا تھا کہ "طالبانائزیشن سے اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ بیت اللہ محسود، صوفی محمد، مولوی فضل اللہ اور پاکستانی طالبان مذہبی لبادہ اوڑھ کر غیر ملکی ایجنڈے کی تکمیل میں مصروف ہیں۔ اسلام اور پاکستان دشمن قوتوں نے منصوبہ بندی

Marfat.com

سے اس مسئلے کو اتنا پیچیدہ بنا دیا ہے کہ ایک پہلو دوسرے پہلو کی نفی کرتا نظر آتا ہے۔ غور وفکر کیا جائے تو یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ اس مسئلے کے کردار مختلف اور کہانی ایک ہے۔ یعنی اس کا اصل ہدف ہمارے ایٹمی اثاثے ہیں لہٰذا اس خوفناک منصوبے کے حالات پیدا کئے جارہے ہیں اور ان کے آلہ کار مصروف عمل ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ طالبان فرقہ واریت کے علمبردار ہیں۔ انہوں نے اپنے مخالفین سے مذہبی حقوق کے ساتھ ساتھ جینے کا حق بھی چھین لیا۔ انہوں نے سی آئی اے، را، موساد اور کار کے علاوہ ایک پاکستانی خفیہ ایجنسی پر بھی الزام لگایا کہ اس ادارے کے کچھ لوگ اب بھی طالبان کے سپورٹر ہیں۔ جب تک یہ سپورٹ ختم نہیں ہوتی طالبانائزیشن کا خاتمہ نہیں ہوگا۔

انہوں نے کہا تھا کہ جو لوگ آپریشن روکنے کی باتیں کر رہے ہیں وہ محب وطن نہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا تھا کہ ملک میں فرقہ واریت کا خدشہ نہیں، مسئلہ پاکستان اور اینٹی پاکستان سوچ کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے تمام مکاتب فکر کو دہشت گردی کے خلاف متحد کرنے کی کوشش کی۔ اس سلسلے میں جامعہ نعیمیہ اور جامعہ اشرفیہ میں اجلاس بھی ہوئے۔ ہم نے تجویز دی کہ علماء کا ایک وفد صوفی محمد سے ملے اور ان کو سمجھائے لیکن اس بات کا نوٹس نہ لیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ واضح طور پر طالبان کے ہمدرد تھے اور آخر کار ہمیں تنہا ہی جدوجہد کرنا پڑی۔

انہوں نے کہا تھا کہ اب آزاد عدلیہ کہاں ہے؟ ملک کے آئین، سپریم کورٹ، ہائیکورٹس اور قومی اداروں کو غیر شرعی اور حرام قرار دے رہا ہے۔ ان کے بارے میں چیف جسٹس کی خاموشی سے ملک کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ طالبانائزیشن صرف حکمرانوں کا مسئلہ نہیں بلکہ ہر پاکستانی کو میدان میں نکل کر مقابلہ کرنا ہوگا۔ انہوں نے طالبانائزیشن کو سازش قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ تحفظ ناموسِ رسالت محاذ نے ملک بچانے کے لیے "پاکستان بچاؤ" تحریک شروع کر دی ہے۔ حالیہ دنوں

Marfat.com

میں ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے ہر فورم پر پاکستان کی بات کی، ان کا مؤقف تھا کہ ہمارے بزرگوں نے پاکستان بنایا ہے اور ہم پاکستان بچائیں گے۔

مشرف دورِ حکومت میں ان پر دہشت گردی کے پانچ مقدمات درج ہوئے اور انہوں نے تین ماہ جیل بھی کاٹی۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی تنظیم المدارس کے بھی ناظمِ اعلیٰ بھی تھے، انہوں نے 6 کتابیں بھی لکھیں۔

پیغمبر امن کا ارشاد مبارک ہے کہ "عالم کی بزرگی و بڑائی عابد پر ایسی ہے کہ جیسے چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر فوقیت حاصل ہے۔" عالم کو چودھویں رات کے چاند سے اس لیے تشبیہ دی گئی ہے کہ جس طرح چاند خود بھی روشن ہے اور دوسروں کو بھی روشنی پہنچاتا ہے۔ اسی طرح عالم اپنے علم سے خود بھی نفع اٹھاتا ہے اور مخلوق کو بھی نفع پہنچاتا ہے۔

افسوس! دہشت گردی کی سیاہ رات میں ایک اور چاند ڈوب گیا۔

(امجد عثمانی)

روزنامہ آج کل، 13 جون 2009ء

Marfat.com

مفتی سرفراز نعیمی شہادت کے رتبے پر فائز

ایک صحابی نے حضور ﷺ کی جانب سے منافقوں کی تکذیب کو کرم اور ستر پوشی کے خلاف تصور کیا۔ صحابی کے دل میں یہ بات منافقوں سے محبت کی وجہ سے پیدا ہوئی، وہ صحابی سوئے تو خواب میں انہیں یہ مسجد ضرار گندگی سے پر نظر آئی ، اس کے پتھروں سے کالا دھواں اٹھ رہا تھا اور ان کے حلق میں گھس رہا تھا۔ وہ فوراً اٹھے ، انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ خواب ان کے لیے تازیانہ ہے۔ وہ علم جسے میں نے اچھا سمجھا تھا اس سمجھ کی بدولت نورِ ایمان سے محروم ہو رہا ہوں۔ منافقوں کا مسجد قبا کو برباد کرنے کا ارادہ اسی طرح کا تھا جیسا ابرہہ کے لشکر کا خانہ کعبہ کو برباد کرنے کا تھا۔

گزشتہ روز گڑھی شاہو لاہور میں واقع جامعہ نعیمیہ پر خودکش دہشت گرد کا حملہ بھی مسجد قبا کو تباہ کرنے کے مترادف تھا۔ اس کا نشانہ مفتی سرفراز نعیمی شہید تھے جنہوں نے چند روز قبل یہ کہا تھا کہ طالبان کے بھیس میں دہشت گرد اسلام اور پاکستان کے مخالف ہیں۔ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ۔حکومتِ وقت کا ان کے خلاف آپریشن بجا ہے۔ ایسے انسان دشمنوں کو ایسی ہی سزا ملنی چاہیے۔ ارضِ وطن ان وطن دشمنوں سے پاک ہونی چاہیے۔ خودکش بمباروں کو مفتی سرفراز احمد نعیمی جیسے حق گو عالم اور بے بدل مفتی کا یہ بیان بم سے بھی زیادہ طاقتور محسوس ہوا۔ کیونکہ یہ بیان صرف ایک شخصیت کا ہی نہیں اس دینی قائد کے کروڑوں مقلدین، طلباء، مریدین اور عقیدت مندوں کا بیان تھا۔

Marfat.com

اس بیان سے خودکش حملہ آوروں کے عزائم خاک میں مل گئے اور انہوں نے شیطانی پروپیگنڈا تیار کر کے ٹھیک اس وقت اس مردِ قلندر کو اپنے مذموم عزائم کا نشانہ بنا ڈالا جبکہ وہ نمازِ جمعہ کی امامت فرمانے کے بعد جامعہ نعیمیہ میں واقع اپنے دفتر میں اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ تشریف فرما تھے۔

مسندِ تدریس سونی پڑ گئی
شیخِ ما سوئے جناں چلا گیا

مفتی سرفراز احمد نعیمی کی نامعلوم قاتل کے ہاتھوں شہادت اسی ضد کا اظہار ہے جو ابتدائے آفرینش سے حضرت آدم علیہ السلام اور شیطان کے مابین ہے۔ یہ اسی مقابلہ کا ایک مرحلہ ہے جو ہابیل اور قابیل کے مابین شروع ہوا تھا اور جس میں معصوم ہابیل کو قابیل جیسے قاتل اوّل نے اپنے مذموم مقاصد کا نشانہ بنایا۔ مگر یہ قتل کر کے قابیل تا قیامِ قیامت دشنام و لعنت کا سزاوار بن گیا اور آنے والے تمام زمانوں کی ہمدردیاں مقتول ہابیل کے حصہ میں آئیں۔ آج قلعۂ اسلام (پاکستان) میں خودکش حملہ آوروں نے جو آگ لگائی ہوئی ہے۔ اس آگ میں مفتی سرفراز احمد نعیمی کا کردار بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام جیسا ہے۔ وہ بارود کا نشانہ بن کر بھی گلزارِ جنت کے مکیں ہوئے اور لعنتی حملہ آور تا ابد عذاب کا سزاوار بن گیا۔ پاکستان میں معصوم شہریوں کو آئے روز ناگہانی اموات کا نشانہ بنانے والے نام نہاد طالبان یقیناً ہلاکت و تباہی کا شکار ہوں گے وہ تباہی جو قوم عاد اور ثمود کا مقدر بنی تھی۔ ان کا بارود اور اسلحہ خود ان کی ہلاکت کا سبب بن جائے گا۔ کیونکہ ان کے گناہوں کا گھڑا اب بھر چکا ہے۔ اس بھرے ہوئے ناپائیدار گھڑے کو صرف ایک ٹھوکر ہی چکنا چور کر دے گی۔

آوازِ خلق نقارۂ خدا ہوتی ہے۔ خلقِ خدا بانگ دہل اس قاتل گروہ کی تباہی کے لیے واویلا کر رہی ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں پاکستانی شہری اس گروہ کی تباہی کے

Marfat.com

لیے ہجرت کر چکی ہے۔ پاک افواج کے سینکڑوں شہیدوں کا لہو ضرور رنگ لائے گا۔ جن ماؤں کے لعل خودکش حملہ آوروں کی بزدلانہ کارروائیوں میں شہید ہوئے ہیں وہ ہاتھ اٹھا اٹھا کر ان کے لیے قہر و عذاب کی دعائیں کر رہی ہیں۔ ان شہیدوں کے یتیم بچے اور بیوہ عورتیں دن رات ان کے لیے برے انجام کی خبر سننے کو ترس رہی ہیں۔

جامعہ نعیمیہ پر خودکش حملہ کر کے اس قاتل گروہ نے ایک عالم دین کو شہید کر دیا ہے۔ علماء کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے:

(ترجمہ) سب لوگوں سے بہتر اور جو زمین پر چلنے والے ہیں ان سب میں بہتر علماء ہیں جو لوگوں کو دین سکھاتے ہیں جب بھی دین پرانا ہوتا ہے علماء اسے نیا کر دیتے ہیں۔

(نشر طی التعریف، صفحہ 72)

ایک دوسری حدیث مبارک میں حضور ﷺ نے فرمایا:

(ترجمہ) میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی طرح ہیں۔

عالم دین کی زیارت کے لیے جانے والے مسلمان کے لیے حضور اکرم ﷺ نے جنت کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ "ریاض الصالحین" میں امام نوویؒ شارح مسلم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) کہ جس نے عالم دین کی زیارت کی میں نے اسے اللہ کی طرف سے جنت کی ضمانت دی۔

امام شاطبی الموافقات جلد 4 صفحہ 240 میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث مبارک لکھتے ہیں:

(ترجمہ) مفتی (فقہ کا علم رکھنے والا) امت میں نبی کا قائمقام ہے۔

مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں یہ ثابت ہوا کہ علامہ مفتی ڈاکٹر سرفراز نعیمی

Marfat.com

کا قتل کرنے والا گروہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ، امت محمدیہ اور موجودہ دور کا سب سے بڑا مجرم گروہ ہے۔ اس گروہ کی تباہی ہی میں دنیا کا امن اور عوام کی خیر وفلاح مضمر ہے۔ اس گروہ کو منطقی انجام تک پہنچانے کے لیے پوری قوم کو اپنے اندر ایک ایسا جذبہ پیدا کرنا چاہیے جو کہ قیامِ پاکستان کے وقت مسلمانانِ برصغیر میں بیدار ہوا تھا جس کے سبب 65ء کی جنگ میں پاکستان کو فتح ہوئی۔ پورے ہوش سے ہمیں اپنے معاشرہ میں موجودہ ایسے کالے چہروں کو بے نقاب کرنا ہے جو معصوم شہریوں کی جان کے دشمن ہیں۔

(علامہ عبدالستار عاصم)

روزنامہ خبریں لاہور۔ 22 جولائی 2009ء

Marfat.com

شہید ڈاکٹر صاحب!

یہ منظر جنوری 2004ء کا ہے۔ الحمراء ہال میں مولانا شاہ احمد نورانی کی یاد میں ایک تقریب منعقد ہو رہی تھی۔ میں ہال میں داخل ہوا، تمام نشستوں پر لوگ بیٹھے تھے۔ جنہیں نشستیں نہیں مل سکیں وہ دیواروں سے لگے کھڑے تھے:

جیسے تصویر لگا دے کوئی دیوار کے ساتھ

بہت سے لوگ کرسیوں کے درمیان بچ رہنے والی خالی جگہ پر بیٹھے تھے۔ میں نے سٹیج پر نظر ڈالی تو وہاں مذہبی اور سیاسی رہنماؤں کی ایک کہکشاں سجی ہوئی تھی۔ متحدہ مجلس عمل میں شامل تمام جماعتوں کی بھرپور نمائندگی تھی۔ مولانا شاہ احمد نورانی کے فرزند انس نورانی بھی موجود تھے۔ وہ اپنے والد محترم کی ہو بہو تصویر بنے بیٹھے تھے۔ مولانا فضل الرحمٰن اور قاضی حسین احمد بھی اپنی نشستوں پر بڑی شان اور تمکنت سے براجمان تھے۔ ان دونوں اصحاب کی بھاری بھرکم اور بارعب شخصیت نے تقریب کے شرکاء کو اپنی جانب متوجہ کر رکھا تھا۔ ان دونوں اصحاب کو پہلی بار دیکھتے ہی جو خیال دل میں پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مولویوں کی ایلیٹ کلاس کے آدمی ہیں۔

ایلیٹ کلاس کے ان مولویوں کے ساتھ ایک دبلے پتلے مولوی صاحب بیٹھے تھے۔ ان کا لباس بھی عام سا تھا، داڑھی خضاب سے پاک تھی۔ سر پر جناح کیپ تھی۔ جسمانی قامت میں وہ سٹیج پر بیٹھے تمام اصحاب سے کافی کم تر دکھائی دے رہے تھے۔

Marfat.com

مجھے نہیں پتا تھا کہ یہ کون صاحب ہیں۔ میں نے انہیں اس لیے غور سے دیکھا کہ یہ مولانا فضل الرحمٰن اور قاضی حسین احمد کے برابر بہت اعتماد سے بیٹھے تھے۔ ان کے چہرے پر ذرّا سا بھی احساس کمتری دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

سٹیج سیکرٹری نے اعلان کیا کہ اب جامعہ نعیمیہ کے سربراہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی صاحب خطاب فرمائیں گے۔ وہی دُبلے پتلے مولوی صاحب بہت اعتماد سے چلتے ہوئے مائیک تک پہنچے۔ اللہ کا نام لینے کے بعد انہوں نے بولنا شروع کیا تو سارا ہال دم بخود رہ گیا۔ وہ متحدہ مجلس عمل کی قیادت پر برس رہے تھے۔ وہ اس بات پر خفا تھے کہ ایم ایم اے کی قیادت نے مولانا شاہ احمد نورانی کے دنیا سے رخصت ہوتے ہی پرویز مشرف سے معاہدہ کرلیا اور اس طرح آمریت کو مزید مضبوط کر دیا۔ ان کا لہجہ اتنا زوردار تھا کہ سٹیج پر بیٹھے مولانا فضل الرحمٰن اور قاضی حسین احمد بار بار پہلو بدل رہے تھے۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی سچی اور کھری باتیں سن کر لوگوں کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ ان کے دلوں کی بات ایک بہادر شخص نے برسرِعام کہہ دی تھی۔ مجھے اقبال کا یہ شعر یاد آ رہا تھا کہ:

بھری بزم میں راز کی بات کہہ دی
بڑا بے ادب ہوں سزا چاہتا ہوں

یہ تھا ڈاکٹر سرفراز نعیمی سے میرا پہلا تعارف۔ ان کی شخصیت میں سب سے پسندیدہ اور مضبوط خوبی یہ تھی کہ دل کی بات ہونٹوں تک لانے میں دیر نہیں لگاتے تھے۔ مصلحت ان کے قریب سے بھی نہیں گزری تھی۔ وہ حکمرانوں سے ڈرتے تھے نہ اپنے ہم سفروں سے۔ مولانا فضل الرحمٰن نے اپنی تقریر میں ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی بات کا جواب دینے کی کوشش کی لیکن کچھ بات نہ بن سکی۔

یہ بات میں ابھی تک دل میں چھپائے ہوئے تھا کہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی مجھے کیوں اچھے لگے، اس کا سبب یہ تھا کہ انہوں نے اپنے نام کے ساتھ مولانا نہیں لکھا۔

Marfat.com

ایک زمانے تک مولانا کسی پڑھے لکھے آدمی کو ہی کہا جاتا تھا، اس کلیے کی وجہ سے کوئی ایسا شخص بھی مولانا ہو سکتا تھا۔ جس کی داڑھی نہیں ہوتی تھی۔ مثال کے لیے مولانا غلام رسول مہر اور مولانا صلاح الدین احمد کے نام لیے جا سکتے ہیں۔ عجیب زمانہ آ گیا ہے کہ ہر ابو الہوس نے حسن پرستی شعار کی ہے۔ کم لوگ ہیں جو صحیح معنوں میں مولانا کہلوانے کے مستحق ہیں۔

فروری 2005ء میں جب ڈنمارک کے ایک کارٹونسٹ نے حضور پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کی تو اہل لاہور نے ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی قیادت میں حب نبی کا اظہار کیا اور ثابت کیا کہ وقت پڑنے پر وہ شمع رسالت پر دل و جان بھی قربان کر سکتے ہیں۔ ان کے اس عمل نے یہ بھی ثابت کر دیا تھا کہ وہ مصلحت کوش مولوی نہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے جان کی قربانی دے کر ثابت کر دیا ہے کہ دشمن ان کی سچائی سے خوف زدہ تھے۔ وہ امریکہ کی مخالفت دوٹوک انداز میں کرتے تھے۔ طالبان کے خلاف بھی وہ کھل کر اور بروقت بولے اور اس وقت بولے جب لوگ بھی ہوا کے رخ کا تعین کر رہے تھے۔ انہوں نے خودکش حملوں کے خلاف متفقہ فتویٰ جاری کیا۔ انہوں نے تمام مسالک کے بڑوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا۔ ان میں سے کون سی بات ہے جو پاکستان کے دشمنوں کو اچھی لگتی ہو؟

ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ انہوں نے کبھی اپنا مول نہیں لگوایا۔ وہ ہمیشہ بن مول بکے۔ وہ محبت، خلوص اور صداقت کے آدمی تھے۔ یہ ایسے سکے ہیں جو آج اپنی قدر کھو چکے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کی جھولی انہی سکوں سے بھری ہوئی تھی۔ یہ بات تو تمام پاکستانیوں کے لیے حیران کن ہوگی کہ مسلم لیگ (ن) کے رہنما میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف ڈاکٹر صاحب سے قلبی اور روحانی تعلق رکھتے تھے۔ اس کے باوجود ڈاکٹر صاحب نے کبھی ان سے کوئی دنیاوی عہدہ یا مالی

Marfat.com

فائدہ نہیں لیا۔ میں کئی مولانا صاحبان کی مثالیں دے سکتا ہوں جنہوں نے سیاسی رہنماؤں سے تعلق کو مالی ترقی کے لیے سیڑھی بنا لیا۔ ڈاکٹر صاحب خودکش دھماکے میں شہید ہوئے تو لوگوں کو پتہ چلا کہ ان کی ماہانہ تنخواہ صرف 6 ہزار روپے تھی۔ موٹر سائیکل پر وہ پورا لاہور گھوما کرتے تھے۔

آخر میں بس اتنا عرض کروں گا کہ انہیں شہید کرنے والوں نے ایک بہت اچھا انسان تو ہم سے چھین لیا، لیکن یہ بھی سچ ہے کہ ہزاروں لاکھوں لوگوں کا سچائی، سادگی، قناعت اور انسانیت پر ایمان مزید پختہ ہوا ہے کہ یہی وہ خوبیاں ہیں جو مرنے کے بعد بھی انسان کو معزز بنائے رکھتی ہیں۔

(ناصر بشیر)

روزنامہ پاکستان لاہور۔ 22 جون 2009ء

Marfat.com

ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شہادت اور دہشت گردی کی نئی لہر
علماء کرام دشمن کی سازش کو ناکام بنانے کیلئے متحد ہو جائیں

ملک میں جاری شدت پسندی اب فرقہ واریت کا روپ دھار رہی ہے۔ مسجدوں اور مقدس مقامات سمیت دہشت گردوں نے مزارات کو بھی نشانہ بنانے کی دھمکیاں دی ہیں، اس سے قبل تو شدت پسندوں نے اپنا ٹارگٹ سکیورٹی ایجنسیوں اور اہلکاروں کے ساتھ سیاسی رہنماؤں اور اہم حکومتی عہدیداروں کو بنایا تھا۔ گذشتہ دنوں نمازِ جمعہ کے بعد لاہور کی معروف دینی درسگاہ اور جماعت اہل سنّت کے ممتاز رہنما ڈاکٹر سرفراز نعیمی خودکش حملے کے نتیجے میں منصب شہادت پر فائز ہو گئے۔ مفتی محمد حسین نعیمیؒ کے صاحبزادے، معروف عالم دین ڈاکٹر سرفراز نعیمیؒ کو تمام مکاتب فکر کے علماء احترام کی نظر سے دیکھتے تھے۔ وہ فرقہ واریت کے مخالف اور درویش صفت آدمی تھے اور تمام مکتبہ فکر کے علماء کرام کے نزدیک نہایت اہمیت کے حامل تھے۔ اتنے نفیس اور سادہ انسان اس دور میں ملنا ممکن ہی نہیں، دہشت گردوں نے ایک ایسی شخصیت کو ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بنایا جو حقیقی معنوں میں اتحاد امت کے داعی اور سب کے خیر خواہ تھے۔

جامعہ نعیمیہ کا شمار پاکستان ہی نہیں بلکہ دنیا کی نامور دینی درسگاہوں میں ہوتا ہے۔ تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کی طرف سے دہشت گردوں کی مذمت کی گئی یہاں تک کہا گیا کہ ان جیسی درویش صفت ہستی کو نشانہ بنانے والوں کا اسلام سے دور کا بھی

Marfat.com

تعلق نہیں ہو سکتا۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمیؒ کی شہادت سے پورا ملک سوگوار ہو گیا۔ پنجاب حکومت کی جانب سے تین روزہ سوگ منایا گیا۔ نمازِ جنازہ ناصر باغ لاہور میں ادا کی گئی اور انہیں اپنے والد محترم مفتی محمد حسین نعیمیؒ کے پہلو میں سپردِ خاک کیا گیا۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمیؒ 16 فروری 1948ء کو پیدا ہوئے۔ آپ جامعہ الازہر مصر سے فارغ التحصیل تھے۔ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات، عربی، ایل ایل بی اور پی ایچ ڈی عربی سمیت دیگر علوم میں متعدد ڈگریاں حاصل کیں۔ آپ کو انگریزی، عربی اور فارسی زبان پر عبور حاصل تھا، اس سب کے باوجود انتہائی سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ ہر دم چہرے پر مسکراہٹ رہتی، گفتگو دھیمے لہجے میں کرتے، لیکن بڑی پر مغز اور دلائل سے بھرپور ہوتی۔ معروف معنوں میں بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھتے تھے لیکن اپنی نفاستِ طبع، توسع واعتدال اور علمیت وتحمل کے باعث دیگر تمام مسالک کے ہاں بھی عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے، وہ فرقہ واریت کے سخت خلاف تھے، ہمیشہ دو ٹوک گفتگو کرتے، یہی وجہ ہے کہ تمام مکتب فکر کے افراد دل سے ان کی قدر کرتے تھے۔

دہشت گردی کے واقعات میں فرقہ واریت کی جو نئی لہر آئی ہے، اس سے محسوس ہوتا ہے کہ ملک دشمن پاکستان میں فرقہ واریت کی آگ بھڑکا کر ملک میں خانہ جنگی کی کیفیت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اب علماء کرام پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ دشمن کی چال کو سمجھیں اور ملک میں امن کے قیام کے لیے کردار ادا کریں۔ امید ہے کہ دشمن کی یہ سازش بھی ناکام ہوگی۔ اس سے قبل بھی شیعہ، سنی مکاتب فکر کے افراد کو لڑانے کی جو سازش ہوئی، وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بری طرح ناکام ہوئی تھی۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ طالبان کے بھیس میں یہ کون لوگ ہیں جو ملک کو عدم استحکام سے دوچار کرنا چاہتے ہیں۔ اس وقت دیکھا جائے تو دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ

Marfat.com

صرف پاکستان کے سرحدی علاقوں تک محدود ہو چکی ہے اور شدت پسندوں کو افغانستان سے اسلحہ سمیت دیگر وسائل فراہم کئے جا رہے ہیں۔

باخبر ذرائع کہتے ہیں کہ طالبان کے نام پر غیر مسلم بھی کارروائیاں کر رہے ہیں۔ افغانستان میں بھارت کے جو بیسیوں قونصل خانے موجود ہیں، وہاں سے انہیں وسائل بھی فراہم ہو رہے ہیں، ان لوگوں نے طالبان کا بھیس بدلا ہوا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح مقبوضہ کشمیر میں جب آزادی کی تحریک زوروں پر تھی، ان دنوں اسرائیل نے بھارت کو مشورہ دیا تھا کہ اس تحریک کو کچلنے کے لیے اپنے "مجاہدین" وادی میں داخل کرادے۔ ان نام نہاد "مجاہدین" کا روپ دھار کر مقبوضہ کشمیر میں ایسی ایسی مذموم کارروائیاں کیں جو مجاہدین کی بدنامی کا باعث بنیں۔ اس طرح مقبوضہ کشمیر میں آزادی کی تحریک کو نقصان پہنچا، اگر ایسے ہی دشمن "طالبان" کا روپ دھار کر پاکستان کو عدم استحکام سے دوچار کر رہے ہیں تو سکیورٹی فورسز کے ساتھ قوم کو بھی ہوشیار رہنا ہوگا۔ کیونکہ مسلمان خواہ وہ کسی بھی مکتب فکر سے تعلق رکھتا ہو وہ کسی بھی صورت مساجد جو اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں اور مزارات جو اولیاء کرام کی آخری آرامگاہیں ہیں، انہیں نقصان پہنچانے کا تصور نہیں کر سکتا۔ قوم پر یہ بڑا مشکل وقت ہے، دشمن نے بڑی خطرناک سازش تیار کی ہے، وہ ہمیں آپس میں لڑا کر ملک کو خانہ جنگی سے دوچار کرنا چاہتا ہے۔ ملک میں جاری دہشت گردی کی اس نئی لہر کو کچلنے کے لیے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کو متحد ہو کر لائحہ عمل ترتیب دینا چاہیے تاکہ دشمن کے ناپاک عزائم پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکیں۔

(محمد نصیر الحق ہاشمی)

سنڈے میگزین، روزنامہ پاکستان لاہور

Marfat.com

عصرِ حاضر میں ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی زندگی سادگی کا اعلیٰ نمونہ تھی

پاکستان میں دہشت گردی عروج پر پہنچ چکی ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ پورے ملک میں آگ لگی ہوئی ہے تو بے جا نہ ہوگا کیونکہ ہر روز قوم دو اڑھائی سو انسانی جانوں کا نذرانہ دے رہی ہے لیکن دہشت گردی کی جنگ ختم ہونے کا نام نہیں لیتی۔ حالات یہاں تک پہنچ چکے ہیں کہ اب ملک کے کئی حصوں میں تواتر کے ساتھ بم دھماکوں اور فائرنگ کے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ پورا ملک افراتفری کا شکار ہے۔

لاہور میں ہونے والا ہر ایک واقعہ اپنی سنسنی خیزی کی وجہ سے پہلے سے زیادہ اثرات مرتب کر جاتا ہے۔ جامعہ نعیمیہ میں ہونے والا بم دھماکہ اس حوالے سے بالکل منفرد تھا کہ جامعہ نعیمیہ کے بارے میں ایک بات واضح تھی کہ وہ مسالک کی لڑائی سے بالاتر ہو کر دینی تعلیم میں اپنا ایک نمایاں مقام رکھتا ہے اور اس کے مہتمم اعلیٰ مولانا ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شخصیت نے اس ادارے کو سونے پہ سہاگہ بنا دیا تھا۔ انہوں نے مدرسہ کو جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ کر رکھا ہے۔ انہوں نے کبھی کوئی متنازعہ بات نہ کہی تھی، اس لیے جامعہ نعیمیہ پر خودکش بم دھماکہ کی کارروائی کے پیچھے کارفرما عوامل کئی قسم کے سوالات چھوڑ گئے ہیں کہ دہشت گردوں کے مولانا ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو ٹارگٹ کرنے کے کیا مقاصد تھے؟

Marfat.com

ڈاکٹر سرفراز نعیمی بے ضرر انسان تھے، ان کی سادگی اس دور میں ایک نمونہ کی حیثیت رکھتی تھی۔ وہ کئی بار ہمارے آفس تشریف لائے۔ وہ خود خستہ سی موٹر سائیکل پر سفر کرتے تھے۔ اتنے عالم فاضل اور اس مرتبہ کے شخص جس کے حکمرانوں سمیت اہل دنیا کے بڑے بڑے لوگوں سے تعلقات ہوں وہ دنیاداری کو پاس بھی نہ پھٹکنے دے، یہ بہت بڑی بات ہے۔ یہی وجہ تھی کہ دہشت گردی کی خطرناک صورتحال میں بھی وہ سکیورٹی نہیں رکھتے تھے کیونکہ ان کا اندر مضبوط تھا اور اللہ پر کامل یقین تھا۔ وہ اکثر کہتے تھے کہ انہیں کسی قسم کی سکیورٹی کی ضرورت نہ ہے۔

مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں محمد نواز شریف ان کے معتمد خاص تھے۔ ان کو ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شخصیت سے بڑا لگاؤ تھا۔ وہ اکثر جامعہ نعیمیہ جایا کرتے تھے۔ کچھ عرصہ قبل انہوں نے جامعہ نعیمیہ میں ہونے والی دینی کانفرنس میں شرکت بھی کی تھی۔ جامعہ نعیمیہ کے زیر اہتمام ہونے والی تمام تقریبات میں دہشت گردی کی مذمت کی جاتی تھی۔ خصوصی طور پر مولانا سرفراز نعیمی نے بے شمار مرتبہ خودکش حملوں کے خلاف فتویٰ جاری کیا۔

جامعہ نعیمیہ میں خودکش بم دھماکہ سے یہ بات عیاں ہو چکی ہے کہ دہشت گردوں کا کسی ملک یا مذہب سے کوئی تعلق نہیں، وہ صرف ملک میں خانہ جنگی چاہتے ہیں ۔جس سے ملک میں انارکی پھیلے، عوام دہشت زدہ ہوں، خوف و ہراس بڑھے اور ملک عدم استحکام کا شکار ہو۔ کیونکہ جامعہ نعیمیہ جیسی عظیم دینی درس گاہ پر خودکش حملہ اور ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شہادت سے سنجیدہ دینی حلقوں میں جو تشویش پھیلے گی، اس کے اثرات کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا اور دہشت گرد یہی کچھ چاہتے تھے۔ اس سے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے خلاف شدت پیدا ہوگی۔ ہمیشہ اچھے لوگوں کی معاشرے میں ایک قدر ہوتی ہے اور جب ان کے ساتھ اس طرح کا واقعہ رونما ہوتا ہے تو معاشرے میں یقینی طور

Marfat.com

پر ایک فطری ردِّ عمل سامنے آتا ہے۔

جامعہ نعیمیہ میں ہونے والے واقعہ کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے کہ ڈاکٹر مولانا سرفراز نعیمی نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد مسجد کے ساتھ اپنے دفتر میں جا کر بیٹھے تھے کہ کچھ لوگ انہیں ملنے کے لئے ان کے دفتر میں موجود تھا کہ خودکش بمبار نے ان کے دفتر میں داخل ہو کر اپنے آپ کو بم دھماکہ سے اڑا لیا۔ جس کے نتیجے میں مولانا سرفراز نعیمی سمیت 3 افراد جاں بحق ہو گئے۔ مولانا کو شدید زخمی حالت میں ریلوے کیرن ہسپتال پہنچایا گیا، لیکن وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اس کے علاوہ درجن کے قریب افراد زخمی ہوئے۔ دھماکہ کی شدت کی وجہ سے آس پاس کے گھروں میں شیشے ٹوٹنے کی وجہ سے کئی خواتین اور بچے بھی زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کو کیرن ہسپتال، میو ہسپتال، گنگا رام اور سروسز لایا گیا۔

قارئین! آپ کو یاد ہو گا کہ لاہور میں یکے بعد دیگرے دہشت گردوں کی خوفناک قسم کی کارروائیاں جاری ہیں۔ سب سے پہلے لاہور میں ایف آئی اے بلڈنگ کو خوفناک بلاسٹ میں تباہ کر دیا گیا جس میں بہت بڑا جانی نقصان ہوا تھا۔ اس کے بعد گلبرگ میں سری لنکا کی ٹیم پر قاتلانہ حملہ، اس کے بعد مناواں میں پولیس ٹریننگ سکول میں دہشت گردی کا بہت بڑا واقعہ رونما ہوا۔ چند روز قبل 27 مئی کو آئی ایس آئی اور پولیس کی ون فائیو کی عمارت کے درمیان ہونے والے لاہور کی تاریخ کے سب سے طاقتور بم دھماکے نے پورے لاہور کو ہلا کر رکھ دیا۔ جس کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ شہریوں کے ابھی اوسان بحال نہیں ہوئے تھے کہ اب جامعہ نعیمیہ میں خودکش دھماکہ ہو گیا۔

اس سے قبل ہونے والے بم دھماکوں کی کارروائیوں سے یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے دہشت گردوں نے یونیفارم فورس اور سرکاری اداروں کو ٹارگٹ کیا ہوا ہے مگر

Marfat.com

جامعہ نعیمیہ میں ہونے والے بم دھماکہ نے واضح کر دیا ہے کہ دہشت گردوں کے مقاصد سرکاری تنصیبات کو نقصان پہنچانا نہیں بلکہ ان کے مقصد کچھ اور ہیں۔ ان کا مقصد پورے ملک میں افراتفری اور خوف کا ماحول پیدا کرنا ہے اور اس میں وہ کسی حد تک کامیاب دکھائی دیتے ہیں۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا یہ سوات میں جاری فوجی آپریشن کا ردِ عمل ہے یا غیر ملکی قوتوں کے ایجنڈے پر کام ہو رہا ہے کیونکہ کوئی بھی پاکستانی بد سے بدتر حالات میں بھی کبھی ایسی کارروائی کی حمایت نہیں کر سکتا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ جمعہ کے روز لاہور کی جامعہ نعیمیہ اور نوشہرہ کی مسجد میں یکے بعد دیگرے بم دھماکے اس بات کی بھی نشاندہی کرتے ہیں کہ دہشت گردوں نے اب عبادت گاہوں کا رخ کر لیا ہے۔ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ لاہور پولیس نے جگہ جگہ ناکے لگا رکھے تھے اور لاہور کی انتظامیہ نے چند دن پہلے ہی لاہور کی 30 عمارتوں کی ایک فہرست جاری کی تھی جہاں دہشت گردی کا خطرہ تھا لیکن اس میں جامعہ نعیمیہ کا ذکر نہیں تھا۔ لاہور کی انتظامیہ و قانون نافذ کرنے والے اداروں نے اس حوالے سے ہر ممکن اقدامات کر رکھے تھے، اس کے باوجود بم دھماکہ ہو جانا ہمارے سکیورٹی انتظامات پر سوالیہ نشان ہے اور لوگ یہ سوال اٹھانے میں حق بجانب ہیں کہ کیا دہشت گردی کے واقعات کو روکنا ناممکن ہو چکا ہے؟

(میاں حبیب اللہ)

ریذیڈنٹ ایڈیٹر روزنامہ جناح لاہور

13 جون 2009ء

Marfat.com

طالبان کے خلاف فتویٰ
آپؒ کی شہادت کا سبب بنا

جامعہ نعیمیہ کے سربراہ ممتاز عالم دین ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی خودکش حملہ میں شہادت کے بعد یہ مخمصہ کسی حد تک دور ہو گیا ہے کہ طالبان کے نام پر ''اجرتی جہادی'' بھارت و افغان حکومت کا ایجنڈا پورا کر رہے ہیں۔ ان کی شہادت کو ٹارگٹ کلنگ کے زمرے میں شمار کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی موجودہ عہد کے طالبان کے مخالف رہنما تھے۔ انہوں نے خودکش حملوں کو حرام اور غیر اسلام قرار دیتے ہوئے فتویٰ جاری کیا تھا۔ وہ لال مسجد والوں کی سیاست اور مؤقف کے بھی خلاف تھے۔ انہوں نے شہادت سے تین روز پہلے ''پاکستان بچاؤ سیمینار'' میں طالبان کی مخالفت اور فوجی آپریشن کی حمایت کی تھی۔

ماہِ جون کے آغاز میں انہوں نے تحفظ ناموسِ رسالت محاذ کے زیر اہتمام داتا دربار سے ریگل چوک تک پیر افضل قادری اور مفتی محمد خان قادری کے علاوہ دوسرے علماء کی معاونت میں احتجاجی ریلی بھی نکالی تھی۔ جس میں مفتی سرفراز نعیمی نے بے دھڑک طالبان کی مخالفت کے لیے آواز اٹھائی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ صوفی محمد ایک عورت کی طرح پردہ میں رہتے ہیں۔ انہیں چوڑیاں پہن لینی چاہئیں۔ صوفی محمد، فضل اللہ اور بیت اللہ محسود نے اسلام کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ یہ اسلام کے دشمن ہیں۔ حکومت کو ان کے

Marfat.com

خلاف اس وقت تک آپریشن جاری رکھنا چاہیے تا آنکہ فوج پاکستان اور اسلام مخالف طالبان کے خاتمہ میں سرخرو نہ ہو جائے۔

طالبان مخالف اور ایک اعتدال پسند جرأت مند مذہبی رہنما ہونے کے ناطے ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو قتل کی دھمکیاں دی جا رہی تھیں۔ اس کے باوجود وہ خود حفاظتی کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی شریف برادران کے انتہائی قریب تھے۔ میاں نواز شریف ان سے مذہبی معاملات پر مشاورت کرتے تھے اور ان کی شہادت پر وہ پھوٹ پھوٹ کر روئے۔ مفتی نعیمی پاکستان کے مذہبی حلقوں میں ایک معتبر نام تھے۔ مفتی پاکستان مفتی منیب الرحمٰن ان کے ہم مکتب تھے۔ مفتی نعیمی گذشتہ دس سال سے اہل سنت والجماعت کے چھ ہزار مدارس کی تنظیم "تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان" کے ناظمِ اعلیٰ بھی تھے۔ وہ خودکش حملے کرنے والے اور معصوم لوگوں کی جانیں لینے والے "طالبان" کے لیے دل میں نرم گوشہ نہیں رکھتے تھے۔ انہوں نے مجاہدانہ اور درویشانہ طبیعت پائی تھی۔ لہٰذا حق گوئی کا اظہار کر کے انہوں نے اپنی جان کو خطرات میں ڈال لیا تھا۔ ان حالات میں بھی وہ اپنی پرانی موٹر سائیکل پر کسی "سکواڈ" کے بغیر سفر کرتے تھے۔ ایک مومن کی یہی شان ہے کہ وہ خدائے بزرگ و برتر کے سوا کسی سے نہ ڈرے۔ مفتی نعیمی اس کی زندہ مثال تھے۔ شہادت کے روز بھی انہوں نے حفاظتی اقدامات سے ماورا ہو کر خودکش حملہ آور سے معانقہ کیا تھا کہ بدبخت نے سلام، دعا کے بعد خود کو دھماکے سے اڑا دیا اور ایک حق گو مومن کی جان لے لی۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی کا خون یقیناً رنگ لائے گا اور مذہبی حلقے پہلے سے زیادہ جرأت کے ساتھ "بمبار طالبان" کے خلاف محاذ قائم کریں گے۔ تاہم اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ علماء اور مفتیان عظام کے قتال کا آغاز کر کے "طالبان دشمن علماء" کے خلاف بھارتی ایجنٹوں نے فرقہ وارانہ فسادات پھیلانے کا عندیہ ظاہر کر دیا ہے۔ مساجد میں بم

Marfat.com

دھماکوں اور علماء کی ہلاکتوں سے یہ تاثر تقویت پا رہا ہے کہ پاکستان مخالف قوتیں پاکستان کی عسکری طاقت کے علاوہ اعتدال پسند اور طالبان مخالف مذہبی قوتوں کو کڑا وقت دینا چاہتی ہیں۔

واضح رہے کہ کراچی میں سنی تحریک نے بھی طالبان کے خلاف بھرپور احتجاجی مظاہرہ کیا تھا۔ جماعت اہلسنت کی تنظیموں نے تحریک طالبان اور صوفی محمد کے "جہاد اور اسلام" کو حقیقی اسلام کی تعلیمات کے منافی قرار دیا تھا۔

2005ء میں کراچی کے نشتر پارک میں سنی تحریک کی پوری قیادت کو خودکش حملے میں شہید کر دیا گیا تھا۔ حالیہ دنوں میں ایک بار پھر سنی تحریک کراچی کے منظر پر سرگرم ہو چکی ہے۔ جبکہ دوسرے صوبوں میں سنی مکتب فکر اور مشائخ تنظیموں نے خودکش حملوں، طالبان اور مذہبی منافرت پھیلانے والوں کے خلاف "حکومتی جہاد" کو راست اقدام قرار دیا ہے اور اس تناظر میں سنی قائدین نے سیاستدانوں سے زیادہ سرگرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے "اسلام اور پاکستان" کے ساتھ کا نعرہ لگایا ہے۔

مختلف حلقوں کا کہنا ہے کہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شہادت اسی پس منظر میں جنم لینے والی سازشوں کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ خودکش حملوں کے ذریعے جہاد کرنے والوں کے مقاصد اسلام کی بالادستی کے عزم کی گواہی نہیں دیتے اور نہ ہی امریکی استعمار کے خلاف ان کا "جہاد" واضح شکل اختیار کر رہا ہے۔ سوچنا چاہیے کہ خودکش حملوں سے اب تک امریکہ، بھارت اور افغانستان کو کیا نقصان پہنچا ہے جبکہ پاکستان میں سکیورٹی اداروں، اعلیٰ حکومتی شخصیات کے ساتھ ساتھ مساجد میں خودکش حملے کسی اور جانب اشارے کرتے ہیں۔

(شاہد نذیر چودھری)

ہفت روزہ فیملی میگزین لاہور، 21 تا 27 جون 2009ء

Marfat.com

ڈاکٹر صاحبؒ کی شہادت۔۔۔ایک عظیم قربانی

حضرت ڈاکٹر مولانا سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ سے میری پہلی ملاقات 27 فروری 2001ء کو اس وقت ہوئی تھی جب برادرام عزیز اور مساوات لاہور کے چیف ایڈیٹر سجاد بخاری نے قرآن کی میری پہلی کتاب "تفسیر سورۃ الاخلاص" کی تقریب رونمائی کا اہتمام لاہور پریس کلب میں کیا تھا۔

تقریب کے اختتام پر حضرت مولانا سرفراز احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے وقتِ رخصت گلے لگاتے ہوئے فرمایا تھا:

"قریشی صاحب! آپ کی یہ تقریب اتحاد بین المسلمین کا بڑا عمدہ گلدستہ تھی۔"

میں نے چونک کر دریافت کیا: کیسے؟ تو حضرت نے فرمایا کہ میرا تعلق حنفی فقہ کے بریلوی مسلک سے ہے، مولانا فضل الرحیم دیوبندی مسلک کے ہیں جبکہ مولانا زبیر احمد ظہیر اہلحدیث ہیں۔ ایک اور صاحب جن کا نام فی الحال یاد نہیں آ رہا، ان کا تعلق فقہ جعفریہ سے تھا۔ انہوں نے میری کمر تھپتھپائی اور مسکراتے ہوئے دعا کہ اللہ آپ کو، آپ کی کتاب کو اتحاد بین المسلمین کا واسطہ بنائے۔ یہ کہتے ہوئے وہ ڈائس سے نیچے اتر کر چلے گئے۔

اس کے بعد میری اتفاقی ملاقات ایک روز لاہور سے اسلام آباد جاتے ہوئے

Marfat.com

بس سٹینڈ پر ہوئی۔ حضرت مولانا بھی اسلام آباد کسی کام سے جا رہے تھے۔ باتوں باتوں میں ضیاء الحق کی شہادت اور ان کی برسی کی بات نکل آئی تو میں نے اپنی معلومات کے لیے حضرت مولانا سے دریافت کیا کہ حضرت قرآن میں ہے کہ شہید کو مردہ مت کہو، اس پر انہوں نے سورۃ البقرۃ اور آل عمران کی آیات کے علاوہ بھی اور دیگر آیات سنائیں اور فرمایا کہ

"جو شہید کو مردہ کہے وہ قرآن کا منکر ہے اور جو قرآن کا منکر ہے وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔"

اس پر میں نے حضرت مولانا سے پوچھا: جب اللہ ربّ العزت شہید کو زندہ کہہ رہا ہے، اس کی زندگی کی معتبر ترین خبر دے رہا ہے تو ہم اسے تسلیم کیوں نہیں کرتے؟ مولانا نے حیرت سے مجھے دیکھا اور کچھ خفگی کے انداز سے پوچھا: آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟۔ شہید کی تو تعزیت بھی نہیں کرنا چاہیے۔

لاہور سے راولپنڈی تک کا سفر یونہی گفتگو کرتے اور آرام کرتے گزر گیا۔ انہوں نے میری کئی تالیفات قرآنی پر اپنی بھرپور رائے کا نہ صرف اظہار فرمایا بلکہ میری راہنمائی بھی فرمائی۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی ازہری علیہ الرحمۃ بروز جمعۃ المبارک بعد نمازِ جمعہ اپنے دائمی سفر پر پرواز کر گئے۔ اللہ ان کے درجات عالیہ مزید بلند فرمائے۔

حضرت مولانا ڈاکٹر سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ایک واقعہ سنایا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ "حضرت امام مالکؒ نے ایک روایت میں فرمایا کہ جنگ احد کے چھیالس سال بعد حضرت عمر بن جموحؓ اور حضرت عبداللہ بن خبیرؓ ان دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا تھا۔ سیلاب کی وجہ سے جب ان کی قبر کھل گئی تو صحابہ کرامؓ کے اجسام طاہرہ یوں تروتازہ اور شگفتہ و شاداب پائے گئے جیسے انہیں کل ہی دفن کیا گیا ہو۔" (موطا) ایک واقعہ جو ضیاء القرآن میں بھی موجود ہے۔ اس کا بھی ذکر فرمایا تھا کہ

Marfat.com

"ابھی حالیہ برسوں میں جب دریائے دجلہ اپنے کٹاؤ کے باعث حضرت عبداللہ بن جابر اور دیگر شہداء کی قبروں کے بالکل نزدیک پہنچ گیا تو حکومت عراق نے ان شہداء کرام کے جسموں کو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مزار کے قریب منتقل کرنا چاہا تو جب ان قبروں کو کھولا گیا تو تقریباً تیرہ صدیاں گزرنے کے باوجود صحابہ کرامؓ کے جسم صحیح سالم پاک صاف پائے گئے۔ عراق کے ہزارہا لوگوں نے بچشم خود ان کو دیکھا۔ اس سے بھی آیاتِ قرآنیہ کی تصدیق ہوتی ہے کہ شہید پوری طرح زندہ رہتے ہیں۔

جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں ان کا عمل جاری رہتا ہے۔ ان کی شہادت معاشرے پر اثر انداز ہوتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ کی مذکورہ آیت میں فرمایا ہے:

"دراصل وہ زندہ ہیں مگر تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہے۔"

انسانی علم کا دائرہ چونکہ محدود ہے اس لیے اس زندگی کا ہمیں نہ فہم ہے، نہ ہی ادراک ہوسکتا ہے۔ لیکن یہ طے ہے کہ شہید زندہ ہیں۔ شہید چونکہ زندہ ہیں اس لیے ہی انہیں عام مردوں کی طرح غسل نہیں دیا جاتا۔ انہیں انہی کپڑوں میں دفن کیا جاتا ہے جن میں وہ شہادت پاتے ہیں۔

یہ عظیم قربانی جو حضرت مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی الازہری نے دی، وہ کوئی معمولی واقعہ یا معمولی قربانی نہیں ہے، وہ بہت ہی باعزت طور پر اپنے ربّ کے حضور حاضر ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق شہید ڈاکٹر صاحب کو بلند ترین اعزاز سے نواز ہوگا۔ یقیناً ان کی عظیم قربانی کا پورا پورا بدلہ چکا دیا ہوگا بلکہ ان پر ہمیشہ ہمیشہ ربّ کائنات کا فضل عظیم ہوتا رہے گا۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

شہید کو مردہ کہنا حکمِ الٰہی کے منافی ہے۔ شہید تو زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔

(مشتاق احمد قریشی)

روزنامہ جنگ لاہور، 24 جون 2009ء

Marfat.com

ڈاکٹر سرفراز نعیمی ۔۔۔ غیر ملکی نشریاتی اداروں کی نظر میں

لاہور میں جامعہ نعیمیہ میں خودکش حملے میں شہید ہونے والے ڈاکٹر سرفراز نعیمی کا شمار ملک کے اعتدال پسند سوچ رکھنے والے مذہبی رہنماؤں میں ہوتا تھا اور انہوں نے گزشتہ دنوں ایک غیر معمولی قدم اٹھاتے ہوئے اکیس مذہبی جماعتوں کا ایک طالبان مخالف اتحاد قائم کیا تھا۔ اسی سال مئی میں برطانوی اخبار، دی ٹائمز کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے طالبان کو اسلام کے نام پر ایک دھبہ قرار دیتے ہوئے حکومت کی جانب سے انہیں تباہ کرنے کی ہر کوشش کی حمایت کا اعلان بھی کیا تھا اور کہا تھا کہ ''وہ پاکستان کو بچائیں گے۔'' تاہم ان کے قریبی ساتھیوں کے مطابق مفتی سرفراز نعیمی طالبان کے مخالف نہیں تھے بلکہ ان کا موقف رہا ہے کہ یہ طالبان کا بھیس اپنائے کوئی اور لوگ ہیں۔ مرحوم لال مسجد کے مہتمم غازی عبدالرشید کی مخالفت کرنے والے علماء میں بھی شامل رہے اور ساتھ ساتھ وہ امریکی پالیسیوں کے بھی ناقد تھے۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی پاکستان میں اہل سنت والجماعت کے تقریباً چھ ہزار مدارس کی تنظیم ''تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان'' کے گزشتہ دس برس سے ناظمِ اعلیٰ تھے۔ وہ اپنے والد علامہ مفتی محمد حسین نعیمی کے انتقال کے بعد جامعہ نعیمیہ کے مہتمم بن گئے تھے۔ اس مدرسے میں اس وقت چودہ سو کے قریب طلباء زیر تعلیم ہیں اور اس کی پانچ شاخیں بھی ہیں۔ اکسٹھ سالہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی ملک میں دوسرے مذہبی رہنما ہیں جنہیں بظاہر طالبان پر تنقید کے نتیجے میں شہید کیا گیا۔ اس سے قبل صوبہ سرحد میں چارسدہ سے تعلق

Marfat.com

رکھنے والے مولانا حسن جان کو بھی بظاہر خودکش حملوں کو غیر اسلامی قرار دینے پر ہلاک کیا گیا تھا۔ اس سے قبل مذہبی رہنماؤں کی جانب سے طالبان کی مخالفت میں بولنے کا رواج نہیں تھا۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی موت کو مختلف مذہبی گروہوں کے درمیان واضح ہوتی خلیج کا اشارہ بھی سمجھا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی کے رشتے داروں کا کہنا ہے کہ انہیں کافی عرصے سے دھمکیاں مل رہی تھیں جنہیں جمعہ کو عملی جامہ پہنا دیا گیا۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے ابتدائی تعلیم اسی مدرسے جامعہ نعیمیہ میں ہی حاصل کی جہاں انہیں دھماکے میں ہلاک کیا گیا۔ بعدازاں انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے معروف اسلامی درس گاہ جامعہ الازہر مصر سے بھی ایک کورس کر رکھا تھا۔

مفتی پاکستان مفتی منیب الرحمٰن ہزاروی ڈاکٹر سرفراز مرحوم کے قریبی ساتھی رہے ہیں۔ ان کے مطابق مرحوم کی قائدانہ صلاحیتوں اور ان کی حق گوئی ان کے دشمنوں کو قابل قبول نہیں تھی لہٰذا انہیں قتل کیا گیا۔ مفتی منیب کے مطابق، مرحوم سادہ مزاج، سادہ لباس اور سادہ وضع قطع کے انسان تھے۔ وہ موٹر سائیکل پر بھی گھومتے پھرتے تھے اور پروٹوکول پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ جماعت اسلامی کے امیر سیّد منور حسن نے اس شہادت کو ایک بڑا سانحہ قرار دیتے ہوئے اس کی وجہ ایک ہمسایہ ملک میں موجود امریکی افواج کی موجودگی کو قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ جو حکومت اپنی حفاظت نہیں کر سکتی، مذہبی رہنماؤں اور عام شہریوں کی کیا حفاظت کرے گی۔

خیال رہے کہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی سنی اتحاد کونسل معتدل سنی بریلوی اسلام کی نمائندگی کرتی ہے، جو صوفیوں، موسیقی اور مزاروں پر عقیدت مندوں کے جانے کی حامی ہے۔ یہ اتحاد ملک کی سیکولر قوتوں کے ساتھ مل کر حکومت کی سوات میں جاری کارروائی کی حمایت کر رہا ہے۔ اس اتحاد نے طالبان مخالف احتجاجی ریلیاں بھی منعقد کی تھیں۔

روزنامہ اساس، لاہور۔ 14 جون 2009ء

Marfat.com

تأثرات

ممتاز دینی، علمی، سماجی، سیاسی اور دیگر مکاتب فکر
سے تعلق رکھنے والی جید اور ممتاز شخصیات کا
ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمیؒ کی شہادت پر اظہارِ خیال

Marfat.com

ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی علیہ الرحمۃ کی حیات وخدمات اور شہادت کے حوالہ سے نامور سیاسی زعماء کے

تأثرات

☆ میں ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی کو شہید حق کا خطاب دیتا ہوں ۔ انہوں نے اپنی تحاریر، خطابات اور عمل کے ذریعے دہشت گردی، معصوم شہریوں کے قتل عام کو خلاف اسلام قرار دیا۔ انہوں نے یہ برملا کہا کہ خودکش حملوں کے ذریعے عام شہریوں کو خوف و ہراس میں مبتلا کرنے والا گروہ مسلمان تو کجا انسان کہلوانے کا حقدار بھی نہیں ہے۔ ایسے ٹولے کے خلاف پاکستانی فوج اور موجودہ حکومت کا آپریشن بجا ہے۔ مفتی محمد سرفراز نعیمی کے اس استدلال سے نہ صرف حکومت کے ہاتھ مضبوط ہوئے ،فوج کے ارادے مضبوط ہوئے بلکہ دہشت گردوں میں مایوسی اور خوف کی لہر دوڑ گئی۔ اسی خوف کی وجہ سے انہوں نے مفتی محمد سرفراز نعیمی کو ان کے ساتھیوں سمیت شہید کر دیا۔ اس واقعہ سے ملک دشمنوں کی تباہی یقینی ہوگئی ہے ۔موجودہ آزمائش کی گھڑی میں ڈاکٹر صاحب کی کمی پہلے سے زیادہ محسوس ہوگی۔ بلاشبہ مفتی محمد سرفراز نعیمی کا روشن کردار عہدِ حاضر کے علماءِ دین کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

آصف علی زرداری

صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان

Marfat.com

☆ مولانا مفتی سرفراز احمد نعیمی دیگر کمالات کے علاوہ ایک بہت بڑا کمال جو رکھتے تھے وہ تھا خلوص۔ وہ خلوص کے پیکر تھے، ہر شخص کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے تھے کہ وہ یہ تصور کرنے لگ جاتا تھا کہ حضرت مجھ سے ہی زیادہ پیار کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے جو انہیں اپنے دیگر ہم عصر علماء سے ممتاز کرتی تھی۔

رانا تنویر حسین (M.N.A) سابق وفاقی وزیر دفاعی امور

☆ جس آدمی نے ماں کی کوکھ سے جنم لیا ہے۔ اس نے ایک دن قبر میں بھی جانا ہے۔ مگر مفتی سرفراز شہید کی موت کی خبر سن کر کلیجہ پھٹ گیا ہے۔ اتنا پیار کرنے والا، لوگوں کے دکھ درد میں شریک ہونے والا اور اسلام اور پاکستان پر تن، من، دھن قربان کر دینے کا جذبہ رکھنے والا آج وطن اور دینِ حق کی بلندی کے لیے شہید ہو گیا۔ اللہ درجات بلند فرمائے۔

شیخ آفتاب احمد (ایم این اے مسلم لیگ (ن) این اے 157 اٹک)

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید قائدِ اسلام تھے۔ اپنے منصب کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ اسلام اور پاکستان کی خاطر ہمہ وقت جذبۂ شہادت سے سرشار رہتے تھے۔

چودھری محمد رفیق گجر (صدر SWS) جوہر ٹاؤن، محمد اسلم خان، صدر پی ایم ایل ن، مانسہرہ

☆ مفتی سرفراز نعیمی نقیب اتحاد امت مسلمہ تھے۔

ملک رحمت علی ڈوگر، سابق ناظم ڈسٹرکٹ شیخوپورہ

☆ مفتی سرفراز شہید خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی باقیات میں تھے۔ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

انجینئر عثمان خان ترکزئی، ایم این اے صوابی

☆ اچھے انسان اس دنیا کی متاع ہیں۔ مفتی محمد سرفراز نعیمی بھی اس دور کی متاع ہیں۔ ظالم بمبار کے بزدلانہ حملے کے باوجود وہ امر ہو گئے ہیں۔ آنے والی نسلیں انہیں

Marfat.com

یادرکھیں گی۔

بابر محمود، صدر مسلم لیگ (ن) ٹریڈنگ ونگ، لاہور

☆ فتاویٰ اور تدریس کے فرائض وہ فی سبیل اللہ سرانجام دیتے تھے۔ ان کے فتوؤں کی وجہ سے ہزاروں خاندان تباہی سے محفوظ ہو گئے تھے۔

حاجی منور حسین منج، ایم پی اے شیخوپورہ

☆ اگر کبھی کوئی بات مفتی سرفراز شہید کی طبیعت کے خلاف ہو جاتی تو اس کو کمال حوصلے کے ساتھ برداشت کرتے، دوسروں کا شکوہ کرنے کی بجائے رضائے ربّ پر راضی رہتے، یہی کمال ان کو ان کے معاصرین میں بلند رکھتا تھا۔

میاں محمود رشید، صدر تحریک انصاف لاہور

☆ نفسیاتی طور پر مفتی سرفراز شہید نفس مطمئنہ کے حامل تھے۔ وہ اتنے پرسکون نظر آتے تھے کہ گویا ان پر ان کے ربّ نے سکینہ نازل کر دیا ہو۔

میاں عامر محمود، سابق ناظم ڈسٹرکٹ لاہور

☆ دنیا کی حرص و ہوس مفتی صاحب سے کوسوں دور تھی۔ صاحب قناعت و تقویٰ اور صاحب ذکر و فکر تھے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے بہت شعور بخشا تھا۔

کیپٹن حلیم صدیقی (سابق ایم این اے) مرکزی قائد پاکستان مسلم لیگ کراچی

☆ اپنی حکمت، دانائی، بردباری، برداشت اور جذبۂ عمل کی بناء پر مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید اپنے ہم عصر علمائے کرام میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔

امداد حسین چانڈیو، مرکزی پی ایم ایل این، سندھ

☆ جذبہ حب الوطنی اور احیائے اسلام کا جذبہ مفتی محمد سرفراز نعیمی کی شخصیت پر حاوی تھا۔

چوہدری ساجد گجر، صدر پیپلز یونٹی۔ حسنین عباس، جنرل سیکرٹری PIA، لاہور

Marfat.com

☆ ظاہری طمطراق اور نمود ونمائش سے قطعی بے نیاز مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید موجودہ دور کے ولی کامل تھے۔

چوہدری مائزہ حمید گجر، ایم پی اے (ن لیگ)

☆ میں نے اپنی زندگی میں مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید سے بہتر نظم ونسق کا پابند، شرع پر کاربند اور عجز وانکسار کا نمونہ شخص کوئی نہیں دیکھا۔ انہی اوصاف کی بناء پر وہ لوگوں کے درمیان محبوبیت کے مقام پر فائز تھے۔

سید ناصر علی شاہ (ایم این اے)

☆ اہل علم وفضل کے لیے مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید ہمیشہ نیازمندی اور خلوص کا پیکر نظر آئے۔

سردار ملک جہانزیب وارن (ایم پی اے) مسلم لیگ (ن)

☆ مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید ایک درویش صفت انسان اور فولادی عزم کے حامل حق گو عالم دین تھے۔ فتویٰ نویسی کی خدمات وہ فی سبیل اللہ سرانجام دیتے تھے۔

آفتاب احمد شیر پاؤ، چیئرمین پی پی شیر پاؤ

☆ قابل فخر باپ کے قابل فخر بیٹے مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید۔۔۔ مفتی محمد حسین نعیمیؒ نے اپنی اولاد کو بھی تبلیغ دین اور خدمتِ تدریس کے لیے زیورِ تعلیم سے آراستہ کیا۔ اب ان کے صاحبزادگان بھی خدمت دین کے لیے وقف ہیں۔

حافظ رشید احمد۔ سینیٹر فاٹا

☆ مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ صرف حق گو علمائے دین کی پیروی کی جائے اور مولویوں کے روپ میں چھپے بیٹھے درندوں سے جبہ ودستار چھین لیا جائے۔

رائے منصب علی خان کھرل، سابق وفاقی وزیر ننکانہ صاحب

Marfat.com

☆ مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید انتہاء پسندی کے سخت مخالف تھے۔ کبھی بھی ان کی گفتگو یا تقریر سے کسی بھی فرقہ کی دل آزاری کا پہلو سامنے نہ آیا۔

چوہدری ندیم۔ صدر نواز لورز، لاہور

☆ فتویٰ نویسی سے عوام الناس کے مسائل کا حل فی سبیل اللہ بتانے والا دشمنانِ اسلام کی سازش کا شکار ہو گیا۔ افسوس صد افسوس ہے۔

قاضی محمد ظہور۔ بھاگنانوالہ، سرگودھا

☆ روایتی ملاؤں کی طرح عالمانہ ٹھاٹھ باٹھ سے قطعی گریزاں مفتی محمد سرفراز نعیمی عجز وانکساری اور سادگی و پرکاری کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔

چودھری عبدالغفور خان میو، صوبائی وزیر جیل خانہ جات، پنجاب

☆ قحط الرجال کے موجودہ دور میں مفتی محمد سرفراز نعیمی جیسے بقیۃ السلف عالم دین کی شہادت، پاکستان اور اسلام کا بہت بڑا نقصان ہے۔

چودھری شفیق احمد گجر، ایم پی اے مسلم لیگ (ن) فیصل آباد

☆ اگر دنیا میں مظلوم ظالم سے بدلہ نہیں لے سکتا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ کوئی طاقت بھی اس کا پنجہ نہ مروڑے گی۔ ہر فرعون کے لیے موسیٰ ضرور پیدا ہوتا ہے اور کبھی فرعون کو خود ہی اللہ اس دنیا میں پکڑ کر مظلوم کی مدد فرما دیتا ہے۔ ورنہ قیامت تو سزا و جزا کے لیے مقرر ہے۔

چودھری محمد طارق گجر (ایم پی اے) گوجرانوالہ

☆ کردار و عمل میں دیانت دار اور علم و تعلیم میں مخلص مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید موجودہ دور کے ولی تھے۔

میاں نصیر احمد (ایم پی اے) مسلم لیگ (ن)

Marfat.com

☆ حضرت قبلہ مفتی سرفراز نعیمی شہید ایک انجمن، ایک تحریک، ایک مجاہد، ایک استاذ، ایک مفکر، ایک مدبر اور قرونِ اولیٰ کے علماءِ کرام میں پائی جانے والی تمام صفات کے مظہر تھے۔ ہمیں باطل قوتوں سے ہر محاذ پر ٹکرانے اور ان کا مقابلہ کرنے کا سبق دے کر خود راہی ملک عدم ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے۔

الطاف حسین (قائد تحریک ایم کیو ایم پاکستان)

☆ طلباء سے بے پناہ شفقت، پیار اور محبت جو خاصانِ خدا کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے حضرت مفتی ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید کا خاص وصف تھا۔ ان کی شہادت کے بعد درس و تدریس کے شعبہ میں نہ پُر ہونے والا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ خدا ان کے قاتلوں کو غارت کرے۔

شاہی سید۔ صدر اے این پی سندھ

☆ مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید کی روحانی و معنوی اولاد جس نے آپ سے اکتسابِ فیض کیا، اس کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ جو اپنی دینی، علمی، تحقیقی، تصنیفی اور تدریسی خدمات کے باعث بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں۔ گویا ایک جہان ان کی علمی خدمات سے مستفیض ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ شہید کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

اسفندیار ولی۔ قائد عوامی نیشنل پارٹی

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید جیسے قابل تقلید اساتذہ کے متعلق ہی وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا: ؎

وارث شاہ او سدا ای جیوندے نیں
جنہاں کیتیاں نیک کمائیاں نیں

تہمینہ شیر درانی (دانشور، کالم نگار روزنامہ نوائے وقت)

☆ قبلہ مفتی ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی کے بے شمار کارنامے تاریخی اہمیت کے حامل ہیں مگر تنظیم المدارس پاکستان کا معرض وجود میں لانا آپ کا وہ عظیم الشان کارنامہ ہے

Marfat.com

جس سے پورے پاکستان بمعہ آزاد کشمیر کے تمام مسالک کے تمام مدارس کے طلباء کو ان کی تعلیم کا صحیح مقام اور متبادل ملا ہے۔ اس پلیٹ فارم سے سند یافتہ طلباء زندگی کے تمام شعبوں میں نمایاں خدمات سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ تبلیغِ اسلام کا فرض بھی بحسن و خوبی سرانجام دے رہے ہیں۔ جس کا ثواب شہید سرفراز نعیمی کو تا قیامت ملتا رہے گا۔

زبیر گل۔ صدر پاکستان مسلم لیگ (ن) یوکے

☆ علم، ادب، سیاست، مذہب، اخلاقیات، روحانیت، درس و تدریس اور خدمت دین کے حوالے سے مفتی سرفراز نعیمی کی خدمات روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں۔ ظالم خودکش بمبار نے انہیں شہید کر کے اپنی اور اپنے ظالم ساتھیوں کی عبرتناک شکست کی راہ مزید ہموار کر دی ہے۔ ظلم کو آخر مٹنا ہی ہے۔

امیر حیدر ہوتی۔ وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد

☆ حضرت مولانا مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید محض ایک مکتب و مدرسہ کے ناظم کی حیثیت ہی نہیں رکھتے تھے بلکہ آپ کی نگاہ کی بصیرت و فراست بڑی دوررس نتائج کی امین تھی۔ پاکستان میں سیاسی سطح پر رونما ہونے والی تبدیلیوں پر آپ نے بڑی گیرائی اور گہرائی سے کام کیا۔ ہر اسلامی تحریک میں آپ کی خدمات بڑی واضح اور روشن ہیں۔ تحریک ختم نبوت، تحریک نفاذِ نظامِ مصطفیٰ الغرض ہر اسلامی تحریک میں آپ اور آپ کے معتقدین کا کردار تاریخ کا ایک سنہری باب ہیں۔

مولانا فضل الرحمٰن (ایم این اے) چیئرمین امور کشمیر کمیٹی، قائد جے یو اے (ف)

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید کا قصور صرف یہ ہے کہ انہوں نے چار سال قبل بدنام زمانہ خودکش حملوں کو خلافِ اسلام قرار دیا تھا۔ جس کی وجہ سے قاتل بمباران کے دشمن بن گئے اور بالآخر انہوں نے اپنے ناپاک ارادوں کو عملی شکل دے دی۔ اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو ضرور سزا دے گا۔

نواب اسلم رئیسانی، وزیر اعلیٰ بلوچستان

Marfat.com

☆ وہ استقامت کے پہاڑ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بے پناہ قوتِ ایمانی سے سرفراز فرمایا تھا۔

یوسف کمبوہ۔ جوائنٹ ڈسٹرکٹ انچارج متحدہ قومی موومنٹ

نذیر بھٹی، ممبر ڈسٹرکٹ کمیٹی، شیخوپورہ

☆ مسندِ تدریس پر خونِ ناحق کے چھینٹے پڑے ہیں۔ قاتل گروہ اپنی موت آپ مر جائے گا۔

راجہ شاہ جہاں، مزدور لیڈر، مرکزی رہنما پاکستان مسلم لیگ (ن) لاہور

☆ پاکستان کی سابقہ تاریخ میں اس طرح کا اندھیر کبھی دیکھا نہ سنا کہ ایک نہایت شریف، ملنسار، سراپائے انکسار عالم دین کو اس طرح بزدلوں کے ہاتھوں قتل ہونا پڑے۔

محمد علی، انچارج متحدہ قومی موومنٹ ڈسٹرکٹ شیخوپورہ

☆ تقدیر کے لکھے کو کون ٹال سکتا ہے البتہ قاتل پر لعنت ہے اور مقتول مر کے بھی امر ہو گیا۔ خدا علامہ نعیمی شہید کو غریق رحمت کرے۔

رائے رشید بھٹی، صوبائی رہنما پی ایم ایل این۔ ننکانہ صاحب

☆ وہ جب تک زندہ رہے علم سے وابستہ رہے۔ دنیا کے چاروں کونوں میں جامعہ نعیمیہ کے فارغ التحصیل طلباء دینِ اسلام کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔ یہ سب نعیمی خاندان کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

بیگم حمید الدین المشرقی۔ قائد خاکسار تحریک

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید بظاہر عصرِ حاضر کے انسان تھے لیکن اسلاف کا کامل نمونہ، علم کے تقاضوں کی جھلک جن کے اعمال کا جھومر تھے۔ تواضع جن کا اوڑھنا بچھونا تھی۔ تقویٰ جن کی زندگی کی زینت اور تحقیق جن کے بائیں ہاتھ کا کھیل معلوم ہوتا تھا۔ ان اوصاف کی بناء پر انہیں اگر قرونِ اولیٰ کا عالمِ دین کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

سیّد غوث علی شاہ۔ سابق وزیر اعلیٰ سندھ

Marfat.com

☆ ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید حرص و ہوس سے کوسوں دور تھے۔ صاحب قناعت و تقویٰ اور صاحب ذکر و فکر تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں خاص مقام عطا فرمائے۔ (آمین)

محمد شفیق خان۔ ایم پی اے پاکستان مسلم لیگ ق۔ ٹیکسلا راولپنڈی

☆ جو آیا ہے جانے کے لیے آیا ہے۔ ہر ایک نے جانا ہے۔ مگر ہمارا جانا اور ہے اور مفتی سرفراز نعیمی جیسے عالم باعمل اور قابل فخر انسان کا جانا اور ہے۔ ان کے جانے سے گویا ایک جہان اٹھ گیا ہے۔ علم و عمل کا ایک باب بند ہو گیا ہے۔

چوہدری ناصر محمود جٹ، سابق امیدوار ایم پی اے۔ لاہور کینٹ

☆ اس درویش صفت انسان کو زمانہ کبھی نہیں بھلا سکے گا۔ جو جامعہ نعیمیہ کے کروڑوں روپے کے فنڈز پر تصرف ہونے کے باوجود اپنے لیے صرف 6 ہزار روپے ماہانہ تنخواہ وصول کرتے تھے۔ یہ ان خلفائے راشدہ کا طریق ہے جو عظیم عرب کے وسیع ترین بیت المال کے مالک ہونے کے باوجود اپنے لیے چند مٹھی آٹا ہی لیتے تھے۔

ہمایوں اختر خان۔ سابق وفاقی وزیر تجارت
وچیئرمین جنرل اختر عبدالرحمٰن شہید ٹرسٹ لاہور

☆ ایمان کی پختگی، عاجزی و انکساری، اکابرین کا ادب و احترام، حق بات کو سرِ دار کہنے کی جرأت ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر اپنی رحمتوں کی بارشیں تا ابدالآباد رکھے۔ (آمین)

چودھری محمد اشرف۔ سابق ناظم عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور کینٹ

☆ حضرت مفتی سرفراز نعیمی شہید ایک عظیم عالم دین، مدرّس اور معلم تھے۔ ساری زندگی خدمتِ اسلام میں گزاری۔ ان کی شہادت سے اسلام اور پاکستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔

کرنل (ر) شجاع خانزادہ۔ ایم پی اے مسلم لیگ ن۔ اٹک

Marfat.com

☆ ہر پیدا ہونے والے انسان کا انجام قبر کی مٹی میں خاک ہونا ہے۔ اگر انجام یہی ہے تو دنیاوی ٹھاٹ باٹھ کس کام کے۔ مفتی سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بناء پر دنیاوی جاہ وجلال سے دور عاجزی وانکساری کی تصویر بنے ہوئے تھے۔

ملک خرم علی خان۔ ایم پی اے پی پی پی۔ پنڈی گھیپ ضلع اٹک

☆ جن ہستیوں کو خدا تعالیٰ مقام دے۔ ان کا مقابلہ کون کرسکتا ہے وہ خودکش بمبار گروپ جو اسلام کے نام پر قتل و غارت کرتا پھرتا ہے۔ اس کا ایک قاتل بمبار خودکش حملہ میں واصل جہنم ہوا جبکہ مفتی سرفراز نعیمیؒ اور ان کے رفقاء شہادت کے رتبہ پر فائز ہوگئے۔ یہ مرتبہ اللہ کا عطا کردہ ہے۔ ظالم خودکش ضرور روزِ محشر سزا اور عذاب ہوگا۔

تنویر اسلم ملک۔ ایم پی اے مسلم لیگ ن۔ کلر کہار ضلع چکوال

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید پاکستانی قوم کا سرمایہ تھے۔ ان کے چلے جانے سے قوم علم کی ایک وافر دولت سے محروم ہوگئی ہے۔

محمد فیاض۔ ایم پی اے مسلم لیگ ن۔ دینہ، جہلم

☆ تقویٰ و پرہیز گاری اور عاجزی و انکساری کا ایسا رنگ مفتی سرفراز نعیمی کی شخصیت میں تھا کہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ ہر ایک سے محبت وشفقت سے ملنا اور یکسوئی سے اس کی بات کو سننا اور معقول مشوروں سے نوازنا ان ہی کا کمال تھا۔ ان کے وصال سے مجلس علم ویران ہوگئی۔

سردار کامل گجر۔ ایم پی اے پاکستان پیپلز پارٹی۔ سرگودھا

☆ نائن الیون کے بعد دنیا کے اکثر مسلمان ملکوں میں تقریباً ہر روز نائن الیون جیسے واقعات ہوتے ہیں۔ دنیا میں امن کے قیام کے دعویدار امریکہ کو سنجیدگی سے دہشت گردی کے خلاف کام کرنا چاہیے۔

رانا منور حسین، الیاس رانا، منور غوث خان۔ ایم پی اے پی پی پی۔ سلانوالی سرگودھا

Marfat.com

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید اولیاءِ کرام کے شہر لاہور کے ایک روشن چراغ تھے۔ ظالموں نے انتہائی کمینگی سے اس چراغ کو گل کر دیا ہے مگر اس کی روحانی اور علمی روشنی تا ابد چمکتی رہے گی۔

عبدالحفیظ خان۔ایم پی مسلم لیگ (ن) میانوالی

☆ حضرت مولانا مفتی سرفراز احمد نعیمی کی رحلت امت مسلمہ کے لیے ایک بہت بڑا صدمہ اور اتحادِ امت کی تحریک کے لیے ایک دھچکا ہے۔ دعا ہے ان کے جانشین شہید کے فرائض کو بطریقِ احسن انجام دیں۔

عامر حیات خان روکھڑی۔ایم پی اے مسلم لیگ (ن) میانوالی

☆ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی کی شہادت ایک بہیمانہ اور سفاکانہ اقدام ہے۔ یہ دینی اقدار پر براہِ راست حملہ ہے۔ اس واقعہ کے پس پردہ دشمنانِ اسلام کی مذموم سازش کارفرما ہے۔ مقامی ایجنسیوں کو اصل حقائق کا پتہ لگانا چاہیے۔

علی حیدر نور خان نیازی۔ایم پی اے ایم ایم اے، میانوالی

☆ دہشت گردوں نے ایک عالم دین ہی نہیں سرمایۂ قوم چھین لیا ہے۔ روزِ قیامت قوم کے ہاتھ ہوں گے اور قاتلوں کے گریبان ہوں گے۔

راؤ کاشف رحیم خان، ایم پی اے مسلم لیگ (ن) ضلع فیصل آباد

☆ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی کی شہادت سے امت مسلمہ ایک اعتدال پسند، امن پسند، حق گو اور حق شناس عالم دین سے محروم ہو گئی ہے۔

سردار دلدار احمد چیمہ، ایم پی اے پاکستان مسلم لیگ ضلع فیصل آباد

☆ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی تمام احسن اوصاف سے متصف تھے۔ علم و عمل کے اعتبار سے سلف صالحین کا خوبصورت نمونہ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو منور فرمائے۔ آمین

محمد اجمل، ایم پی اے پاکستان مسلم لیگ فیصل آباد

Marfat.com

☆ اسلام بے گناہوں کے قتل عام کی اجازت دیتا ہے نہ دہشت وخوف پیدا کر کے نفاذِ اسلام کی راہ بنانے کی ترغیب۔

چوہدری رفیق احمد گجر، ایم پی اے مسلم لیگ (ن) فیصل آباد

☆ مفتی سرفراز احمد نعیمی نے متعدد بار خودکش حملوں بارے فتویٰ جاری کیا کہ اسلام میں خودکش حملے حرام ہیں اور ان لوگوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ جامعہ نعیمیہ کے طلباء نے بھی متعدد بار سوات آپریشن کے حق میں مظاہرے کیے۔ مرحوم کے دہشت گردی سے متعلق مضبوط مؤقف کی بناء پر بزدل حملہ آور اپنا کام دکھا گیا۔

ڈاکٹر خالد امتیاز خان بلوچ۔ ایم پی اے مسلم لیگ (ن) فیصل آباد

☆ مفتی سرفراز احمد نعیمی جیسے عالم فاضل شخص جس کے حکمرانوں سے بھی تعلقات ہوں وہ اس قدر سادگی سے زندگی بسر کرے۔ اس دور میں ایک نایاب مثال ہے۔

خواجہ محمد اسلام۔ ایم پی اے مسلم لیگ (ن) فیصل آباد

☆ عبادت گاہوں پر شیطان حملہ آور ہوتا ہے۔ مسلمان یا مومن ایسی قبیح حرکت سے متعلق سوچ بھی نہیں سکتا۔ اگر یہ حملہ طالبان نے کیا ہے تو انہیں اپنے گریبانوں میں جھانکنا چاہیے اور ایسی کارروائیوں سے باز آ جانا چاہیے۔

محمد خرم گلفام۔ ایم پی اے مسلم لیگ (ن) مرید کے شیخوپورہ

☆ جب تک دنیا میں نیک لوگ موجود ہیں تب تک مفتی سرفراز نعیمی کی یاد زندہ رہے گی۔

خرم اعجاز چٹھہ۔ ایم پی اے مسلم لیگ (ن) مرید کے شیخوپورہ

☆ موجودہ دور میں جبکہ عام علماء انتہائی ماڈرن اور شوخ طریقہ سے زندگی گزار رہے ہیں۔ اس دور میں مفتی سرفراز نعیمی جیسی زندگی گزارنے والا عالم یقیناً ولی اللہ ہی ہو سکتا ہے۔

محمد ثقلین انور سپراء۔ ایم پی اے پاکستان مسلم لیگ جھنگ

Marfat.com

☆ موجودہ دور میں علماء کو کس کا ساتھ دینا چاہیے۔ حکومت سے کیسا رویہ رکھنا چاہیے۔ دینی تبلیغ کس طرح کرنی چاہیے۔ اولاد کی تربیت کیسے کی جائے۔ اپنوں سے کیسے سلوک کیا جائے۔ بیگانوں سے کیسا رویہ رکھا جائے۔ ان سب امور میں رہنمائی کے لیے مولانا سرفراز نعیمیؒ کی زندگی ایک کامل درس ہے۔

عبدالقادر شاہین۔ مرکزی لیڈر پاکستان پیپلز پارٹی

☆

مقدور ہو تو تجھ سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کئے

سہیل سرفراز منج، صوبائی رہنما مسلم لیگ ن، لاہور

☆ بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

سلیم انجم، مرکزی رہنما پاکستان مسلم لیگ (ن)، سندھ

☆ حدیث مبارکہ ہے کہ:

من قتل دون دینه فهو شهید۔ (ترمذی و مسند امام احمد، ۱۔۱۹)

ترجمہ: جو اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ شہید ہے۔

رسولِ کریم ﷺ کے مندرجہ بالا فرمان کے مطابق مفتی سرفراز نعیمی شہید ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے مذہب اسلام کے نظریات و احکامات کی تبلیغ کرتے ہوئے معصوم لوگوں کو مار دینے والوں کو خارجِ از اسلام قرار دیتے رہے جس پر وہ ان کی جان کے دشمن بن گئے اور بالآخر انہوں نے خودکش حملہ کر دیا۔

حاجی لیاقت علی، ایم پی اے پاکستان پیپلز پارٹی، فیصل آباد

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید کی کن کن خوبیوں کا ذکر کریں۔ ان کی سب سے بڑی

Marfat.com

خوبی یہ تھی کہ وہ خوبیوں کا پیکر تھے۔

محمد عثمان ایڈووکیٹ، ایم این اے، خضدار بلوچستان

☆ آج ہم ایک مہربان، شفیق، ہمدرد اور مثالی عالم سے محروم ہو گئے ہیں۔ ان کے بعد ان کی تعلیمات اور یادیں ہماری غمگسار ہوں گی۔

چوہدری شہزاد سعید چیمہ، پارلیمانی سیکرٹری

چوہدری علی افتخار چیمہ، رہنماء پاکستان پیپلز پارٹی

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید کو قبر میں اتار کر گویا ہم نے ایک گوہر نایاب اور عزیز ترین اثاثہ مٹی میں دفن کر دیا ہے اور یہ گوہر مٹی میں مل کر بھی ارض وطن کی شان بڑھانے کا سبب ہوگا۔

خان آصف خان، صدر پی پی شیخوپورہ

☆ مفتی سرفراز نعیمی کا قتل حکم ربّی ہے۔ وہ زندگی بھر احکام خدا اور رسول ﷺ کی ترجمانی کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شہادت کے مرتبہ پر فائز کر دیا۔

حاجی محمد نواز، سابق ایم پی اے، صدر مسلم لیگ ن ضلع شیخوپورہ

☆ عوام اور ملک سے ان کی ہمدردی ہمیشہ یاد رہے گی۔

سردار محمد یوسف، کنوینئر تحریک صوبہ ہزارہ، مانسہرہ

☆ لوگ اپنی زیادہ عمر یا دولت سے بڑے تصور نہیں کئے جاتے بلکہ ان کی شخصیت کے اوصاف اور ان کا مشن انہیں بڑے آدمیوں کی صف میں شامل کرتا ہے۔ مفتی سرفراز نعیمی شہید میں یہ کوالٹی بڑے لوگوں والی تھی کہ وہ ہر ایک کو احترام دیتے اور تکبر کو کبھی پاس بھی پھٹکنے نہ دیتے تھے۔

چودھری محمد اقبال گجر، سابق وفاقی وزیر، مرکزی رہنما پاکستان مسلم لیگ گوجرانوالہ

☆ ایک نیک دل بزرگ کی شہادت پر ہم سب سوگوار نعیمی خاندان کے غم میں

Marfat.com

برابر شریک ہیں۔

راؤ جہانزیب قوی خان، سابق ایم پی اے

☆ اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے۔ جامعہ نعیمیہ پر بم سے حملہ کرنے والے ایک دن خود قدرت کے کٹہرۂ عدل میں کھڑے ہوں گے۔

صغیر احمد اعوان، صوبائی رہنما پاکستان مسلم لیگ (ن)، لاہور

☆ مفتی سرفراز نعیمی جیسی دیو مالائی شخصیتیں خال خال ہی نظر آتی ہیں۔

انجینئر عثمان خان ترکزی، ایم این اے، صوابی

☆ بے پناہ دینی و ملی خدمات کی بناء پر مفتی سرفراز نعیمی شہید قابل صد احترام، لائق صد تحسین اور قابل تقلید ہیں۔

محمد عثمان ایڈووکیٹ، ایم این اے، بلوچستان

☆ درس و تدریس اور سماج و سیاست کے لیے مفتی سرفراز نعیمی شہید نے جو کام کیے وہ دیگر علماء کے لیے نمونۂ عمل ہیں۔

سردار مہتاب احمد خان، ایم این اے مسلم لیگ (ن)، ایبٹ آباد

☆ مفتی سرفراز نعیمی نے تا حیات غریب عوام کا ساتھ دیا، اس حوالہ سے وہ محسن قوم ہیں۔

شیخ آفتاب احمد، ایم این اے پاکستان مسلم لیگ (ن)، اٹک

☆ مفتی سرفراز نعیمی کی زندگی بھر میں ان سے منسوب کوئی ایسا واقعہ نہیں کہ جس میں انہوں نے کسی کی دل آزاری کی ہو یا کسی کو دھوکا دیا ہو۔

چودھری مدثر قیوم ناہرہ، ایم این اے پاکستان مسلم لیگ (ن)، نوشہرہ ورکاں

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید ایک متوکل اور سنجیدہ شخصیت کے مالک تھے۔

سردار محمد عرفان ڈوگر، ایم این اے و مرکزی رہنما مسلم لیگ (ن) ککڑگل، شیخوپورہ

Marfat.com

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید ایک سچے کردار کے مالک تھے۔

وسیم اختر شیخ، ایم این اے، مسلم لیگ ن قصور

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید کی مرقد پر رحمت الٰہی کا نزول ہو۔

رانا محمد اسحاق خان، ایم این اے و مرکزی رہنما پاکستان مسلم لیگ ن، قصور

☆ اللہ تعالیٰ مفتی سرفراز نعیمی شہید کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین)

انجم عقیل خان، ایم این اے مسلم لیگ (ن) اسلام آباد

☆ آج کے مسلمان نوجوان مفتی سرفراز نعیمی شہید کے حالات زندگی کے واقعات سے اپنی زندگیوں کا سنہری مستقبل تلاش کر سکتے ہیں۔

شیخ روحیل اصغر، ایم این اے و مرکزی رہنما مسلم لیگ ن، لاہور

☆ مقصد سے لگن اور سچ کی تلاش میں ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو پھولوں کا بستر نہیں بلکہ کانٹوں کی سیج میسر آئی اور انہوں نے کانٹوں کی اس سیج کو بھی گلے سے لگا لیا کیونکہ حق کے راستہ کی برتر منزل یہی ہے۔

میاں مرغوب احمد، ایم این اے و صدر مسلم لیگ ن ضلع لاہور

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید کے خلوص، جذبہ حب الوطنی اور دیانت کے معترف ان کے مخالف بھی ہیں۔ اللہ غریق رحمت کرے۔

مخدوم محمد جاوید ہاشمی، ایم این اے و مرکزی رہنما پاکستان مسلم لیگ (ن)

☆ دین کی تبلیغ اور امت مسلمہ کی فلاح و بہبود کے لیے بر سرِ منبر آنے والے مفتی سرفراز نعیمی شہید ایک مردِ آہن تھے۔ وہ دنیاوی جاہ و حشم سے قطعی بے نیاز تھے۔

پیرزادہ سیّد عمران شاہ ولی، ایم این اے و مرکزی رہنما پاکستان مسلم لیگ ن، ساہیوال

☆ پیکر خلوص و محبت مفتی سرفراز نعیمی کی شہادت پر صرف میں ہی نہیں بلکہ پورا

Marfat.com

عالم اسلام اشکبار ہے۔ تبلیغ اسلام پر اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ قربان کر دینے والی شخصیت نے کروڑوں اہل علم بالواسطہ طور پر پیدا کئے، جن کی زبان سے مفتی سرفراز نعیمی کا پیغامِ امن دنیا کے ہر گوشے میں پوری آب وتاب کے ساتھ پہنچ رہا ہے۔

محمد طارق چودھری، چیئرمین چودھری محمد حسین شہید آئی ہسپتال، چٹی کوٹھی شیخوپورہ

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید جید عالم دین تھے۔ مذہب کے حوالہ سے ان کی خدمات صدیوں تک یاد رکھی جائیں گی۔ ان کو ہر فرقہ کا بندہ سلام کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

چودھری محمد اشرف عزیز گوجر، ڈی جی پاور، حکومت بلوچستان

☆ خدمت دین وملت کے حوالہ سے مفتی سرفراز نعیمی شہید کی خدمات تا دیر یاد رکھی جائیں گی۔

چودھری مطلوب وڑائچ (دانشور، ادیب) مرکزی رہنما پاکستان پیپلز پارٹی

☆

زندگی کا آپؒ کی بس ایک ہی مقصد رہا
حفظ ناموسِ رسالت شرح تعظیم نبی ﷺ

چودھری محمد اصغر گجر، صدر پی پی لاہور

☆ موجودہ دور میں جبکہ تعلیم دینا ایک صنعت اور کاروبار سمجھ لیا گیا ہے۔ فرزندانِ توحید کو مفت تعلیم دینا اور اعلیٰ ڈگریاں دے کر روزی کمانے کے قابل بنانا اور انسانیت کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کا نصب العین بہت عظیم نصب العین ہے۔ اس عظیم نصب العین کے باوصف مفتی سرفراز نعیمی شہید ایک عظیم استاذ اور قابل فخر عالمِ اسلام ہیں۔

چودھری جعفر اقبال گجر، مرکزی رہنما پاکستان مسلم لیگ ن

Marfat.com

☆ منبع علم وحکمت شیخ الحدیث علامہ محمد سرفراز نعیمی شہید کی شہادت پر ہر دل غمگین اور ہر آنکھ پرنم ہے۔ سرزمین پاکستان ہی نہیں پوری دنیا میں اس عظیم شخص کو خراجِ تحسین پیش کیا جارہا ہے۔

ملک رب نواز گجر، جنرل سیکرٹری مسلم لیگ ن، ضلع ہری پور

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید کی یاد میں تعزیت کرنے اور آنسو بہانے سے ان کا مشن مکمل نہیں ہوگا بلکہ انہیں خراجِ تحسین پیش کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنے اپنے حلقۂ اثر میں دہشت گردوں پر نظر رکھیں اور ہر قسم کی دہشت گردی کا محاسبہ کریں۔

میر محبت خان مری، سینیٹر، مرکزی رہنما پاکستان مسلم لیگ بلوچستان

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید جیسے بالغ نظر، مخلص، ان تھک اور محنتی علماء مدتوں کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ وہ علم پھیلانے کو اپنا فرض منصبی تصور کرتے تھے۔

کلثوم پروین، سینیٹر، مرکزی رہنما پاکستان مسلم لیگ بلوچستان

☆ نبی پاک ﷺ کے فرمان کے مطابق ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید گود سے گور تک علم کے طالب رہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

ممنون حسین، سابق گورنر سندھ

☆ علم وفضل لے کر آنے والے علامہ سرفراز نعیمی نے دنیا بھر کو علم کی روشنی سے سرفراز کیا اور جاتی دفعہ ہر آنکھ کو اپنی یاد میں تر کر کے چلا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید عظیم مردِ قلندر تھے۔

سینیٹر ایس ایم ظفر، مرکزی رہنما پاکستان مسلم لیگ

☆ جبر واستبداد اور ظلم وتعدی کے خلاف مفتی سرفراز نعیمی ایک توانا آواز اور مستانہ للکار بلند کرتے رہے۔ اسی حق گوئی کے "جرم" میں انہیں شہید کر دیا گیا۔

سردار حیدر زمان خان، سربراہ تحریک صوبہ ہزارہ

Marfat.com

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید حق گوئی و بے باکی کا پیکر تھے۔

زاہد چودھری، صدر جمہوری وطن پارٹی لاہور

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید سرمایۂ امت مرحوم تھے۔

سیّد ماجد یزدانی، (ممتاز شاعر، ادیب) پنجاب ٹی وی لاہور

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید صداقت وشجاعت کے پیکر تھے۔

ڈاکٹر سعید الٰہی (M.P.A) چیئرمین ٹاسک فورس وزیراعلیٰ پنجاب

☆ علم وعرفان کا محور اور رشد وہدایت کا منبع تھے۔

مشتاق احمد غنی، جنرل سیکرٹری مسلم لیگ (ق)

مرکزی کوآرڈینیٹر تحریک صوبہ ہزارہ، سابق ایم پی اے ایبٹ آباد

☆ اولیاء اللہ کے مزارات اور بزرگانِ دین پر ناپاک حملے کرنے والا قاتل گروہ ایک دن ضرور اپنے برے انجام کو پہنچے گا۔

مخدوم فیصل صالح حیات، ایم این اے، سابق وفاقی وزیر امور کشمیر وشمالی علاقہ جات

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید الا انّ اولیاء اللہ لا خوف علیهم ولا هم یحزنون کی عملی تصویر تھے۔

میاں شمیم حیدر، سابق وفاقی وزیر ریلوے، پاکستان

☆ انتہائی خندہ پیشانی سے تنقید برداشت کرنا اور ایک دلآویز مسکراہٹ کے ساتھ اختلاف رائے کا اظہار کرنا مفتی سرفراز نعیمی شہید کا وطیرہ تھا۔

محمد اعجاز الحق، سابق وفاقی وزیر مذہبی امور، پاکستان

☆ عشق مصطفٰے ﷺ کی شمع مفتی سرفراز نعیمی شہید کے دل میں روشن تھی۔

مخدوم امین فہیم، وفاقی وزیر تجارت، حکومت پاکستان

☆ مسلکی اختلافات کے باوجود وہ ہر مسلک کے حقوق کے پاسدار تھے۔

حاجی امداد حسین، سابق صدر مسلم لیگ، لاہور

Marfat.com

☆ درویش منش مفتی سرفراز نعیمی شہید کی علمی، قومی، فکری، اسلامی اور سماجی خدمات ایک عرصہ تک یاد رکھی جائیں گی۔

چودھری شجاعت حسین، سابق وزیر اعظم پاکستان

☆ آج کا دن عالم اسلام کے لیے نہایت ہی افسوسناک اور پریشان کن ہے کہ حضرت مفتی سرفراز نعیمی جیسے درویش صفت قائد واصل حق ہو گئے۔

سردار اظہار الحق، ناظم یونین کونسل شیرو کے خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ

☆ علامہ سرفراز نعیمی اس شخصیت کا نام ہے جو صرف حق پر ہی لوگوں سے دوستی اور دشمنی کا قائل تھا۔

چودھری پرویز الٰہی، سابق وزیر اعلیٰ پنجاب

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید بلاشبہ ایک درویش صفت عالم دین تھے۔

رائے حسن نواز، سابق ناظم ڈسٹرکٹ ساہیوال

☆ اپنی زندگی احکام نبوی کے مطابق بسر کرنے والے مفتی سرفراز نعیمی شہید جرأت و بہادری، عظمت و رفعت اور شجاعت و استقامت کا کامل نمونہ تھے۔

ڈاکٹر نعمت علی جاوید، سابق ڈسٹرکٹ ناظم نارووال

☆ قومی و مذہبی زندگی میں مفتی سرفراز نعیمی کا روشن و درخشاں اور نیر و تاباں کردار تا ابد یاد رہے گا۔

حاجی قیصر امین بٹ، سابق مشیر وزیر اعلیٰ پنجاب

☆ علامہ سرفراز نعیمی کے لیے صرف یہی شعر کہوں گا کہ

گاؤں جن کی چھاؤں میں پلتے رہے
وہ شجر خود دھوپ میں جلتے رہے

سردار محبوب حسین ڈوگر، سابق مشیر وزیر اعلیٰ پنجاب، رئیس گکڑ گل پنجاب

Marfat.com

☆ مفتی سرفراز نعیمی نے تا حیات کسی حکومت میں کوئی عہدہ قبول نہ کیا حالانکہ انہیں اکثر حکومتوں نے وزارت اور عہدوں کی پیشکشیں بھی کیں لیکن انہوں نے معذرت کر لی کیونکہ ان کی عوام کے سروں پر نہیں دلوں پر حکومت تھی۔

ملک محمد افضل کھوکھر، ایم این اے، مشیر وزیراعلیٰ پنجاب

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید ایک متقی، پرہیز گار اور انسان دوست شخصیت تھے۔ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین)

ملک محمد منیر۔ سابق ایم پی اے وسابق تحصیل ناظم صفدر آباد

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید ایک فرشتہ صفت انسان تھے۔

رانا عباس علی خان۔ سابق ناظم شرقپور شریف

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید ایک سچے عاشق رسول اور توحید پرست تھے۔

راؤ جہانزیب قوی خان۔ ایم پی اے قوی آباد، شرقپور شریف

☆ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد حسین نعیمی کے قابل فخر فرزند مفتی سرفراز نعیمی شہید نے تا حیات اپنے عظیم والد کے عظیم مشن کی تبلیغ کی اور اسی تبلیغ میں ہی اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

نرگس فیض ملک، ایم پی اے پی پی پی، راولپنڈی

☆ جہاد کا حکم ان لوگوں کے خلاف ہے جو حق بات ماننے سے انکار کریں۔ حق کی پاسداری کرنے والوں کو بزدلانہ طریقے سے قتل کرنا کافروں کا وطیرہ ہے۔

چودھری سلیم الٰہی گجر، صوبائی رہنما پاکستان مسلم لیگ (ن) سندھ

☆ جس ملک میں ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ جیسے لوگوں کو بے قصور قتل کر دیا جائے اس قوم کی بدنصیبی کا کیا عالم ہوگا۔

ڈاکٹر ملک مختار بھرتھ، ایم پی اے پاکستان مسلم لیگ سرگودھا

Marfat.com

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ کی شہادت دراصل ان قوتوں کے لیے بہت بڑا نقصان ہے۔ جو دہشت گردی کے خلاف کام کررہی تھیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک مضبوط اور مئوثر فورم پر دہشت گردی کو خلاف اسلام قرار دیا تھا۔ جس پر امن دشمن قوتوں نے انہیں خودکش حملے میں شہید کردیا۔

مہر رب نواز لک، ایم پی اے مسلم لیگ (ن) سرگودھا

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ دینی و دنیاوی دونوں لحاظ سے اچھی شخصیت کے حامل تھے۔ پاکستان کی تاریخ میں اس طرح کے پرامن اور شفیق انسان بہت کم گزرے ہیں۔ ان کی شہادت سے تمام مکاتب فکر کے لوگوں کا بڑا نقصان ہوا ہے۔ انہیں جتنا بھی خراج عقیدت پیش کیا جائے کم ہے۔

چوہدری سرفراز افضل، ایم پی اے مسلم لیگ (ن) چکلالہ سکیم راولپنڈی

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ سادگی، خلوص اور وفا کا پیکر تھے۔ ان کی یادیں صدیوں پر محیط رہیں گی۔

چوہدری ذوالفقار علی بھنڈر، ایم پی اے پی پی پی۔ گوجرانوالہ

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ سے میری بڑی محبت تھی۔ مجھ سے بڑی شفقت کرتے اور اکثر معاملات میں میری رہنمائی کرتے تھے۔ ملک کا سرمایہ تھے۔ جن لوگوں نے ہم سے انہیں چھینا ہے۔ انہیں اس ظلم کی سزا بالضرور ملے گی۔ نعیمی شہیدؒ کے خیالات پاکستان اور اسلام کے لیے تھے ہم انشاء اللہ ان خیالات کی روشنی میں آنے والی نسلوں کا مستقبل سنواریں گے۔

چوہدری اللہ رکھا، ایم پی اے مسلم لیگ (ن) لاہور

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ کی یاد برسوں زندہ رہے گی ان کو خراج عقیدت پیش کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی میں ان کے افکار نافذ کریں۔

راجہ فیاض سرور، ایم پی اے مسلم لیگ (ن) مری راولپنڈی

Marfat.com

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ ایک مثبت سوچ رکھنے والی شخصیت تھے۔ اُنہوں نے تاحیات مثبت طرز فکر اپنایا اور ہمیشہ تخریب کی بجائے تعمیر کی راہ اختیار کی

کامران مائیکل، صوبائی وزیر انسانی حقوق پنجاب

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ جیسے حق گو عالم اسلام کا قتل عالمی سازش کا نتیجہ ہے اس سازش کا مقابلہ متحد ہو کر کریں گے۔ اور اس قتل کا خمیازہ قاتلوں کو بھگتنا پڑے گا۔

حاجی محمد نعیم صفدر انصاری، ایم پی اے مسلم لیگ (ن) قصور

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ کا قتل امت مسلمہ کے لیے باعث رنج والم ہے۔ پوری قوم اُن کے غم کو دل کی گہرائیوں سے محسوس کر رہی ہے۔

حاجی غلام نبی، ایم پی اے مسلم لیگ (ن) شیخوپورہ

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہید عظیم علمی و دینی شخصیت تھے ملک وقوم کے ساتھ محبت اور مذہبی رواداری کے حوالہ سے وہ ایک بے مثال قائد تھے۔ اسی رواداری اور حق شناسی کی وجہ سے انہیں شہادت نصیب ہوئی لیکن ان کو قتل کرنے والے اس جرم کے بعد اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے کے قابل نہیں رہے۔ اللہ تعالیٰ مفتی شہیدؒ کے درجات بلند فرمائے۔

ملک عمر فاروق، مسز عمر فاروق، ایم پی اے مسلم لیگ (ن) ٹیکسلا راولپنڈی

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ جیسے عالم دین آج کل نہیں پیدا ہوتے۔ وہ ملک و قوم کے لیے بہت بڑا سرمایہ تھے۔ اللہ پاک رحمت کرے

خرم نواب، ایم پی اے پاکستان مسلم لیگ چکوال

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ بہت اچھے عالم دین تھے۔ ان کے پوری دنیا میں معتقدین ہیں۔ ہمارے علاقہ میں بھی لوگوں کی اکثریت ان سے عقیدت رکھتی ہے۔ ان کے متعلق کسی کو کوئی شکوہ شکایت نہ تھا اور اب تو وہ شہادت کے درجہ پر فائز ہو چکے ہیں۔

Marfat.com

القصہ اگر اُمت مسلمہ کے سب علماء ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ جیسے ہوں تو اُمت اتنی تقسیم نہ ہو جتنی آج ہے۔

ملک محمد ظہور انور، ایم پی اے پاکستان مسلم لیگ کوٹ قاضی چکوال

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ کو سچ بولنے پر شہید کیا گیا۔ پاکستان میں ایک شخص سچ بول رہا تھا۔ لوگوں کو بتا رہا تھا کہ اسلام کیا چیز ہے۔ اسلام کی اصل روح کیا ہے اس نے اسلام کے نام پر قتل و غارت کرنے والوں کو بھی اسلام کی تعلیمات سمجھانے کی کوشش کی۔ انہیں اس مخلصانہ کوشش پر انہیں دھمکیاں بھی دی گئیں لیکن وہ ان دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوئے۔ جن پر انہیں شہید کیا گیا۔ اختیار حاصل ہونے کے باوجود انتقام نہ لینا ہی مسلمانی ہے۔ اس حوالہ سے ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ ایک سچے مسلمان تھے موت سے نہیں ڈرتے تھے اُنہوں نے ایک حقیقی عالم دین ہونے کا کردار ادا کیا۔

کرن ڈار، ایم پی اے مسلم لیگ (ن) لاہور

☆ شہید زندہ ہوتے ہیں ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ کی سادگی صرف ہمارے لیے ہی نہیں آنے والی نسلوں کے لیے بھی نمونۂ عمل ہے۔ ان کے متعلق اچھی اچھی کتابیں شائع ہونی چاہئیں۔

چودھری نصیر احمد بھٹہ، ایم این اے مسلم لیگ (ن)، لاہور

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ ایک سچے اور محبّ الوطن پاکستانی تھے۔ عظیم مذہبی لیڈر اور بہادر سیاستدان تھے۔ تاریخ میں ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ ملکی سیاست اور دہشت گردی کے حوالہ سے ان کا ثابت قدم رہنما ثابت کرتا ہے کہ وہ حق کی خاطر شہادت قبول کرنے وایل عظیم لوگوں میں سے تھے۔ اللہ پاک ان کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

چوہدری رضا نصر اللہ گھمن، ایم پی اے مسلم لیگ (ن) فیصل آباد

Marfat.com

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ منفرد شخصیت کے مالک تھے۔ اسلام پر ان کی گہری نظر تھی۔ آپ ان علماء میں سے تھے جنہوں لوگوں کے دل و دماغ میں اسلام کا صحیح تصور اجاگر کیا۔ اپنی شہادت سے قبل انہوں نے اسلام کے نام پر قتل و غارت گری پر تنقید کی۔ ان کے جانے سے ملت اسلامیہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔

ایاز میر۔ ایم این اے پاکستان مسلم لیگ (ن) این اے 60 چکوال

☆ اس وقت عالم اسلام اور پاکستان جن مسائل سے دوچار ہے ان میں دہشت گردی خاص طور پر ایک گھمبیر مسئلہ ہے۔ اس مسئلے کا واحد حل مسلمانان عالم اور اسلامیان پاکستان کا اتحاد یک جہتی ہے۔ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ نے اسی گروہ بندی کے خاتمہ اور اتحاد کے قیام کے لیے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی دین کی خدمت کے لیے ان کی کوششیں تادیر یاد رکھی جائیں گی۔ ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے لوگ ان کو آج خراج تحسین پیش کر رہے ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کتنے عظیم قائد اسلام تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

ڈاکٹر طارق فضل چوہدری، ایم پی اے پاکستان مسلم لیگ (ن) اسلام آباد

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ تمام مکاتب فکر میں ہردلعزیز شخصیت تھے اُنہوں نے اتحاد اُمت کے لیے گراں قدر خدمات انجام دیں وہ تمام مکاتب فکر میں یکساں مقبول تھے۔ جامعہ نعیمیہ ہو یا کسی اور مکتبہ فکر کا دارالعلوم وہ ہر جگہ تشریف لے جاتے اور دوسروں ک بھی بلا امتیاز اپنے ہاں مدعو کرتے ان کی علمی خدمات نکتۂ کمال پر تھیں۔ اُنہوں نے تقریباً 25 سال اسلام کی بے مثال خدمت کی اور اپنے پیچھے ہزاروں شاگردوں کی ایک جمعیت چھوڑی۔ اللہ ان کو کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے۔ (آمین)

رشید احمد رضوی، صوبائی سیکرٹری اطلاعات پنجاب
جمعیت علمائے پاکستان (مولانا نورانی گروپ)

Marfat.com

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ جیسے عظیم عالم اسلام کی قربانی کے بعد حکومت کو ایسی شخصیات کے تحفظ کے لیے جامع حکمت عملی اپنانی چاہیے۔

حافظ حسین احمد، رہنما جمعیت علمائے اسلام

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ ایک فرد نہیں بلکہ ایک مشن کی حیثیت رکھتے تھے ان کے مشن کو جاری رکھنے کی اشد ضرورت ہے اب وقت آ گیا ہے کہ اسلام کے نام نظریۂ اسلام اور مسلمانوں کے خون سے گھناؤنا کھیل کھیلنے والوں کے خلاف تمام پاکستانی قوم متحد ہو جائے

صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم رضوی (ایم۔این۔اے)، صدر جمعیت علماء پاکستان

☆ خدمت دین اور اُصول دین کی خاطر احاطۂ مسجد میں شہادت کے مرتبہ سے سرفراز ہونا دارین کی سرفرازی ہے۔

کرنل شیر احمد اعوان، MPA پی پی راولپنڈی

☆ جب تک اسلام دشمنوں کا مکمل خاتمہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ کا مشن جاری رہے گا۔ ہمیں اپنی صفوں میں اتحاد قائم کرنا چاہیے۔ اہل سنت کا اتحاد ضروری ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ کی ذات لائق صد تحسین ہے کہ اُنہوں نے حق کی خاطر جان دے دی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون

حاجی محمد حنیف طیب، سابق وفاقی وزیر (کراچی)

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ نے ملک اور قوم کے لیے قربانی دی ان کا مشن دہشت گردی کا خاتمہ تھا۔ ان کی قربانی ضرور رنگ لائے گی اور دہشت گردی کا خاتمہ ہو کر رہے گا۔

ایاز صادق، رکن قومی اسمبلی مسلم لیگ (ن) لاہور

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ نے ازلی روگ صداقتوں کے امین اور بے لاگ

Marfat.com

تبصروں کے نقیب تھے۔ ان کی محفل میں بیٹھنے والا ہر آدمی ان کی رائے کو ہی اولیت دینے پر اصولی طور پر تیار ہوتا تھا۔

میاں محمد ایوب، مشیر وزیر اعظم پاکستان، صدر P.Y.O پنجاب

☆ میں نے انہیں کبھی خشمگیں ہوتے نہیں دیکھا جب بھی بات کی ہمیشہ دھیمے لہجے میں ہنس کر بات کرتے گویا قولوا قولاً سدیداً کی عملی تفسیر تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

راجہ شوکت رضا بھٹی، پاکستان مسلم لیگ (ن) راولپنڈی

☆ پاکستان میں اسلامی تعلیم و تبلیغ کے حوالہ سے نعیمی خاندان کی خدمات روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ مرحوم و مغفور مفتی محمد حسین نعیمی نے نہ صرف جامعہ نعیمیہ کی صورت میں ایک وسیع و عریض اور مرکزی حیثیت کا حامل جامعہ قائم کیا بلکہ اسے مرکزی حیثیت دینے کے لیے انتہائی محنت، خلوص اور دیانتداری سے دینی خدمات سرانجام دیں۔ ان کی رحلت کے بعد ان کے سپوت ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ نے ان کے مشن کو جاری و ساری رکھا اور وہ بھی اس منصب کی خاطر بھوک جبر اور مصائب سے لڑتے رہے۔ اُنہوں نے ہمیشہ حق بات کی۔ طالبان کے حوالہ سے ان کا مؤقف بڑا جاندار اور مبنی بر اسلام تھا۔ مگر اس مؤقف کی پاداش میں ظالم خودکش حملہ آوروں نے ان کی جان لے لی۔ اس طرح ملک بچانے کی خاطر مفتی سرفراز نعیمی جیسے قابل فخر عالم مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔ حکومت پاکستان سوات اور دیگر علاقوں میں آپریشن جاری رکھے گی اور یہ آپریشن مجرموں کے خاتمہ تک جاری رہے گا۔ مفتی سرفراز نعیمی کا خون ضرور رنگ لائے گا۔

علامہ صاحبزادہ پیر سید حامد سعید شاہ کاظمی

وفاقی وزیر برائے مذہبی امور حکومت پاکستان

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ کی شہادت پر یہی کہوں گا۔ شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے۔

بیرسٹر رضا خان دریشک، سابق ضلع ناظم راجن پور

Marfat.com

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ ایک مقبول بارگاہ شخصیت تھے۔

آصف ہاشمی، چیئرمین متروکہ املاک بورڈ (وقف) حکومت پاکستان

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ بہت بڑے عالم اور مفکر اسلام تھے۔ دین کے حوالہ سے ان کی خدمات موجودہ صدی کی لازوال خدمات ہیں۔ فرقہ واریت کے خاتمہ اور اسلام کے نام پر قتل و غارت کے خلاف ان کی آواز حق و صداقت کی آواز تھی۔

ملک ابرار احمد، ایم این اے راولپنڈی

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ جید عالم دین تھے ان کی شہادت سے عالم اسلام ایک قابل فخر قائد سے محروم ہو گیا ہے۔

عمر سہیل ضیاء بٹ، ایم این اے پاکستان مسلم لیگ (ن)

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے

ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی شہید عظیم عالم دین تھے جو حق بات کہنے میں بالکل تامل نہیں کرتے تھے۔ ایک محب وطن عالم دین تھے جو پاکستان کی بقا اور عزت کے لیے اپنا سب کچھ نچھاور کرنے کے لیے تیار رہتے تھے۔ وہ تحفظ ناموس رسالت محاذ کے رُوح رواں تھے جو قریباً 20 سنی پارٹیوں کے گروپ پر مشتمل تھا۔ ڈاکٹر صاحب پاکستان میں بیرونی عناصر کی مداخلت کے سخت مخالف تھے اور بارہا مختلف پلیٹ فارمز سے ان کو بے نقاب بھی کرتے رہتے تھے۔ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی شہیدؒ بلاشبہ ملک وملت کا قیمتی اثاثہ تھے جن سے پوری قوم محروم ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے (آمین)

ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی شہیدؒ کے نام

عالم تھا بے مثال شریعت کی جان تھا
ذرہ تھا ایسا جس میں نہاں آسمان تھا

Marfat.com

کردار کا تھا "شاہ" بلا کا خطیب بھی
ذہنوں کا تھا مسیحا، دلوں کا طبیب بھی
شعلہ بیاں تھا ایسا کہ جس کی نہیں مثال
اس کے خطاب میں تھا اثر کا بہت کمال
تھا نام سرفراز، عمل بھی تھا شاہکار
واللہ اس کے چاہنے والے تھے بے شمار
افسوس اس کا ہے کہ وہ ہم سے بچھڑ گیا!
یہ "لشکر" نوش جامِ شہادت وہ کر گیا
خلدِ بریں میں اس نے ٹھکانہ بنا لیا
اللہ سے کیا اچھا صلہ اس نے پا لیا
اُسکومٹانے والے نہ اُس کو مٹا سکے
خود گر گئے نظر سے ، نہ اُس کو گرا سکے
اس نے لہو سے اپنے جو روشن کیا چراغ
وہ راہِ حق سے دھوئے گا سب تیرگی کے داغ
کتنے ہی سرفراز نعیمی بنائے گا
یہ لاکھوں حق کے مہر منور دکھائے گا
چمکے گا بن کے چاند رخِ آسمان پر
پھیلے گا بن کے چاندنی سارے جہان پر
نقشِ قدم پہ اُس کے چلیں گے ہزارہا
کر دے گا راہِ حق میں اُجالوں کی انتہا

Marfat.com

ڈوبا ہے ایک تارا تو اُبھریں گے بے شمار
اس کے لہوں سے دیکھنا نکھریں گے لالہ زار

باطل کے جگنوؤں سے کہاں ماہِ حق مٹے!
سچائی کی چٹان کہاں آندھی سے ہلے

شیوہ رہے گا جاری وساری شہید کا
روشن رہے گا چاند ہمیشہ وہ عید کا

کاشف حسین گوہر
نائب صدر سٹی مسلم یوتھ آرگنائزیشن (ن) لاہور
مینجنگ ڈائریکٹر ہمدرد کتب خانہ اُردو بازار لاہور

Marfat.com

ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی علیہ الرحمۃ کی حیات و خدمات اور شہادت کے حوالہ سے نامور مذہبی شخصیات کے

تأثرات

☆ اپنے والد مفتی محمد سرفراز نعیمی کی شہادت کے بعد ان کے صاحبزادہ علامہ راغب حسین نعیمی نے اپنی دستار بندی کے موقع پر اپنے والد محترم کے بارے میں فرمایا:

جس طرح میرے والد گرامی علیہ الرحمۃ نے اپنے والد کے مشن کو عام کیا تھا۔ ان شاء اللہ جامعہ نعیمیہ کی پالیسی وہی رہے گی جو ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی تھی۔ میرے والدِ گرامی نے اسلام اور ملک کے لیے قربانی دی ہے، اس لیے ہمیں حکومت سے کوئی امداد نہیں چاہیے۔ میرے والد محترم نے بھی کبھی حکومتوں سے کوئی تعاون قبول نہیں کیا۔ طالبان سے میرے والد کی جنگ کوئی ذاتی جنگ نہیں تھی وہ ملک کی بہتری کی بات کرتے تھے اور میں بھی کرتا رہوں گا۔ اس "جرم" کی سزا کے لیے ایک مفتی سرفراز نعیمی ہی نہیں بلکہ پوری عوامِ اہلسنت قربانی دینے کے لیے تیار ہے۔

سکولوں، ہسپتالوں، مزارات کو تباہ کرنے والے عفت مآب بیٹیوں سے زبردستی نکاح کرنے والے مسلمان نہیں ہو سکتے۔ ہم نے فوج کا ساتھ دیا ہے امریکہ کا ساتھ نہیں دیا اور نہ ہی دیں گے۔ علماء و مشائخ، صحافی، تاجر اور ہر طبقہ کے لوگ ملک کو بچانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔

علامہ راغب حسین نعیمی

Marfat.com

☆ ایک دفعہ ہارون الرشید اور ملکہ زبیدہ کے مابین تلخ کلامی ہوگئی۔سلطان نے طیش میں آ کر کہہ دیا کہ اگر ہارون الرشید جنتی نہیں ہے تو تمہیں طلاق ہے۔

ملکہ نے ہارون الرشید سے پردہ کر لیا اور اس کے بعد اسے اپنا چہرہ تک نہ دکھایا۔اس نے باور کر لیا کہ مجھے طلاق ہو گئی ہے، لہٰذا پردہ ضروری ہے۔ہارون الرشید نے فقہاء کو جمع کر لیا اور ان کے سامنے یہ مسئلہ رکھا۔فقہاء کا آپس میں اختلاف ہو گیا اور کوئی عالم بھی تسلی بخش جواب نہ دے سکا۔کیونکہ یہ تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کون جنتی ہے اور کون دوزخی؟ ہارون الرشید نے مختلف شہروں کے علماء وفقہاء کو جمع کیا اور ان کے سامنے یہ مسئلہ پیش کیا۔ان کی آراء بھی مختلف تھی۔وہ بھی ایسا متفق علیہ جواب پیش نہ کر سکے جس پر کوئی بے ساختہ داد دیتا۔البتہ ان میں سے ایک بزرگ خاموش تھے۔انہوں نے گفتگو میں بالکل حصہ نہ لیا۔وہ مجلس کے آخر میں اپنی نشست پر سر جھکائے بیٹھے خاموشی سے سن رہے تھے۔وہ اپنے زمانے کے یکتا مجتہد اور امام لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ہارون الرشید نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا۔حضرت آپ بھی کچھ فرمائیں۔

انہوں نے فرمایا: میں امیر المؤمنین سے تنہائی میں بات کروں گا۔ہارون الرشید نے علماء کو انعام واکرام سے نواز کر رخصت کر دیا۔پھر امام لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پاس بلا کر کہا۔

استاذ! فرمایئے۔آپ کیا فرماتے ہیں۔

ہارون الرشید کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ ان سے کوئی ایسا فتویٰ مل جائے گا جو اس کی الجھن اور پریشانی کو دور کر دے گا۔

لیثؒ نے کہا: مجھے جان کی امان ہے؟

ہارون الرشید نے کہا: جی ہاں۔

Marfat.com

حضرت لیثؒ نے کہا: قرآن پاک لایا جائے۔ قرآن پاک لایا گیا۔ کہنے لگے: امیر المومنین! سورۃ الرحمٰن پڑھیے۔

ہارون الرشید نے سورۃ الرحمٰن پڑھی۔ جب اس آیت پر پہنچا:

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ○

ترجمہ: اور اس شخص کے لیے دو جنتیں ہیں، جو اپنے ربّ کی بارگاہ میں کھڑا ہونے سے ڈرا۔

امام لیثؒ نے فرمایا: امیر المؤمنین! ٹھہر جائیں۔ آپ کہیں۔ اللہ کی قسم! ہارون الرشید یکدم برہم ہوگیا۔ اسے قسم اٹھانے کا مطالبہ بہت گراں گزرا۔

امام لیثؒ نے کہا:

امیر المؤمنین! آپ جان کی امان دے چکے ہیں اور شرط کا پورا کرنا لازم ہے۔

ہارون الرشید نے کہا: اللہ کی قسم! میں اپنے ربّ کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے ڈرتا ہوں ۔۔۔ جب ہارون الرشید نے یہ کلمات کہے تو امام لیثؒ نے فرطِ مسرت سے یہ اعلان کیا: امیر المؤمنین آپ کے لیے ایک جنت نہیں دو جنتیں ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اور اس شخص کے لیے دو جنتیں ہیں جو اپنے ربّ کی بارگاہ میں کھڑا ہونے سے ڈرا۔"

ہارون الرشید خوش ہو گیا اور اس کی پریشانی دور ہوگئی۔ امام لیثؒ کی ذکاوت نے اسے حیران کر دیا۔ پردوں کے پیچھے سے تالی کی آواز بلند ہوئی۔ ہارون الرشید نے امام کو کہا:

آپ نے شاندار فتویٰ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے بہترین جزاء عطا فرمائے۔ انہیں انعامات اور طرح طرح کے کپڑوں سے مالا مال کر دیا۔ مصر کا

Marfat.com

علاقہ جیزہ انہیں الاٹ کر دیا اور حکم جاری کر دیا کہ وہاں شرعی رہنمائی کا حق ان ہی کا ہوگا۔ ہارون الرشید کو سب سے زیادہ اس بات نے متاثر کیا کہ امام لیثؒ نے کس لطافت سے حکم کا استنباط کیا۔

پھر ان کے اس انداز سے بھی شادمان ہوا کہ علماء کے سامنے خلیفہ سے قسم کا مطالبہ نہیں کیا۔ علاوہ ازیں امام لیث محض ہارون الرشید کو بہلانے کے لیے فتویٰ نہیں دینا چاہتے تھے بلکہ ایسا فتویٰ دینا چاہتے تھے جس سے نہ صرف خلیفہ مطمئن ہو بلکہ وہ خود بھی شرعی حوالوں سے اطمینان کر لیں کہ آیا خلیفہ بارگاہِ خدا میں پیش ہونے سے قبل توقف کرتا ہے یا نہیں۔

حضرت ابو الحارث لیث بن سعد عبدالرحمٰن الفہمی فقہ اور حدیث میں اہل مصر کے امام تھے۔ اصلاً خراسان کے تھے۔ قلقشند میں پیدا ہوئے۔ قاہرہ میں وفات پائی۔ بڑے سخی اور کریم تھے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں امام لیثؒ، امام مالکؒ سے زیادہ فقیہ تھے۔ 94ہجری میں ولادت 175ھ میں وفات پائی۔

یہ تھا تاریخِ اسلام کا پہلا زمانہ جب علماء وفقہاء حق بات کہتے ہوئے یہ تمیز نہ کرتے تھے کہ حاکم ہے یا محکوم۔ بلکہ حق اور سچ کو ہی نافذ العمل کرنے کی سعی کرتے تھے۔ انسانی فلاح اور شریعت کی اتباع ان کے پیش نظر ہوتی تھی۔

شہید اسلام مفتی سرفراز احمد نعیمی بھی اپنے والد محترم مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمۃ کی طرح شریعت وتبلیغ دین کے حوالہ سے عامۃ الناس کے حقیقی معاون، رہبر اور مخلص پیشوا تھے۔ عائلی اور سماجی حوالوں سے انہوں نے ہزاروں خاندانوں کو تباہی سے بچا کر شریعت کی راہ پر گامزن کیا۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو ان کا بدل عطا فرمائے۔ (آمین)

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف

Marfat.com

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید کا نام اور تبلیغ اسلام میں ان کا کام تاحشر زندہ رہے گا۔

سیّد ریاض حسین شاہ، مرکزی ناظم جماعت اہلسنّت پاکستان

☆ مجاہدِ اہلسنّت، پیکر عجز وانکسار، شہید پاکستان مفتی ابن مفتی حضرت علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز احمد نعیمی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کے بے شمار پہلو ہیں۔ ہر پہلو بہت جاندار اور نہایت ہی شاندار ہے۔ آپ علیہ الرحمۃ عالم باعمل، متقی و پرہیزگار، بہترین مفتی، مایہ ناز مدرّس، سب سے بڑھ کر آپ کے اندر دین و مسلک کا درد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ اسلامی حمیت کی علامت، جرأت، ہمت اور استقامت کے پہاڑ تھے۔

آپ انتہائی متحرک و محرک انسان تھے جو ہمہ وقت الرٹ رہے، آپ ہمیشہ بروقت اور درست اقدام کے عادی تھے۔ موجودہ پرفتن دور میں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر بدامنی اور انتشار پیدا کرنے والوں کی طرف سے دین حنیف، ملت اسلامیہ اور دینی مدارس کے خلاف کی جانے والی تمام ریشہ دوانیوں کا بھرپور دفاع فرمایا اور دہشت گرد، تخریب کار قوتوں کے سامنے مضبوط چٹان بن گئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اہل سنت و جماعت کو اس صدمۂ جانکاہ کو برداشت کرنے اور علامہ نعیمی علیہ الرحمۃ کا مشن جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

استاذ العلماء علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی

شیخ الحدیث و ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

☆ اہلسنّت کے مایہ ناز رہنما، نازشِ اہلسنّت، منبع علم و علم حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی حقیقی معنوں میں مسلک کا درد رکھنے والے تھے، ہر معاملے میں علماء کو ایک پلیٹ فارم میں لا کر معاملات مسلک کو سلجھانے کی سعی جمیلہ کرنے والے۔ پھر یہ نہیں کہ دوسروں کو آگے لا کر خود پہلو تہی کرنے والے ہوں بلکہ سب سنیوں کو دعوت دے کر خود پیش پیش رہتے۔ کسی جابر حکمران کی پرواہ کئے بغیر سینہ سپر رہنے والے بلکہ یوں کہیے کہ

Marfat.com

جابر حکمرانوں کے سامنے کلمۂ حق بلند کرنے والے مجاہد تھے۔

قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر کے دین مصطفیٰ ﷺ کے پرچم کو بلند کیا۔ حق پر رہے اور حق کہنے کے جرم پر دشمن کے انتقام کا نشانہ بنے۔ اور خطبہ جمعہ میں حق بیان کرنے کے بعد داعی حق کو لبیک کہا اور جام شہادت نوش فرما کر آنے والی نسلوں کے لیے نشان راہ بن گئے۔

شیخ الحدیث علامہ عبد التواب صدیقی، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

☆ شہید اہلسنّت، مجاہد ملت، اسیر تحفظ ناموسِ رسالت، حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی علیہ الرحمۃ نہایت سادہ، زیب و زینت سے کنارہ کش، درویش صفت اور علمی گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ کے مختلف پروگرامز میں جب کبھی انہیں مدعو کیا جاتا تو بغیر کسی پروٹوکول کے انتہائی سادگی کے ساتھ اکیلے ہی تشریف لے آیا کرتے۔ جب کبھی اسلام دشمن طاقتوں نے اسلام کے خلاف کوئی سازش کی یا ہمارے آقا و مولانا ﷺ کی شان میں زبان طعن دراز کی تو علامہ مرحوم نے ان فتنوں کا قلع قمع کرنے کے لیے بھرپور جدوجہد کی۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں پر آپ کو دیگر بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا تھا اور علماء کی صف میں منفرد علمی شخصیت بنایا تھا، وہاں پر عوام الناس میں بھی ہر دلعزیز اور مقبول شخصیت بنایا تھا۔ اسی لیے آج ان کی شہادت پر اگر علماء و مشائخ اور ان کے تلامذہ کو ذہنی اور قلبی صدمہ پہنچا ہے وہاں پر عوام الناس بھی سراپا احتجاج اور آبدیدہ نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علامہ مرحوم کی علمی، دینی، ملی خدمات کو قبول فرما کر ان کے لیے بلندئ درجات کا باعث بنائے۔

علامہ محمد طاہر تبسم القادری، ناظم اعلیٰ مجلس علماءِ نظامیہ پاکستان

Marfat.com

☆ استاذ العلماء حضرت ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کا جانکاہ حادثہ دنیائے اسلام کے لیے عظیم صدمہ و نقصان ہے۔ شہید نعیمی صاحب علیہ الرحمۃ عظیم استاذ اور منتظم تھے۔ والد محترم کے بعد جس حسن انتظام کے ساتھ جامعہ نعیمیہ کے تمام امور کو منظّم کیا ہے ان کے حسن تنظیم کا منہ بولتا ثبوت ہے اور اس کے ساتھ اہلسنّت، عوام اور پاکستان کے ساتھ محبت اور حقوق کے تحفظ کے لیے آپ نے ہر ممکن کوشش کی۔

اللہ شہید کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسبی، روحانی اولاد اور اہلسنّت کو ان کے مشن کو جاری و ساری رکھنے کی ہمت، قوت و جرأت عطا فرمائے۔ آمین

علامہ محمد نواز بشیر جلالی، ڈپٹی سیکرٹری جنرل مرکزی جماعت اہلسنّت پاکستان پنجاب

☆ پیکر عزیمت و استقامت، جہد مسلسل اور سعی پیہم کی تصویر و تعبیر، شہید اسلام، مجاہد ملت، حضرت علامہ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی نور اللہ مرقدہ کی شہادت عالمِ اسلام کے لیے ایک بہت بڑا سانحہ اور ناقابل تلافی نقصان ہے۔

وہ علم و عمل کے عظیم منصب پر فائز ہونے کے باوجود عجز و انکساری کے پیکر تھے۔ وہ مختصر جسامت مگر بلند تر علمی قامت کے مالک تھے۔ ان کی مدبرانہ، مبلغانہ، مدرّسانہ صلاحیتوں سے اہلسنّت نے فائدہ اٹھایا اور تاقیامت ان کے فیض سے مستفیض ہوتے رہیں گے۔

علامہ قاری احمد رضا سیالوی، نائب ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ لاہور

☆ شہید پاکستان حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ان نابغۂ روزگار اور تاریخ ساز شخصیات میں سے تھے جو صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں اور جب یہ ستودہ صفات لوگ انسانوں کی بستی میں آکر تعلیم و تدریس، وعظ و درس، فضل و کرامت اور علم و بصیرت کی روشنی پھیلا کر اس دنیا کو داغِ مفارقت دیتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے

Marfat.com

کہ زیستِ خداداد کی لہر تھم گئی اور دلوں کی حرارت منجمد ہو گئی ہے اور جذباتِ زیست اپنی تاب کھو چکے ہیں۔ بس اتنا ہی کہوں گا کہ

آسمان تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے

صاحبزادہ غلام مرتضیٰ ہزاروی، ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، شیخوپورہ

☆ استاذ العلماء علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ملتِ اسلامیہ کا عظیم سرمایہ تھے۔ انہوں نے احیائے دین، بیداریٔ امت، فروغ عشق رسول اور اتحادِ اہلسنّت وجماعت کے لیے جو قربانیاں دیں وہ ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ کوئی بھی انصاف پسند مؤرخ تاریخ لکھتے ہوئے اور غیر متعصب مقرر تقریر کرتے ہوئے ان کی دینی، ملی، مذہبی مسلکی خدماتِ جلیلہ کو نظر انداز نہیں کر سکے گا۔ تحفظ ناموسِ رسالت کی بات ہو یا تحفظ مدارسِ دینیہ کی۔ پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کا مرحلہ ہو یا جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کا، ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ہر میدان میں فرنٹ لائن پر رہے ہیں۔ انہوں نے ہر محاذ پر حقوقِ اہلسنّت و جماعت وتحفظ پاکستان کی جنگ بڑی جوانمردی سے لڑی ہے۔ وہ عالمِ اسلام کی عظیم دینی وفکری درسگاہ جامعہ نعیمیہ کے ناظمِ اعلیٰ ہونے کے ساتھ ساتھ چھ ہزار سنّی مدارس پر مشتمل ایک فعال تنظیم، تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان اور تحفظ ناموسِ رسالت محاذ (جو کہ اہلسنّت کی 22 جماعتوں کا مشترکہ محاذ ہے) کے بھی ناظمِ اعلیٰ تھے۔ اس کے علاوہ دیگر کئی مجلسوں، تنظیموں اور تحریکوں کے روح رواں تھے۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی بلاشبہ اہلسنّت کا چلتا پھرتا اشتہار تھے۔ ان کا وجود مسعود مسلک حق اہلسنّت وجماعت کے لیے طمانیت کا باعث تھا۔ 12 جون 2009ء بروز جمعہ کو ان کی اچانک شہادت ورحلت سے ایک ایسا خلاء پیدا ہو گیا ہے جو کبھی پر نہیں ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں درجات کی مزید بلندیاں عطا فرمائے۔

حافظ محمد کاشف جمیل، سیکرٹری اطلاعات ونشریات مجلس علماء نظامیہ پاکستان

Marfat.com

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ اچھے عالم تھے۔ان کا ادارہ اتحاد واتفاق کے حوالہ سے بے مثال تھا۔تعصب ونفرت سے کوسوں دور تھے۔

حافظ عطاء الرحمٰن عامر

مہتمم وبانی جامع تفہیم الاسلام احمد پورہ جی ٹی روڈ مرید کے

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ سچے عاشق رسول ﷺ تھے ان کی خدمات برسوں یاد رکھی جائیں گی۔ان کا خلاء شاید صدیوں بعد ہی پورا۔اللہ تعالیٰ ان کے درجہ بلند عطا فرمائے (آمین)

حافظ نصیر احمد نورانی، مہتمم المرکز الاسلامی والٹن روڈ لاہور کینٹ

☆ بھارت، اسرائیل اور امریکہ کے جاسوس طالبان ہیں یہ قوم پر حملہ آور ہو رہے ان سے پاکستان اور عوام کو بچانا ہر شہری کا فرض ہے۔

حاجی ذوالفقار عطاری، قاری غلام حسین نقشبندی

کاروان نعیمیہ جامعہ نعیمیہ علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

☆ اسلام دشمنوں سے اب ملک کو بچانا ہوگا۔

صاحبزادہ پیر نور الحق قادری، وفاقی وزیر عشر وزکوۃ

☆ دہشتگردی کے خلاف ہم سب کو متحد ہو کر جنگ لڑنا ہوگی

مولانا احمد علی قصوری، چیئرمین قرآن بورڈ پنجاب لاہور

☆ مفتی سرفراز نعیمی کی خدمات تازیست ذہن پر نقش رہیں گی۔

ممتاز گھمن (ممتاز نعت خواں) ڈسکہ

☆ ڈاکٹر علامہ محمد سرفراز نعیمی شہید ناموس رسالت ایک ہمہ جہت شخصیت تھے۔ آج خودساختہ شریعتوں کے داعیوں، ریالوں اور ڈالروں کے پجاریوں، یہودیوں اور عیسائیوں کے پروردوں نے ہم سے ایک عظیم روشن چراغ چھین لیا۔جس کی روشنی سے

Marfat.com

ایک عالم منور تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم شہید رحمۃ اللہ علیہ کے درجات کو بلند فرمائے۔ اور جن محاذوں پر وہ برق رفتاری سے کام کر رہے تھے ہم سب کو ان کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ابوالضیاء مفتی محمد رمضان سیالوی، خطیب جامع مسجد داتا دربار لاہور

☆ دین کی سربلندی، تحفظ ناموس رسالت، تعمیر و استحکام پاکستان کے مجاہد اوّل، مفتی ابن مفتی حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز احمد نعیمی الازہری رحمۃ اللہ علیہ ناظمِ اعلیٰ تنظیم المدارس، مہتمم جامعہ نعیمیہ لاہور۔ علم کا خزانہ، نہایت سادہ طبیعت، نرم خو، کم گو، عاجزی، انکساری، علم و عمل کا مجموعہ، شریعت و سنت کے پابند پیکرِ اخلاص تھے۔ ہر خاص و عام سے بے تکلف ملتے۔ ہر محفل کی زینت بنتے۔ بڑے بڑے مجمعوں میں اور علماء کی موجودگی میں اظہار مافی الضمیر کے لیے چند جملے بڑی بے تکلفی سے نہایت آسان اور واضح لفظوں میں ارشاد فرما کر اپنی مسند پر تشریف فرما ہو جاتے۔

آہ! سینکڑوں علماء مساجد، مدارس، مزارات کو بم و بارود سے اڑانے والے دین کے نام پر بے دینی، عدل کے نام پر دہشت گردی، جہاد کے نام پر دہشت گردی کے خلاف خودکش حملوں کی حرمت کا فتویٰ دینے کی پاداش میں ظلم کا نشانہ بنے۔

جنازہ میں شریک ہزاروں افراد میں سے ہر ایک کا دل غمگین، ہر آنکھ پرنم اور ہر زبان آپ کے علم و عمل، اخلاص و محبت کی گواہی دے رہی تھی۔ تحفظ پاکستان کی خاطر جامِ شہادت نوش کرنے کے سبب آپ کو سرکاری اعزاز کے ساتھ سپردِ خاک کیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے لوگ صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت علامہ کے مزارِ اقدس پر ہمیشہ رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

علامہ مفتی علی احمد سندھیلوی، شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ داتا دربار لاہور

☆ 12 تاریخ بروز جمعۃ المبارک کو جمعہ کی نماز پڑھانے کے بعد ایک مولانا

Marfat.com

صاحب نے فون کیا اور اچانک ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی صاحب کی شہادت کی خبر سنائی اور اچانک خبر سن کر جھٹکا سا لگا اور ایسے محسوس ہوا کہ جیسے پاؤں کے نیچے زمین نہیں ہے۔ میں نے فوراً جامعہ نعیمیہ سے رابطہ کیا۔ مجھے یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا۔ پھر پتہ چلا کہ واقعتاً ہی آپ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ آپ کی شہادت عالم اسلام کے لیے بالخصوص اہل سنت و جماعت کے لیے ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد، رفقاء اور ہم سب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

صاحبزادہ پیر علامہ مولانا غلام مرتضیٰ شاذی، مرکزی رہنما جمعیت علماء پاکستان

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ عہد ساز مرنجانِ مرنج شفیق شخصیت کے مالک تھے۔ موصوف کا شمار پاک و ہند کے ممتاز و منفرد اہل علم و دانش میں ہوتا تھا۔ وہ عاجزی انکساری اور سادگی کی تصویر تھے۔ اُن کی سادگی میں حسن اور انکسار میں ایک نمایاں وقار جھلکتا تھا سرفراز صاحب میرے کلاس فیلو تھے۔ ہم شبلی کالج لاہور میں 1967ء سے بی۔اے تک ہم سبق رہے۔ وہ ذہین اور لائق فائق طالب علم تھے۔ شاگرد سے اُستاد ہونے تک کی منازِل موصوف نے بڑی سعادت و سُرعت کے ساتھ طے کیں ہم جماعت ہونے کے تعلق کا خیال سرفراز بھائی نے دم آخر تک نبھایا وہ یوں کہ میرے آقائی مرشدی سید الاولیا الحاج خواجہ شاہ صوفی حبیب اللہ صاحب حاوی محبوبِ جعفری حبیب رحمائیؒ حضرت میاں میرؒ کالونی لاہور کینٹ کے عرس مبارک پر آپ دوبار تشریف لائے اور محفل کے اختتام تک تشریف فرما رہے ناچیز جب بھی اسلام آباد سے جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور آتا ضرور اُن سے ملاقات ہوتی اکثر فرماتے تھے۔ کہ عرس مبارک کا پروگرام ذرا پہلے مجھے بتایا کریں۔ اکثر میری گزارش پر دیگر احباب کے جلسوں میں بھی تشریف لے آتے بندہ عاجز کو وہ کمال احترام کی نظر سے دیکھتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اُن کی اپنی ہی بلند ظرفی تھی۔ گزشتہ سال عزیزی خرم نے جلسہ میلادِ منورہ منعقد کیا جس میں

Marfat.com

مقتدر علما کو مدعو کیا اُس میں جناب ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ کو اعتراف کے طور پر شیلڈ پیش کرنے کا پروگرام تھا ڈاکٹر صاحب جب تشریف لائے تو بندہ عاجز نے دیگر علمائے کرام کے ساتھ آپ کا پرتپاک استقبال کیا ڈاکٹر صاحب بھی مجھے مل کر شاداں و فرحاں ہوئے مگر آپ نے کچھ دیر کے بعد دوسرے جلسے میں جانا تھا ڈاکٹر صاحب نے عزیزم خرم کو فرمایا کہ مجھے دوسرے جلسے میں جانا ہے بہتر ہے کہ بھائی سبطین شاہجہانی کی موجودگی سے آپ فائدہ اُٹھائیں اور اُن کے ہاتھ سے ہی شیلڈ کی رسم ادا کرا دیں۔ یہ شیلڈ اُن کی دینی علمی اور مجاہدانہ خدمات کے سلسلے میں اُن کو پیش کرنے کی سعادت مجھے نصیب ہوئی رسم سے قبل بندہ عاجز نے کچھ بیان کیا اور اُن کی احترامِ رسالت مآب ﷺ کے سلسلے میں خدمات کو سراہتے ہوئے یہ شعر پڑھا

ہمیں دوہرائیں گے دار و رسن کی داستان آخر
ہمیں کھنکائیں گے زنجیر زنداں ہم نہ کہتے تھے۔

ڈاکٹر صاحب نے غیر مسلم گستاخوں اور بے ادبوں کو سخت ترین سزا دینے کے لیے جو تقاریر فرمائیں تھیں اُس سلسلے میں حکومت وقت نے اُن کو قید و بند اور جیل کی سخت مشقتوں میں ڈال دیا ڈاکٹر صاحب نہ حکومت وقت کی سختیوں سے گھبرائے اور نہ ہی قید و بند اور جیل کی تکالیف سے ہراساں ہوئے وہ اسلام کے شیدائی اور ناموس مصطفائی کے فداکار تھے اگر ہم ایثار قربانی اور مجاہدانہ صفات کو آگرہ تسلیم کر لیں تو وہ اُس آگرہ شہر میں تاج محل کی حیثیت رکھتے تھے وہ اپنے والد مولانا محمد حسین نعیمیؒ کے سچے جانشین تھے آپ نے جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور کو جدید خطوط پر چلایا اُس میں وقت کے تقاضوں کے مطابق اعلیٰ انتظامات کئے وہ ایک اعلیٰ پائے کے معلم بھی تھے اور منتظم بھی اُن کی شہادت عالم اسلام اور پاکستان کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے مجھے اُن کے اس طرح اُٹھ جانے سے ذاتی طور پر انتہائی قلق پہنچا ہے اللہ کریم اُن کے درجات بلند فرمائے اور

Marfat.com

عزیزی راغب نعیمی کو اپنے والد گرامی کے نقش قدم پر چلنے کی اور اُن کے مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

حیراں ہے عقل دل ہے پریشاں تیرے بغیر
ہر چیز ہے حیات کی لرزاں تیرے بغیر
رنگ کلیوں کا گلوں کی مسکراہٹ لے گئی
موت تیری سارے گلشن کی سجاوٹ لے گئی

پروفیسر شاہ محمد سبطین شاہجہانی خلیفہ اکبر و سجادہ نشین سلطان الاولیاء
حضرت خواجہ شاہ صوفی حبیب اللہ صاحب حاوی حبیب رحمانیؒ
حضرت میاں میرؒ کالونی لاہور کینٹ (کاشانہ صابری)

17 جون 2009ء

Marfat.com

ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی علیہ الرحمۃ کی حیات وخدمات کے حوالہ سے نامور تاجران، صحافی، سماجی اور دیگر شخصیات کے

تأثرات

☆ مفتی سرفراز شہید علم دین کے ساتھ ساتھ جدید علوم پر بھی نظر رکھتے تھے۔ ان کو بڑے بڑے قلم کاروں کو پڑھنے کا موقع ملا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریروں میں وہ نکھار پیدا ہو گیا تھا جس نے ہر طبقہ کے لوگوں کو متأثر کیا۔

سعدیہ راشدہ، چیئر پرسن ہمدرد فاؤنڈیشن

☆ اللہ تعالیٰ نے انہیں قوتِ حافظہ کمال درجے کی عطا کی ہوئی تھی۔ کوئی بات کہیں سے ملی ہو وہ اسی طرح یاد ہوتی تھی، حوالہ بالکل درست مستحضر ہوتا تھا۔

محمد سلیم، ڈیلی بزنس رپورٹ فیصل آباد

☆ وہ زمانہ حاضر کے علماء کی طرح بڑی شان وشوکت کے قائل نہ تھے۔ ایک پرانے موٹر سائیکل پر سوار ہو کر وہ لاہور کی سڑکوں پر رواں دواں نظر آتے تھے۔

محمد عارف، شاہین ٹریڈرز، غلہ منڈی شیخوپورہ

☆ مفتی سرفراز شہید نہایت شفیق اور ہمدرد انسان تھے۔ اولاد سے زیادہ وہ اپنے طلباء اور خادمین سے محبت کرتے تھے۔

ڈاکٹر منیجر یوسف اختر

چیف ایگزیکٹو کیپٹن معظم علی شہید ہسپتال، اولڈ جی ٹی روڈ، جہلم

Marfat.com

☆ مفتی نعیمی شہید اپنی رائے پر قائم رہتے تھے اور اپنی بات سے کبھی نہ پھرتے تھے۔

راجہ حامد ریاض، صدر مال روڈ لاہور، چیئرمین قومی تاجر اتحاد، لاہور

☆ مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید اس امر کے قائل تھے کہ اگر دین سے سیاست جدا کر دی جائے تو باقی صرف چنگیزی رہ جاتی ہے۔ وہ جمہوریت اور اسلامی نظامِ حکومت کے نفاذ کے خواہاں تھے۔

ڈاکٹر عبدالرشید مرزا، جناح میڈیکل کمپلیکس، ریلوے روڈ، ڈی جی خان

☆ لاہور اور جامعہ نعیمیہ میں سکیورٹی کی ناقص صورتحال کی وجہ سے خودکش حملہ آور کو مفتی محمد سرفراز نعیمی کے کمرہ تک جانے کا موقع ملا۔ جہاں اس نے خود کو دھماکے سے اڑا لیا اور ملک کا قیمتی اثاثہ ضائع ہو گیا۔ حکومت کو اس واقعہ سے سبق سیکھنا چاہیے اور بڑی شخصیات کے تحفظ کو یقینی بنانا چاہیے۔

زاہد میر، جنرل سیکرٹری انجمن تاجران مال روڈ، لاہور

☆ مفتی سرفراز حسین نعیمی کی شہادت ملک وقوم کے لیے بہت بڑا نقصان ہے۔ ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

عبدالرزاق اعوان، ممتاز سماجی رہنما، لاہور

☆ مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید شیعہ سنی، سنّی اہلحدیث اور بریلوی دیوبندی اتحاد کے قائل تھے۔ انہوں نے تمام مسالک کو مشترک معاملات میں ایک دوسرے کی معاونت کی تجاویز دیں۔

ذوالفقار علی، انقلاب ویلفیئر سوسائٹی، خیر پور ٹامیوالی، بہاولپور

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید، شہیدِ مسلکِ اہلسنّت ہیں۔ سادگی اور سلاست ان کی شخصیت کا خاصا تھا۔

ماسٹر حبیب اللہ قادری جیلانی، وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید پیکرِ صفاتِ خلافتِ راشدہ تھے۔ ان کی ہر ہر ادا سے خلفائے راشدین کے کردار کی جھلک ملتی تھی۔

جے۔اے زمان جالینوس۔ ممتاز صنعت کار

☆ اپنے عظیم والد کے منصب کو انہوں نے انتہائی کامیابی سے جانشینی سے ہمکنار کیا۔ اسی جانشینی کے حق کی ادائیگی کرتے ہوئے وہ بالآخر اپنے والد کی مسند کو اپنے خونِ شہادت سے سرفراز کر گئے۔

الیاس قریشی، ڈائریکٹر شریف گروپ آف کمپنیز، لاہور

☆ مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید شرافت، دیانت، امانت، صداقت، عظمت اور عزیمت کے پیکر تھے۔ وہ مضبوط ولولوں کے انسان تھے۔

نعیم گلزار، چیف ایگزیکٹو، حرم ٹیکسٹائل، لاہور

☆ مفتی سرفراز شہید ایسے کوہسار کی مانند تھے کہ جس کے دامن سے میٹھے پانیوں کے چشمے نکلتے ہیں اور اس کے سینے سے کئی خزانے باہر نکلنے کو بے تاب رہتے ہیں۔

ندیم اکرم۔ فیصل ٹاؤن، لاہور

☆ انسانی خدمت اور عوامی بھلائی کے حوالہ سے مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید کی خدمات لازوال ہیں۔

محمد یونس (ممتاز صنعتکار) لاہور

☆

خدا لے گیا اک شخص تھا بھلا سا
فرشتوں سا معصوم پیغمبروں کی دعا سا

راشد محمود۔ مدینہ مشینری کارپوریشن، برانڈرتھ روڈ، لاہور

☆ مفتی سرفراز شہید عہدِ حاضر کے بہت بڑے عالم تھے۔ زمانہ ان کی یاد کو محو نہیں

Marfat.com

کر سکے گا۔

ڈاکٹر غالب نشتر، صدر خوشحالی بینک پاکستان

☆ مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید اعلیٰ وارفع اوصافِ حمیدہ کے حامل قابل تقلید عالم اور قائد اسلام تھے۔ ان کی یاد صدیوں پر محیط رہے گی۔

چودھری محمد اسلم گجر، چوہدری مشتاق گجر، چنیوٹ

☆ مفتی شہید داعیٔ اتحاد بین المسلمین تھے۔ ان کی اتحادِ امت کے لیے خدمات قابل تقلید ہیں۔

عبدالودود خان (ممتاز صحافی) ڈیرہ غازی خان

☆ علم و تعلیم، درس و تدریس، وعظ و تبلیغ اور شرافت و سیاست میں بے مثال مفتی سرفراز نعیمی کی خدمات روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں۔

چوہدری ذکاء اشرف (چیئرمین زرعی ترقیاتی بینک پاکستان)

☆ مفتی سرفراز شہید کی کمی ہمیشہ محسوس کی جاتی رہے گی۔ علماء کا حلقہ ایک حق گو عالم سے محروم ہو گیا ہے۔ خدا غریق رحمت کرے۔

کرنل طاہر کاردار، صدر ماڈل ٹاؤن سوسائٹی، لاہور

☆ میری خوش بختی ہے کہ میں نے مفتی سرفراز شہید کی صورت میں اس شخص کو دیکھا جس نے کتنی ہی ایسی باتوں کو حقیقت کا روپ دیا جو سننے میں افسانہ محسوس ہوتی ہیں۔ پُرسے کے لیے آنے والا ہر انسان ان کی ان خوبیوں سے باخبر ہے اور گا ہے بگا ہے ان کو دہرا رہا ہے۔ ان کے والد گرامی قبلہ مفتی محمد حسین نعیمی میرے والد صاحب کے دوست تھے۔ وہ ساری زندگی درویشی سے رہے۔ اور ان کے بیٹے ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی نے بھی اپنے والد کے نقشِ قدم پر چل کر زندگی بسر کی۔

محمد رمضان چشتی، (ممتاز صنعت کار) ابوبکر بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور

Marfat.com

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید کی موت کے بعد حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی نگری لاہور شہر ایک بڑے مبلغ، ایک مخلص مذہبی قائد اور حق گو سیاستدان سے محروم ہو گیا ہے۔

اقبال تبسم (ممتاز دانشور، کالم نگار، براڈ کاسٹر) راولپنڈی

☆ مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید نے تاحیات علم کی خدمت کی، طالب علموں کی خدمت، دین کی تبلیغ کی اور حق کا ساتھ دیا۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے۔

سلیم کامران، انچارج کلچر ونگ، روزنامہ جنگ لاہور

☆ سادگی، پرکاری، سلاست، فصاحت، بلاغت، دیانت، شرافت، صداقت اور شجاعت کا پیکر مفتی سرفراز شہید ہو گیا۔ اس کے قاتل ضرور تباہ ہوں گے۔

جاوید کیانی، ایم ڈی چنار شوگر ملز، لاہور

☆ فخر علماء، فخر مفتیاں، فخر اساتذہ، مفتی محمد سرفراز نعیمی کی موت دراصل ایک دنیا کی موت ہے۔ موجودہ دوران کا نعم البدل نہیں پا سکے گا۔

خالد نواز چٹھہ، گورمے بیکرز لاہور

☆ مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید ایک فرقہ کے سربراہ ہونے کے باوجود اتحاد بین المسلمین کے داعی تھے۔

افتخار خاں، ممتاز کالم نگار روزنامہ خبریں

☆ تحقیق علم، خوفِ خدا اور فن تقریر کے حوالہ سے مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید ایک بے مثال عالم دین تھے۔ دورانِ خطاب ایک ایک نقطہ پر ان کا استدلال قلب و ذہن کو روشن کیے دیتا تھا۔

جاوید اقبال بٹ، صدر قومی تاجر اتحاد، ماڈل ٹاؤن، لاہور

☆ تبلیغ دین، تدریس و تحقیق اور پیار و محبت کی وجہ سے مفتی سرفراز امر ہو گئے ہیں۔

حاجی محمد نواز، سرپرست اعلیٰ قومی تاجر اتحاد پاکستان

Marfat.com

☆ مفتی سرفراز شہید ایک چوٹی کے عالم، محقق، مدرّس تھے۔ میری نظر میں وہ ایک عالم ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے خاص ولی بھی تھے۔ کیونکہ شریعت کے پابند لوگ ہی اولیاء اللہ ہو سکتے ہیں۔

عرفان اقبال شیخ، چیف ایگزیکٹو الفتح شاپنگ مال، نائب صدر چیمبر آف کامرس لاہور

☆ مفتی صاحب مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ ان میں تواضع اور حلم تو کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے۔

حاجی جاوید اکبر بابر بٹ، صدر قومی تاجر اتحاد پنجاب

☆ تعلیم وتعلّم سے ان کی محبت کا یہ بیّن ثبوت ہے کہ انہوں نے اپنے صاحبزادے کو بھی عالم دین بنایا۔ اللہ تعالیٰ شہید کا یہ مشن تا قیامت جاری رکھے۔

خواجہ اظہر گلشن، صدر قومی تاجر اتحاد لاہور

☆

جس دور میں لٹ جائے فقیروں کی کمائی
اس دور کے سلطاں سے کوئی بھول ہوئی ہے

طارق بشیر خاں، نمائندہ جنگ جنڈیالہ شیر خان

☆ بہت سی حقیقتیں ہیں جن کو جھٹلانے والے یہاں موجود ہیں مگر موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے کہ جس کا اعتراف ہر مذہب اور ہر مسلک اور سوچ وفکر کے حامل افراد کو ہے۔ تاہم یہ بھی حقیقت اور تاریخی مشاہدہ ہے کہ کچھ عالی ہمت، اولوالعزم، بلند حوصلہ اور باسعادت لوگ اپنے حسن سیرت، مکارم اخلاق، عظمت کردار، اطاعت و بندگی، زہد و تقویٰ، اللہ و رسول ﷺ سے اخلاص، بے لوث دینی وملی خدمات، امانت و دیانت، قومی درد، اپنے افکار ونظریات اور مشن سے سچی وابستگی، مسلسل جدوجہد، انتھک محنت اور مثبت سوچ سے ایسے لازوال اور انمٹ نقوش چھوڑ جاتے ہیں کہ ان کا نام ہمیشہ زندہ رہتا

Marfat.com

ہے۔ مفتی سرفراز احمد نعیمی شہید بھی ایسے لازوال کرداروں میں سے ایک کردار ہے جو مر کے امر ہو گئے۔

صفدر علی خان (ممتاز دانشور، کالم نگار، تجزیہ نگار) چیف ایڈیٹر ماہنامہ فلک رنگ لاہور

☆ مفتی محمد سرفراز نعیمی اور ان کے رفقاء کی شہادت معنوی طور پر جلوہ گاہِ بدر کی روشنی ہے۔ اور راہِ وفا میں جب تک لہو کے ایسے دیئے روشن ہیں تاریکی ملتِ اسلامیہ سے دور رہے گی۔

حاجی غلام رسول، صدر النور آٹو سنٹر، دوکان نمبر 4-105 بادامی باغ لاہور

☆

زندہ و پائندہ ہیں حضرتِ مفتی شہیدؒ
خاکِ مرقد ان کی ہے بابِ جنت کی کلید

نذیر تاج، صدر اولڈ میٹل تاجران مصری شاہ، لاہور

☆ مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید صاحب ایمان اور عاشق رسول تھے۔

میاں بشیر احمد، چیئرمین نیشنل گروپ آف کمپنیز

☆ مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید اور ان کے رفقاء کے قتل کے پس پردہ ملکی امن تباہ کرنے کی گھناؤنی سازش کے محرکات کو جلد از جلد بے نقاب کیا جائے۔

طلعت محمود۔ ایم ڈی اورینٹ گروپ، لاہور

☆ مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید نے اپنے والد محترم مفتی محمد حسین نعیمی کے مشن کو بخوبی آگے بڑھایا اور جامعہ نعیمیہ کو موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق نہ صرف جدت سے ہم آہنگ کیا بلکہ اسے ملک بھر میں ایک مرکزی جامعہ ہونے کا اعزاز بھی دلوایا۔

خالد پرویز۔ صدر تاجران اردو بازار، لاہور

☆ اسلامیت اور پاکستانیت ان کے خون کے ایک ایک قطرہ میں سمائی ہوئی تھی۔

حاجی حبیب اللہ بھٹی، سابق چیئرمین واسا، لاہور

Marfat.com

☆ مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید جیسے جلیل القدر، صادق و زاہد عالم دین کی بزدل خودکش حملہ آور کے ہاتھوں شہادت کے بعد دامنِ سیاست میں کچھ بھی نہیں رہا۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے مستقبل کی سرد آگ میں عصر حاضر جل گیا ہو۔

انجینئر بی۔ اے ملک (ڈی ایچ اے، لاہور)

☆

تقدیر کا یہ فیصلہ اچھا نہیں لگا
گل توڑنا ہواؤں کے دامن میں ڈالنا

قمر نقوی۔ ایڈیٹر آئی سی ایم، رائل نیوز، لاہور

☆ شاعر کرامت دنیا پوری کا یہ شعر کس قدر عکاس ہے کہ

موتیا، مروا، چنبیلی، نسترن خطرے میں ہے
ایک بلبل ہی نہیں سارا چمن خطرے میں ہے

محمد سرور، اسسٹنٹ لیکچرار گورنمنٹ کالج، گوجرہ

☆ سورۃ الحج میں اللہ کریم کا ارشاد ہے: "اور اللہ تعالیٰ ضرور اس شخص کی مدد کرے گا، جو اس کے دین کی مدد کرے گا۔" ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید نے بھی تاحیات دین اور دین کے طالبوں کی مدد کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں سرخرو فرمائے۔ (آمین)

میاں احمد ملک، چیف ایگزیکٹو Bassey Air Travel & Tours لاہور

☆ فخر علماء، استاذ الاساتذہ مفتی محمد سرفراز نعیمی کی شہادت پر پوری قوم تڑپ اٹھی ہے۔ بقول ساغر صدیقی: ؎

مجھے یقین ہے کہ اس جہاں میں ضرور فرعون جی اٹھا ہے
قدم قدم پر خدائے برتر! تری فضیلت تڑپ رہی ہے
حیات منصور کی کہانی، زمانہ دار و رسن کا قصہ

Marfat.com

لٹا لٹا سا ہے ذوق شبلی جنوں کی عظمت تڑپ رہی ہے

ملک مقبول احمد، چیئرمین مقبول اکیڈمی لاہور

☆ یہ غم کسی ایک خاندان کا نہیں۔ یہ اہل اسلام اور اہل پاکستان کا غم ہے۔ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہید کی شخصیت شرافت وعلمیت کا پیکر تھی۔ ان کی صحبت باغ و بہار کی مانند تھی۔ افسوس یہ بہار نذرِ خزاں ہوگئی۔

علی رضا، صدر نیشنل بینک آف پاکستان

☆ مفتی سرفراز احمد نعیمی شہیدؒ جیسے عالم حق امن کی مشعل کے امین ہوتے ہیں۔ تاحیات کفر سے دست وگریباں رہ کر بالآخر شہادت کے مرتبہ پر فائز ہونا ان کا نصب العین ہوتا ہے۔ دیگر علمائے اسلام کو ان کی تقلید کرنی چاہیے۔

حافظ حمید چودھری، چیف ایگزیکٹو عرفان الیکٹرونک عرفان چیمبر، ٹمپل روڈ لاہور

☆ سادگی، خلوص، دیانت، شرافت، عظمت کردار، ایثار وقربانی اور ہمدردی و شفقت کے پیکر مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید صدیوں تک لوگوں کے دلوں میں زندہ رہیں گے۔ ان کی یاد ذہنوں سے محو نہ ہوسکے گی۔

محمد امجد رانا (گولڈ میڈلسٹ)، بانی کاروانِ ملت، فاروق آباد ضلع شیخوپورہ

☆ مفتی سرفراز احمد نعیمی کی درویشی اور توکل علی اللہ کا ثبوت اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ جب وہ درجۂ شہادت پر فائز ہوئے تو ان کی جیب میں صرف 120 روپے تھے جبکہ گھر میں ان کے کفن دفن کے لیے کچھ نہ تھا۔

خان اورنگ زیب خان، سرپرست جامعہ رضویہ ٹرسٹ، ماڈل ٹاؤن لاہور

☆ مفتی سرفراز احمد نعیمی جیسے مردِ قلندر کا قتل ایک قومی المیہ ہے۔

محمد نعیم بھٹی، بھٹی برادر۔ راوی لنک روڈ لاہور

☆ ایک سادہ لوح، باوقار اور نفیس ترین عالم دین کے قتل پر پوری قوم سراپا غم ہے۔

اقبال اے مغل، چیف ایگزیکٹو اقبال انجینئرنگ کو، گلبرگ لاہور

Marfat.com

☆ علمی برتری، شرعی تدریس اور فتویٰ نویسی میں فی سبیل اللہ کام کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ مفتی سرفراز شہید وقت کے مجدد تھے۔

حاجی عنایت علی پہلوان۔ ملک آصف علی پہلوان۔ حافظ بابر علی

نزد تھانہ نواں کوٹ، یتیم خانہ چوک، لاہور

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید کی راہ انقلاب کی راہ تھی۔ معاشرہ میں روشن اور خوشگوار تبدیلیوں کے لیے جدوجہد کرنے کی راہ تھی۔ وہ اس راہ پر ایک پرجوش رہبر کی طرح ایک طاقتور قافلہ کے ہمراہ رواں دواں تھے۔ منزل کی طرف ان کی پیش قدمی سے خوف زدہ ہو کر خودکش حملہ آوروں نے ان کی جان لے لی۔

ملک افتخار احمد، چیئرمین گارڈ گروپ آف کمپنیز

☆ آج علم وحکمت کی دنیا کا بحر ذخار، جو کئی عشروں سے تشنگانِ علم وحکمت کی پیاس بجھانے کے لیے چشمۂ علم وعرفان بن کر رواں دواں تھا۔ راہی ملک عدم ہو گیا۔

پروفیسر اقبال حسین چودھری، گولڈ میڈلسٹ۔ 102 راوی روڈ بتی چوک لاہور

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید کی شہادت سے درس وتدریس اور علم القرآن کی دستارِ فضیلت لہولہو ہو گئی ہے۔

محمد اشرف۔ ایم ڈی اشرف کیمیکل ورکس۔ 6.B وحدت روڈ، لاہور

☆ علامہ نعیمی علیہ الرحمۃ پیرانِ پیر تھے۔ آپ جیسے متحرک ومجاہد اور مخلص ومقتدر عالم دین کی شہادت سے وہ خلاء پیدا ہو گیا ہے جو شاید ہی کبھی پر ہو سکے۔

محمد نذیر نمبردار۔ سکھیاں واہگہ ٹاؤن، لاہور

☆ یہ دنیا سرائے کی رات کی طرح خواب وخیال کی مانند ہے۔ مگر اس عالم میں جو لوگ آخرت کا سامان کر لیتے ہیں انہیں دونوں جہانوں میں دوام مل جاتا ہے۔ مفتی سرفراز نعیمی شہید انہی انعام یافتہ لوگوں میں سے تھے۔

ملک سلیم سرفراز اعوان ایڈووکیٹ ہائی کورٹ، ضلع کچہری سیالکوٹ

Marfat.com

☆ انتہائی سادہ اور خاموش زندگی گزارنے والے مفتی سرفراز نعیمی شہید کا کردار اس قدر بھرپور اور جاندار ہے، اس کا اندازہ ان کی شہادت کے بعد ہوا ہے۔

پرویز روشن۔ چراغ روشن۔ پاسٹر قیصر مقبول۔ منور چاند۔ سردار بشن سنگھ

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید کی موت ایک عاشق کی موت ہے۔ ظالم خودکش حملہ آوروں نے فون پر جان سے مار دینے کی دھمکیاں بھی دی تھیں۔ مگر انہوں نے ہر دھمکی پر انہیں یہی جواب دیا کہ بیٹا جو راستہ تم نے اختیار کیا ہے وہ غلط ہے۔ آؤ میں تمہیں بیٹھ کر سمجھاؤں کہ اصل اور حقیقی راستہ کیا ہے۔ مگر ظالم اپنی ضد پوری کر کے ہی رہا۔

حاجی مقصود احمد بٹ۔ مرکزی صدر انجمن تاجران پاکستان

☆

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

سردار ظہور احمد ڈوگر (مثالی کاشتکار) ظہور فارم، خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ

☆ مفتی سرفراز نعیمی سادگی اور عاجزی کا پیکر تھے۔ وہ جب بھی ملے خلوص اور چاہت سے ملے۔ ان کی یاد ہمیشہ دلوں کو گرماتی رہے گی۔

محمد شعیب مرزا۔ ایڈیٹر ماہنامہ ''پھول'' لاہور

☆ جامعہ نعیمیہ کا مہتمم اور ملکی سیاست میں اہم نام ہونے کی بناء پر مفتی نعیمیؒ کیا کچھ نہیں بنا سکتے تھے۔ گاڑی، بنگلے، نوکر چاکر، بینک بیلنس، جائیداد، سہولیات مگر وہ اس طرح رہ رہے تھے کہ ان کا کچھ بھی نہیں اور جب مرے تو ایسے کہ جیسے ان کا سب کچھ ہے۔

سنگیتا بیگم۔ چیئرپرسن فلم فاؤنڈیشن پاکستان

☆ پاکستانی عوام سے محبت، اسلام کی تبلیغ سے چاہت اور درس و تدریس کی

Marfat.com

خدمت ان کا نصب العین تھا۔ آج کے علماء کو ان کے کردار سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔

میاں امجد فرزند علی ۔ ایم ڈی لکی ایرانی سرکس

☆ مفتی سرفراز نعیمی واقعتاً وطن کی اس عظیم مٹی کے بیٹے تھے اور اس مٹی میں وہ ایک شہید کی حیثیت سے محوِ استراحت ہیں۔

چوہدری نوید عالم گجر، سابق ہاکی اولمپک

☆ ہر انسان کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ خدا علامہ سرفراز نعیمی شہید کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (آمین)

ڈاکٹر اے۔ ایچ۔ اختر الصبا کلینک، خالد روڈ شیخوپورہ

☆ علامہ محمد سرفراز نعیمی شہید کی آرزو دینِ اسلام کا غلبہ اور نفاذِ نظامِ مصطفےٰ ﷺ تھی۔

حبیب الرحمٰن شیخ ۔ حسن ابدال، راولپنڈی

☆ مسندِ افتاء پر شہادت مفتی سرفراز نعیمی کے لیے ایک اعزاز ہے۔

پروفیسر اکرم سعید ۔ شیخوپورہ

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید نے ملکی سیاست میں انتہائی مثبت، جاندار اور روشن کردار ادا کیا۔ کاش ہمارے ملک کی سیاست ان کے افکار کے مطابق ہو جائے۔

عبدالمجید منہاس ۔ چیئرمین حفیظ تائب فاؤنڈیشن

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید بقول اقبال اس امر کے قائل تھے کہ:

جدا ہو دیں سے سیاست تو رہ جاتی ہے چنگیزی

چودھری اقبال سندرانہ، سول لائن، شیخوپورہ

☆ کیا ہی اچھا ہو کہ ہمارے ملک کے سیاستدان دین اسلام کی روشنی میں اپنا

Marfat.com

سیاسی کردار ادا کریں اور حق بات پر اس طرح ڈٹ جائیں جس طرح مفتی سرفراز نعیمی شہید ڈٹ گئے اور جھکنا قبول نہیں کیا مرنا قبول کرلیا۔

ریاض احمد ہاشمی، سلیم کوٹ شیخوپورہ

☆ گیدڑ کی طرح ڈر کر لمبی عمر پانے کی بجائے شیر کی طرح سینہ تان کر زندہ رہنے کا ہنر مفتی سرفراز نعیمی نے اپنے اسلاف کے کردار سے سیکھا تھا اور وہ اس ہنر پر اس طرح کاربند رہے کہ امر ہو گئے۔

ڈاکٹر محمد مقبول عاصم، حافظ آباد

☆ خودکش حملہ آوروں نے مفتی سرفراز نعیمی جیسے درویش صفت قائد کو نشانہ بنا کر اپنے عذاب کو دعوت دی ہے۔

الحاج حکیم محمد شریف ہاشمی، حکیم شاہ نواز ہاشمی، حکیم ارشد اقبال ہاشمی، شیخوپورہ

☆ خانوادہ نعیمی سے ہمارا خاندانی تعلق 1965ء سے ہے میرے والد محترم کا جناب قبلہ مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد حسین نعیمیؒ سے روحانی رشتہ اور دوستی تھی۔ پھر قبلہ محمد حسین نعیمیؒ کی رحلت کے بعد ان کے عظیم بیٹے جناب قبلہ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی سے یہی تعلق قائم ہو گیا۔ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمیؒ اکثر ہماری دکان پر تشریف لاتے اور دین کی باتیں بتاتے رہتے گزشتہ سال جب اُنہوں نے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی تو وطن واپسی پر ہماری دُکان پر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں مناسک حج ادا کرتے وقت اکثر آپ کو اور آپکی فیملی کو یاد کرتا رہا اور دُعائیں دیتا رہا اور آپ کے لیے تسبیحاں، ٹوپیاں، رومال، آب زمزم، کھجوریں تحفہ لایا ہوں قبول فرمائیں۔ میں نے زندگی بھر اتنا بڑا عالم دین نہیں دیکھا وہ سنی علماء کا وہ تاج اور سرپرست تھے۔ ان میں عاجزی، انکساری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ علمی دنیا میں اُن کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ اسی بناء پر اُنہیں علماء اہلسنت کا تاج محل کہا جائے تو بجا ہوگا افسوس کہ یہ تاج محل اُن کی شہادت سے مسمار ہو گیا۔

Marfat.com

مگر روحانی طور پر یہ تاج محل جامعہ نعیمیہ کی صورت میں تاقیامت قائم و دائم رہے گا۔ میں علماء کا خادم ہوں خصوصاً جناب ڈاکٹر سرفراز نعیمی صاحب، مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب بانی جامعہ نظامیہ لاہور رشیخوپورہ، جناب ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری مشیر وفاقی شرعی عدالت دیگر علماء سے مجھے بے حد محبت اور احترام کا رشتہ ہے۔ مجھے ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمیؒ کی دوستی اور اُن کی خصوصی شفقت پر فخر رہے گا۔ یہ حقیقت ہے کہ ایسی نابغہ روزگار شخصیت واقعی ہی صدیوں بعد پیدا ہوتی ہے ایسے لوگ قوم کی ماتھے کا جھومر ہوا کرتے ہیں۔ آنے والی نسلیں اِن انمول شخصیات سے سبق حاصل کر کے اپنی علمی زندگی کا آغاز کرتے ہیں۔ قوم کو ایسے قومی، مذہبی ہیروں پر فخر ہے۔

خادم علماءِ حق اہلسنّت الحاج محمد یعقوب

چیف ایگزیکٹیو یعقوب برادرز، برانڈرتھ روڈ لاہور

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ عظیم عالم دین تھے اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ایسے نقصان ناقابل تلافی ہوتے ہیں۔

مولانا عبدالمالک (ایم۔این۔اے)

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ کی شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ سچ ایک ایسا سورج ہے جس کو کسی بھی مذموم ہتھکنڈے سے چھپایا نہیں جاسکتا۔

رانا تاب عرفانی سکالر

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ کا قتل بڑا حادثہ ہے تکلیف دہ واقعہ ہے افسوس کی بجائے ہمیں اس واقعہ کے پس پردہ عوامل اور چہروں کو بے نقاب کرنے کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔

عباس علی شیرازی، سماجی کارکن 72 کامران اقبال ٹاؤن لاہور

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ جو کام کر رہے تھے شاید اس مشن کی قوم کو بدیر سمجھ

Marfat.com

لگتی لیکن نعیمی شہیدؒ جیسے پر امن شخص کے قتل نے قوم کو سمجھا دیا ہے کہ اسلام کے نام پر قتل و غارت کرنے والا گروہ ایک عالم کو قتل کرنے والا گروہ کس قدر سفاک اور اسلام دشمن ہے۔

رانا عامر رحمٰن محمود ایڈووکیٹ، چیئرمین رانا فاضل الرحمان فاؤنڈیشن شیخوپورہ

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ کی طالبان سے کوئی ذاتی جنگ نہیں تھی وہ تو ملک میں دہشت گردی اور وسیع پیمانے پر معصوم شہریوں کے قتل عام پر احتجاج کرتے تھے اور اسلام کے نام پر اس قتل و غارت کی اسلام میں سختی سے ممانعت کی بات کرتے تھے۔

میاں محبوب اقبال ٹاٹا، چیئرمین جناح ہسپتال لاہور

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ نے اسلام اور ملک کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ دیا ان کے مشن کو جاری رکھا جائے گا۔

محمد لیاقت علی، گنج بخش آپٹیکل سروس، دُکان نمبر 1-9 عبدالکریم روڈ لاہور

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ سے زندگی میں صرف ایک بار ملا ہوں۔ وہ بھی اس طرح کہ ایک دینی مسئلہ میں فتویٰ درکار تھا۔ ملاقات کے بعد مسئلہ عرض کیا تو شہید مفتیؒ نے انتہائی عاجزی اور انکساری سے جواب دیا کہ اس مسئلہ سے متعلق میں فتویٰ نہیں دے سکتا۔ آپ اس فتویٰ کے لیے ماڈل ٹاؤن لاہور میں ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری صاحب یا کسی اور مفتی صاحب سے رجوع کریں۔ ان کی اس حد تک عاجزی اور حق گوئی سے ان کی صداقت و خلوص کا اندازہ ہو جاتا ہے ان کی شہادت سے قوم ایک نفیس عالم دین سے محروم ہو گئی ہے۔

انجینئر عبدالرؤف شہزادہ، جنرل سیکرٹری ڈیفنس ویلفیئر سوسائٹی لاہور

☆ دنیا و آخرت کی تمام عظمتیں، دانش و حکمت اور اوصاف و ہنر مندی کی تمام روشنائیاں علم کی بدولت ہیں، علم کی ترویج و تعلیم اس حوالہ سے کائنات کا عظیم

Marfat.com

ترین منصب ہے۔ اس اعلیٰ منصب پر فائز ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ کا قتل علم و دانش کا قتل ہے۔

شیخ منظر عالم، ممتاز دانشور۔ صنعتکار صدر (KATI)

☆ علم و فضل کی بدولت ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ سدا زندہ رہیں گے۔ ایسے ہی عظیم لوگوں کے متعلق پنجابی زبان کے شیکسپیئر نے کہا ہے۔

وارث شاہ او سدا ای جیوندے نیں

جنہاں کیتیاں نیک کمائیاں نیں

اقبال احمد قریشی، چیف ایگزیکٹو قریشی گروپ آف انڈسٹریز

☆ پاکستان کی تاریخ میں جب بھی حق گو شہیدوں کا ذکر ہوگا تو مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ کا نام نمایاں حروف میں لکھا جائے گا۔ کیونکہ اُنہوں نے اپنی تمام زندگی میں نہ صرف حق بات کہی بلکہ تاحیات دین کی بے لوث خدمت بھی کی۔

اے ایم منیر، ممتاز صنعت کار (کراچی)

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ کو میں نے اکثر ٹی وی پر مختلف مذاکروں اور مباحثوں میں سنا ہے۔ نیک سیرت کے مالک تھے۔ عاجزی انکساری اور حلم کے ساتھ ساتھ حق بات جرأت کے ساتھ کرنے کی مہارت کے حامل تھے۔ اللہ غریق رحمت کرے۔

ارشد محمود، ایم ڈی ارم گارڈن ہاؤسنگ سکیم، ڈی ایچ اے، لاہور

☆ پیغمبر اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی سیرتوں کے مطابق آپکا لوگوں کے ساتھ بہت قریبی اور مخلصانہ رابطہ تھا۔

میاں نعیم شیخ (چیف ایگزیکٹو صدیق لیدر والے) لاہور

☆ میں چاہوں گا کہ اس جہان فانی کی طرح اگلے جہان میں بھی مجھے ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ جیسے باکردار اور باعلم عالم دین کی زیارت نصیب ہو۔

محمد وحید رضا، جنرل سیکرٹری گلشن راوی ویلفیئر ٹرسٹ رجسٹرڈ لاہور

Marfat.com

☆ میں نے اپنی پوری زندگی میں ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ ایسا سادہ اور درویش مشن انسان نہیں دیکھا۔ اللہ غریق رحمت کرے۔

میاں محمد سعید ڈپٹی چیئرمین، گلشن راوی ٹرسٹ رجسٹرڈ لاہور

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ ایک الوہی شخصیت تھے۔

اے۔اے حنیف (کراچی)، معاون حجاز نیوز لیڈر لاہور

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ فقہ میں مہارت کے ساتھ ساتھ عرفان وطریقت میں بھی ایک خاص مقام رکھتے تھے۔

پروفیسر ڈاکٹر ہارون رشید چوہدری

چیف ایگزیکٹو فاؤنٹین ہاؤس فاروق آباد لاہور

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ گہرے مطالعہ وتحقیق کے مالک تھے۔

غیاث الدین، جنرل سیکرٹری فاؤنٹین ہاؤس لاہور

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ کبھی بھی اپنی زندگی میں ظالموں اور ستم گروں کے سامنے نہیں جھکے بلکہ ہمیشہ باطل کے خلاف حق کی جدوجہد کے اُصولوں کی پاسداری کی

الحاج میاں عبدالوحید، ممتاز صنعت کار گلبرگ لاہور

☆ جس ملک کی سیاست اور مذہبی قیادت میں سے ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ جیسے قائد مفقود ہو جائیں اس مذہب وملت پر ترس ہی کھایا جاسکتا ہے۔

ابوذر غفاری، چیئرمین گوہر بک ڈپو اردو بازار، لاہور

☆ عزم، حوصلہ اور مشکلات سے ٹکرا جانے کا حوصلہ رکھنے والے لوگ قوموں کی تقدیر بدلنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ میں ارادہ کی پختگی اور نظریات کی صداقت بقدر وافر موجود تھی اللہ تعالیٰ ان کے مشن کو تکمیل سے ہمکنار کرے۔

حافظ عابد علی، چیئرمین آواز فاؤنڈیشن پاکستان

Marfat.com

☆ سکولوں ،ہسپتالوں، مساجد، امام بارگاہوں، انتظامی اداروں اور مقدس مزارات پر حملہ آور ہونے والے مسلمان نہیں ہو سکتے۔

چودھری خالد صدیق گجر، ذیلدار رئیس، غازی مینارہ شیخوپورہ

☆ زمانے میں ایسے لوگ روز روز کہاں پیدا ہوتے ہیں۔

جاوید اکبر بابر بٹ ،صدر قومی تاجر اتحاد، پنجاب

☆ مجھے یہ بات کہنے میں کوئی تامل نہیں ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ 16 کروڑ پاکستانیوں میں سے بہترین تھے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے۔ کہ ''تم میں سے بہترین وہ ہے جو خود قرآن پڑھتا ہے اور پڑھاتا ہے۔

چودھری نذیر احمد صدر اخبار فروش یونین لاہور

اخبار مارکیٹ 1 ہسپتال روڈ لاہور

☆ پاکستان کے صف اول کے علماء میں نمایاں اور ممتاز مقام رکھتے تھے۔ اُنہوں نے اپنی زندگی علم دین کے فروغ اور حق گوئی اور دین کی سربلندی میں گزار دی آج پاکستان کے مدارس میں جو ترقی، آبادی، طلبہ اور علماء کی چھل پہل ہے۔ اس میں ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ کا بہت بڑا حصہ ہے۔

شیخ سہیل صابر، چیئرمین گلشن راوی ویلفیئر ٹرسٹ لاہور

☆ طاقت ، زر اور مکرو فریب پر گھمنڈ کرنے والوں کے برعکس مفتی سرفراز شہیدؒ محروم اور محنت کش لوگوں کی صداقت اور رفاقت پر یقین رکھتے تھے۔

پروفیسر اعجاز احمد ارشد (ممتاز صحافی ، ماہر تعلیم ،سینئر تجزیہ نگار، دانشور)

☆ مصروفیات، مطالعہ اور ملاقاتیوں کے لیے اوقات کار کی پابندی کے حوالہ سے مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ کی زندگی ایک قابل تقلید نظیر ہے۔

محمد صادق۔ منیجر حجاز ہسپتال 27/D-1 سرسید روڈ نزد حفیظ سنٹر گلبرگ II لاہور

Marfat.com

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ کی روح آج بھی پکار پکار کر یہ کہہ رہی ہے کہ اسلام کی حقانیت پر ایمان رکھنے والے دنیا کے مسلمانو! اُٹھو اور توحید کے پرچم اور اسلامی تعلیمات کے زیر سایہ جمع ہو کر اپنے ممالک کے اتحاد، امن اور قیمتی ذخائر کی طرف بڑھنے والے بڑی طاقتوں کے ہاتھوں کو کاٹ ڈالو اور عظمت اسلام کا احیا کرو۔

عمران قیصر ایم ڈی گنج شکر گھی انڈسٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

لاہور روڈ گگو منڈی بورے والا

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ نے اپنی پوری زندگی نہایت سادگی سے بسر کی اور خود کو دنیا کی تمام آسائشوں سے دُور رکھا۔

مدثر اقبال بٹ، مدیر اعلیٰ پوسٹ مارٹم/پھلیکھا/ماہنامہ ناگ منی چیئرمین ورلڈ پنجابی یونین

☆ جامعہ نعیمیہ لاہور پر خودکش بمبار حملہ سے دلی دکھ ہوا کہ ایک ایسی دینی شخصیت دنیا سے اُٹھ گئی جس سے تاحیات تعلیم و تدریس، عشق و محبت حق و صداقت اور علم و یقین کی بات کی۔ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ امر ہو گئے ہیں۔

چودھری الٰہی بخش گوجر سینئر نائب صدر انجمن گوجراں پاکستان و صدر انجمن گوجراں سندھ (کراچی)

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ کی دینی سیاسی سماجی خدمات کسی پاکستانی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ امت مسلمہ کے اتحاد اور سربلندی کے لیے اُنہوں نے اپنے والد مرحوم مفتی محمد حسین کے مشن کو پورا کیا اور شہادت کے مرتبہ پر فائز ہو کر امر ہو گئے۔

جاوید شہراج ہاشمی، ممتاز دانشور، سینئر صحافی، کالم نگار، تجزیہ نگار

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ کی شہادت ملک اور ملت اسلامیہ کا ناقابل فراموش نقصان ہے۔ اُمید ہے کہ ان کے صاحبزادے مفتی راغب نعیمی اپنے دادا اور باپ کے مشن کو جاری و ساری رکھیں گے۔ اور اتحاد مسلمہ اور استحکام پاکستان کے لیے جدوجہد کو کامیابی سے ہمکنار کریں گے۔

ناصر نقوی، بیورو چیف اے ٹی وی لاہور (بانی صدر پریس کلب لاہور)

Marfat.com

☆ بزرگ تھے سرمایہ تھے نقصان کی تلافی نہیں ہوسکی اللہ ان کی مغفرت فرمائے اور دہشت گردوں کو ہدایت دے

سلیم انجم، مرکزی رہنما پاکستان مسلم لیگ (ن)، سندھ

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ جیسے لوگ دنیا میں بہت کم پیدا ہوتے ہیں ان کی موت عالم اسلام کا عظیم نقصان ہے۔

محمد نعیم۔ انچارج لائبریری جی سی یونیورسٹی لاہور

☆ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ کی لحد پر کروڑوں رحمتیں نازل کرے اور ان کی اولاد کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

زاہد شمسی (ممتاز دانشور، رائٹر) ماڈل ٹاؤن لاہور

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہید علیہ الرحمۃ محسن اہل اسلام ہیں۔ علم فقہ علم حدیث، علم القرآن اور علم فتاویٰ کے حوالہ سے ان کی خدمات تا ابد زندہ رہیں گی۔

بریگیڈیر (ر) محمد یوسف (ممتاز دانشور، کالم نگار، تجزیہ نگار، مصنف)

☆ مولانا محمد سرفراز نعیمی چاہتے تو سیاست میں حصہ لے کر وزارت حاصل کر لیتے اور پوری زندگی شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ گزارتے مگر وہ تو علامہ اقبال کے اس شعر کی منہ بولتی تصویر تھے:۔

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

جاوید مغل، ڈائریکٹر مغل گروپ آف انڈسٹریز لاہور

☆ مفتی سرفراز نعیمی کی تقریر سے ہی کفر کے ایوان لرز جایا کرتے تھے۔ اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ اہل کفار نے انہیں انتہائی بزدلی سے اپنے راستہ سے ہٹایا مگر بالآخر کفر کو ہی مٹنا ہے۔

چوہدری محمد عرفان کسانہ، مرکزی رہنما انجمن مرکزیہ گوجران پاکستان

Marfat.com

☆ بریلوی مسلک کے ایک سرکردہ رہنما ہونے کے باوجود مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید کی زندگی میں کوئی بھی سازش دیوبندی، بریلوی یا اہلحدیث مکاتب فکر کے درمیان تصادم نہیں کرواسکتی۔ وہ اتحادِ ملتِ اسلامیہ کے روشن دماغ رہنما تھے۔

تقدس مآب ڈاکٹر الیگزینڈر جان ملک بشپ آف لاہور

☆ مفتی سرفراز نعیمی عمل پیہم اور جفاکشی کے حوالہ سے ایک مثالی کردار کے حامل عظیم شخص ہیں۔

محمد حسن سکندر، اوکاڑہ

☆ بہترین حافظہ کے حامل مفتی سرفراز نعیمی شہید بے پناہ قوت ادراک اور دانش کے مالک تھے۔ اللہ غریق رحمت کرے۔

شبیر اللہ خان، انچارج مذہبی ونگ روزنامہ جنگ، لاہور

☆ ڈاکٹر مفتی سرفراز نعیمی شہیدؒ کا قتل المناک سانحہ ہے ان کے قاتلوں کا انسانوں کی اس مہذب دنیا میں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک پر فضل وکرم فرمائے (آمین)

حافظ محمد حسین اشرفی، اوکاڑہ

☆ ملک بھر کے تمام بڑے اخبارات اور صحافیوں نے جس طرح مفتی سرفراز نعیمی پر خصوصی ایڈیشن اور مضامین شائع کئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اہم مذہبی شخصیت تھے۔

ادیب جاودانی، مدیر اعلیٰ مون ''ڈائجسٹ'' لاہور

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید ایک باعمل اور محنت پر یقین رکھنے والے انسان تھے۔

مسعود الرحمٰن خان، سینئر نائب صدر یونیورسل ہیومن رائٹس آرگنائزیشن انٹرنیشنل

☆ مرنا تو ہر ایک نے ہے مگر وہ لوگ جو اپنی زندگی میں خلق خدا کی خدمت کرتے

Marfat.com

رہے ہوں ان کی موت سے خلق خدا دکھ محسوس کرتی ہے اور ایسے عظیم لوگوں کی موت قوم کے نقصان کے مترادف ہے۔ مفتی سرفراز نعیمی کی شہادت نے بھی پاکستانی قوم کو غمزدہ کیا ہے۔

غلام مصطفےٰ کھتری، چیف ایگزیکٹو اتحاد کیمیکل انڈسٹریز، پرائیوٹ لمیٹڈ، لاہور

☆ کس قدر قحط الرجال ہے کہ مفتی سرفراز نعیمی شہید کے بعد دنیا ان کی مثال ڈھونڈنے کے باوجود نہیں پا سکتی۔

چوہدری بلال صابر گوجر، رہنما انجمن مرکزیہ گوجراں، پاکستان

☆ موت ایک اٹل حقیقت ہے مگر زندگی بھی ایک انمول عطیہ ہے۔ اس امر کا احساس مفتی سرفراز نعیمی جیسے قابل فخر عالم دین کی شہادت کے بعد بڑی شدت سے ہو رہا ہے۔

حکیم صداقت حسین، شیخوپورہ

☆ اخلاق و سیرت کے حوالوں سے مفتی سرفراز نعیمی شہید ایک رول ماڈل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

محمد انور کلوری، جہلم

☆ جامعہ نعیمیہ کے علاوہ اس کی بہت سی شاخیں قائم کر کے مفتی سرفراز نعیمی شہید نے دین اسلام کی تعلیم و ترویج کے لیے ایک قابل فخر نیٹ ورک قائم کیا۔

چودھری محمد فرقان، جنرل سیکرٹری گجر ویلفیئر فاؤنڈیشن، اسلام آباد

☆ مفتی سرفراز نعیمی شہید ایک فرقہ کے رہنما ہونے کے باوجود تمام مذہبی اور سیاسی حلقوں میں غیر متنازعہ شخصیت تھے۔

جاوید اقبال بٹ، صدر قومی تاجر اتحاد، ماڈل ٹاؤن لاہور

☆ بزرگوں کے سائے جب سروں سے اٹھنے لگیں تو پھر سروں پر آسمان ہی رہ جاتا ہے۔

حکیم عبدالحق چغتائی، شیخوپورہ

Marfat.com

☆ مفتی سرفراز نعیمی اپنے خاندان، طلباء اور معتقدین کے لیے شجر سایہ دار تھے۔ اللہ ربّ العزت انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

ملک محمد بوٹا، بانی پریس کلب شیخوپورہ

☆ خوش قسمت ہوں کہ ایک یکتائے روزگار عالم دین کا خدمت گار رہا۔

چودھری مشتاق احمد ورک، آف کلہ ورکاں، شیخوپورہ

☆ مفتی سرفراز نعیمی دینی اور معاشرتی حلقوں میں اپنے تقویٰ وعبادت اور بے پناہ علمی و دانشمندانہ خدمات کی بناء پر قابل احترام اور قابل تقلید تصور کئے جاتے تھے۔ اس حوالہ سے ان کی موت ایک بڑا ملکی نقصان قرار دی جاسکتی ہے۔

شہزادالحسن طور، ماشاء اللہ جنرل سٹور، حبیب کالونی لاہور

☆ پاکستانی قوم ایک سچے عاشق رسول ﷺ سے محروم ہوگئی ہے۔

چوہدری محمد اسلم چوہان، چیف ایگزیکٹو ڈیجیٹل کلر لیب، لاہور

☆ دین سے وابستگی اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت ومؤدت کا یہ عالم تھا کہ وہ ہمہ وقت ہر نقطہ اور تصور میں قرآن و حدیث کے احکامات و براہین کو بطور دلیل پیش کرتے تھے۔

میاں عبدالوحید۔ میاں اخلاق احمد گڈو، سرتاج فلور ملز، لاہور

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

شہیدِ پاکستان

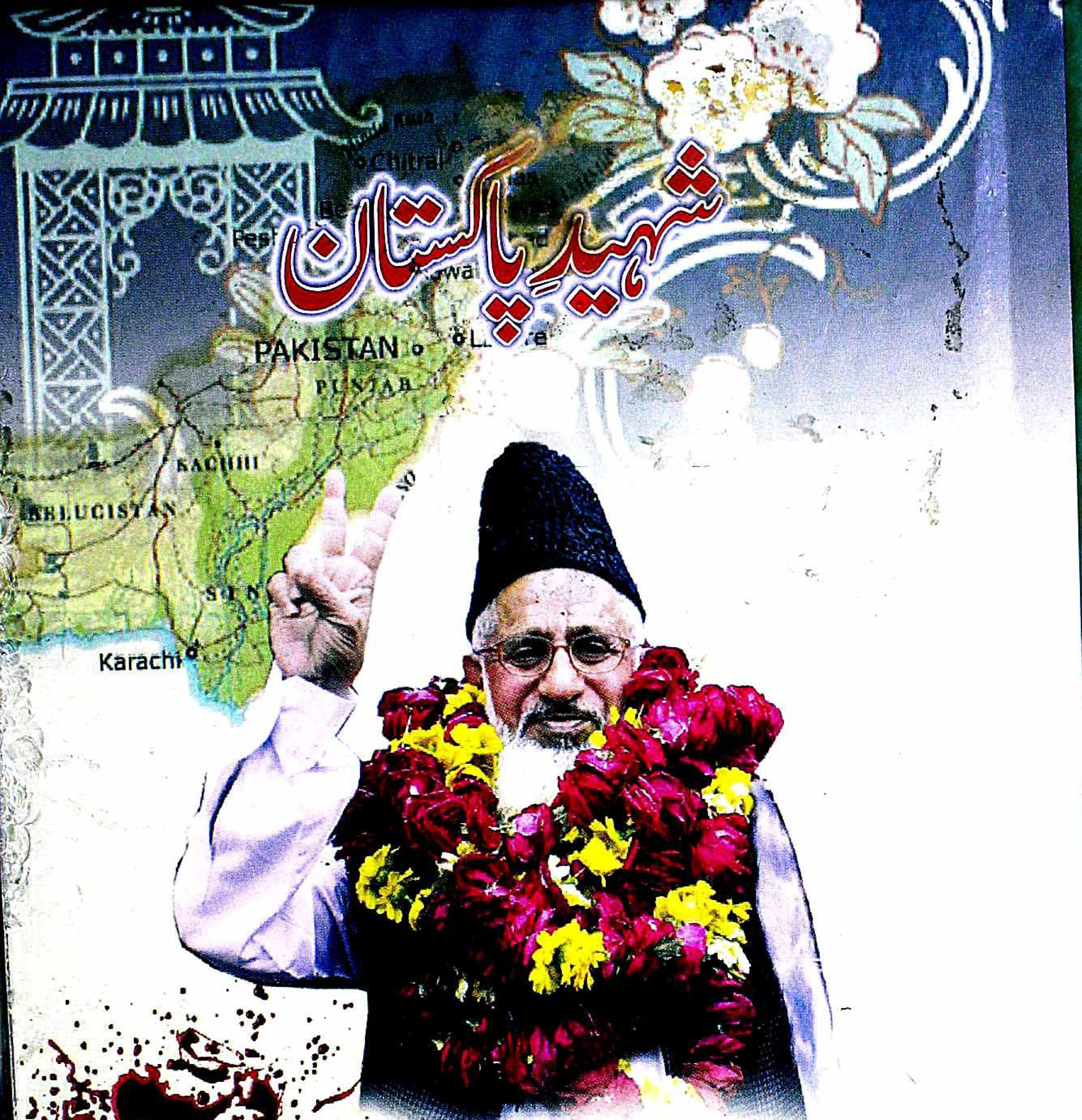

ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی علیہ رحمۃ اللہ

علامہ عبدالستار عاصم

Marfat.com